16:31

مرکاشفات روحانیات

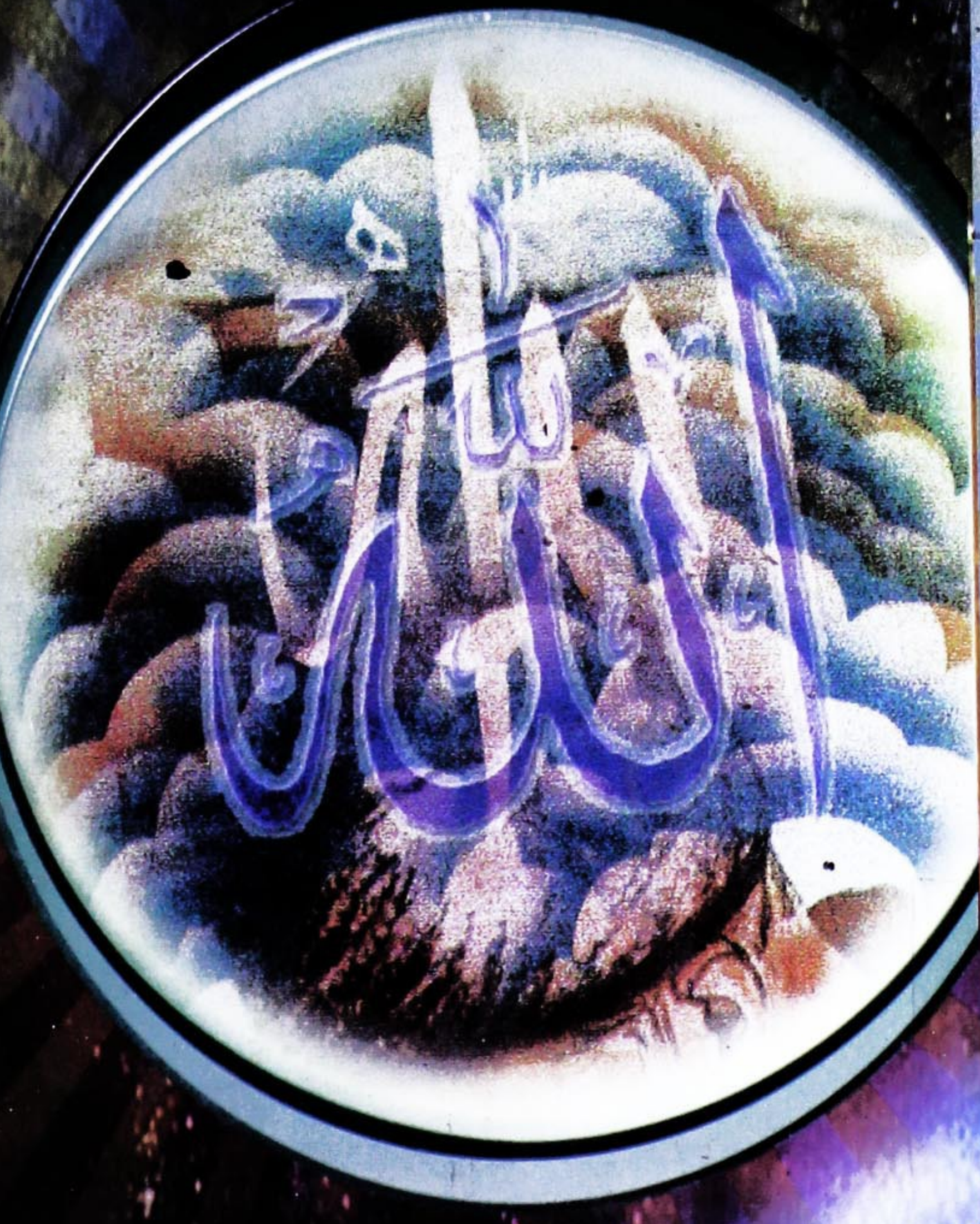

پروفیسر عبدالصمد صارم الازہری

Marfat.com





مرکاشفات روحانیات

Marfat.com

Marfat.com

مکاشفات روحانیات

مختلف موضوعات پر حقائق و معارف اور اسرار و رموز سے
لبریز کلمات پر مشتمل کتاب اہلِ ذوق کے لئے گراں قدر تحفہ

◎

تحریر

پروفیسر عبدالصمد صارم الازہری



تدوین

عاصمہ فرحت

پروفیسر گورنمنٹ اپوا کالج ۔ لاہور

زاویہ پبلشرز

۶۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ ۔ لاہور

فون : ۷۲۴۸۶۵۷ ◎ موبائل : ۹۴۶۷۰۴۷ ـ ۰۳۰۰

Marfat.com

پبلشرز
زاویہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۲۰۰۳ء

85009

پہلا اول ——— ۱۰۰۰

ہدیہ ——— ۱۲۰ روپے

○

زیر اہتمام

نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے

- مکتبہ جمالِ کرم ۔۹۔ مرکز الاویس ۔ دربار مارکیٹ ۔ لاہور ۷۳۲۴۹۴۸ ۔ ۰۴۲
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور ۷۲۲۱۹۵۳ ۔ ۰۴۲
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔ انفال سنٹر ۔ اُردو بازار ۔ کراچی ۲۲۱۰۲۱۲ ۔ ۰۲۱
- احمد بک کارپوریشن ۔ کمیٹی چوک ۔ راولپنڈی ۵۵۸۳۲۰ ۔ ۰۵۱
- مکتبہ المجاہد ۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ ۔ بھیرہ شریف ۹۱۰۷۶۳ ۔ ۰۴۵۲۱
- مکتبہ مرتضویہ ۔ بیربل شریف ضلع سرگودھا ۷۹۹۵۹۲-Ex۲۲۸ ۔ ۰۴۵۱

Marfat.com



عرض

حمد رب العالمین، صلوٰۃ خاتم مرسلین

کبھی مجھے ایسی حقیقتیں دکھائی جاتی ہیں جنہیں میں اچھی طرح سمجھ لیتا ہوں۔ کبھی ایسی جنہیں پوری طرح نہیں سمجھتا اور کبھی ایسی جنہیں میں کبھی بھی نہیں سمجھ سکتا۔

کبھی ایک گز لمبے چوڑے فریم میں بڑے جلی حروف میں ایسی عبارت دکھائی دیتی ہے جو عربی خط میں ہوتی ہے مگر وہ تحریریں میری سمجھ میں بالکل نہیں آتیں۔ مَیں ہر چند تلاش کرتا ہوں اس تحریر میں کوئی ایسا لفظ مل جائے جو عربی، فارسی یا اردو کا ہو تو میں آگے کوئی بات نکال سکوں مگر مجھے اس فریم میں کوئی لفظ عربی، فارسی یا اردو کا نظر نہیں آتا۔ جس سے میں کوئی جملہ بنا سکوں۔

میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ مجھے ایسی حقیقتیں اور ایسی تحریریں کیوں دکھائی جاتی ہیں جنہیں میں سمجھ نہیں سکتا۔

میری مثال باربرداری کے اس جانور کی مانند ہے جو کسی حسین فیکٹری میں مال لاتا اور لے جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ فیکٹری میں اچھی اچھی خوبصورت چیزیں بن رہی ہیں مگر اسے یہ معلوم نہیں ہوتا یہ چیزیں کیوں بن رہی ہیں کہاں جائیں گی اور اس کا مالک کون ہے۔ میں عالم کی بعض حقیقتوں کو اس جانور کی طرح سے بالکل صاف دیکھتا ہوں مگر مجھے پتہ نہیں چلتا کہ اس کارخانے میں یہ کام کیوں ہو رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ بس میں ایک خاموش ناسمجھ تماشائی کی طرح سے نظامِ عالم کو دیکھتا ہوں۔

عبدالصمد صارم الازہری

Marfat.com

کس کی نظر نے بھر دیا دل میں مرے گداز عشق
ہونٹوں پر آہ آہ ہے سینے میں سوز ساز عشق
پائے صنم پہ سجدہ ریز اپنی جبیں رہی سدا
عشقِ مجاز ہو گیا آخر کو کار سازِ عشق
عشق کی رفعتیں ہیں کیا، کون و مکاں کی رفعتیں
دیکھ ہے سر نگوں کبھی۔ دوستو سرفراز عشق
دنیا بدل گئی مری پیر مغاں کے فیض سے
کعبہ حسن دل مرا سینہ مرا حجاز عشق
دونوں ہی ساتھ ساتھ ہیں روزِ ازل سے دوستو
عشق ہے کارِ ساز حسن، حسن ہے کار ساز عشق
صارم کہاں، خدا کہاں ارض کہاں سما کہاں
قائم زمین سے تا فلک سلسلۂ دراز عشق

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حصہ اول	
عالم لاہوت	9
ذات	9
صفات	13
عرفان	15
اشتات	16
عالم ملکوت	20
فرشتے	20
ستارے	21
روح	22
روحانیات	23
عالم ناسوت	39
عالم صموت	44
حیوانات	44
نباتات	48
کائنات	49
عالم حقیقت	51
حقائق	51

عنوان	صفحہ
فلسفہ	60
عقل	62
علم	63
عورت	65
تقدیر	70
رزق	73
جنگ	75
مذہب	77
عالم خیال	82
عالم نفس	84
عالم طاغوت	90
حصہ دوم	
اشتات	2
روحانیات صارم	
خیال وایمان کی قوت	3
جسم اور نفس کا انضباط	5
عالم نفس	6
نفس عمارہ یا نفس لوّامہ	7

Marfat.com

نفس کے بت کو عشق ہی توڑتا ہے	9	زمانے سے نصیحت حاصل کرنا	14
عرفان نفس	10	**مشاہدات و مجربات**	15
انانیت ہر انسان میں ہے۔	11	تجربہ	35
خواہشاتِ نفسانی کی غلامی۔	12	مکاشفہ	37
عزت	13	**حصہ سوم**	
وقت کے ساتھ نفع حاصل کرنا	13	منظومات	2

Marfat.com

﴿حصّہ اوّل﴾

مکاشفات

عالم لاہوت

ذات

میں کبھی مولیٰ کو اپنے آپ سے اس قدر قریب محسوس کرتا ہوں کہ وہی ہوتے ہیں اور میں نہیں ہوتا۔

ایسے عالم میں مجھے نہ قرب کا کوئی خیال ہوتا ہے نہ دُوری وغیرہ کا

☆☆☆

میں نے خدائے تعالیٰ کو چودھویں کے چاند کی شکل میں بارہا دیکھا ہے۔ مگر اُس کا نُور اس سے زیادہ روشن اور ٹھنڈا تھا' میں نے کبھی اس قسم کا خیال نہیں جمایا اس نور کی خنکی سے جو سکون مجھے حاصل ہوتا تھا' بیان نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

جس طرح انڈے کا چھلکا گودے کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے اسی طرح مولیٰ کے اندر یہ تمام دنیا آباد ہے اور وہ ہر طرح سے اُس کو محیط ہے۔ یہ مثال بہت ناقص سی ہے' کیا کیا جائے اظہارِ مدّعا کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔

☆☆☆

مولیٰ کی ذات و صفات دونوں مقدس ہیں' سوائے اس کی ذات کے دنیا میں کامل مقدس کوئی نہیں ہے' یہ صرف اسی کا خاصہ ہے البتہ صفتی تقدس سے اُس نے مخلوق کو کچھ حصّہ دیا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

مادہ کا عدم تقدس تو ظاہر ہے۔ غیر مادی مخلوق کو بھی مکمل مقدس نہیں کہا جا سکتا' خواہ وہ ملائکہ ہی کیوں نہ ہوں' اُن کی ذات بھی دھبے سے پاک نہیں جیسے چاند کا چہرہ داغوں سے پاک نہیں ہے بے عیب تو اللہ ہی کی ذات ہے۔

☆☆☆

جس طرح کیمیا کے طالب کبھی کیمیا نہیں بنا سکے البتہ کشتے پھونکنا خوب جان جاتے ہیں اور کیمیای طلب میں چند ایک بوٹیوں سے آشنا ہو جاتے ہیں' اس طرح خدا کے طالب تمام عمر صَرف کر دیتے ہیں اور خدا کو نہیں پاتے' ہاں چند ایک تجلیات سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ ان میں بھی بہت کچھ حصہ خیالات کا ہوتا ہے مگر یہ تجلیات محض خیالی بھی نہیں ہوتیں جیسا کہ آج کل کے فلسفی کہتے ہیں' انہیں کچھ پتا نہیں ان کا خیال بھی تو ایک خیال ہے' تجربہ کچھ اور ہی کہتا ہے۔

☆☆☆

مولیٰ کے بارے میں کتنا ہی غور کرو سوائے حیرت کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ مولیٰ کے چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی ہے اور حجاب اندر حجاب ہے یا یہ کہ وہ تو بے حجاب ہیں مگر میں خود تاریکی اور حجابوں میں ہوں' یہ آخر الذکر بات زیادہ قرین قیاس ہے۔

☆☆☆

میں سمندر اور اس کی کائنات کو نہیں پا سکتا' زمین اور اُس کی موجودات کو نہیں سمجھ سکتا' تو ذات خداوندی کا کس طرح احاطہ کر سکتا ہوں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کس طرح ادراک کر سکتا ہوں۔

☆☆☆

مولیٰ تو ہر جگہ موجود ہیں ایک بال برابر جگہ بھی اُن سے خالی نہیں' غیر محدود ہیں پھر بھی حد بندی ہے۔ غیر غیر ہی ہے۔ اور وہ وہی ہیں لطف یہ کہ ہر جگہ ہوتے ہوئے بھی کسی گندگی کے ساتھ ملوث نہیں ہوتے جیسے بجلی کا کرنٹ نجس مقام سے گزرتا ہے پھر بھی پاک ہی رہتا ہے یا جیسے آواز۔

☆☆☆

Marfat.com

میں نے مولیٰ کی ذات وصفات کے بہت سے جلوے دیکھے مگر پھر بھی اپنے آپ کو اس سے دور ہی پایا' دُور کیا پایا بلکہ کوئی اور لفظ مل سکتا تو میں وہ استعمال کرتا۔

☆☆☆

مولیٰ کو اگر بشرط شی لیا جائے تو ان کی تجلیات اور ہیں اور بشرط لاشی کے دیکھا جائے تو کچھ اور ہی رنگ ہے جو بیان میں نہیں آ سکتا اور اگر لا بشرط شی لے کر ملاحظہ کیا جائے تو وہ بے رنگ و بو اور خالی از ہمہ صفات ہے اور اس ذات کا تصور بھی دشوار ہے' دشوار کیا کسی بھی انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

☆☆☆

جس طرح پتھر کے اندر آگ چھپی ہوتی ہے اور ضرب لگانے یا توڑنے سے نکل آتی ہے' اسی طرح مولیٰ ہر ایک نفس کے اندر موجود ہیں' ضرب لگاؤ یا نفس کو توڑ ڈالو تو ان کا ظہور ہوتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کی ذات بے رنگ و بو ہے۔ اور عالمِ وجود کی جو چیز بھی ہے۔ رنگ و بو کی پابند ہے۔ ہوا بہت سی باتوں میں اللہ تعالیٰ سے مشابہت رکھتی ہے' یہ بھی بے رنگ و بو ہے مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہوا بھی رنگ و بُو رکھتی ہو البتہ ہم اس قسم کے رنگ و بو کا احساس نہ رکھتے ہوں۔ اُس نے رنگ و بو کو باہمی امتیاز کے لئے استعمال کیا ہے اس طرح انسان بھی ایسا کرتا ہے۔

☆☆☆

کسی نے سخت سے سخت تپسیہ کی اور اُس کے بعد اس امر کا انکشاف کیا کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے البتہ کچھ پاک باز بندے خدائی کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں' کسی نے اُسے اوتاروں کی شکل میں پایا اور کسی نے اُسے بتوں میں جلوہ گر دیکھا' غرض جتنے مونھ اتنی ہی باتیں۔

☆☆☆

جس طرح ندی' نالے اور دریا سمندر میں جا گرتے ہیں' اسی طرح ایک دن تمام مخلوق

Marfat.com

پاک صاف ہوکر اپنے مولیٰ سے جا ملے گی۔

☆☆☆

کوئی کہتا ہے صرف ایک ہی ذات موجود ہے باقی اُس کی مختلف صورتیں ہیں، کوئی کہتا ہے وجود ایک ہے، البتہ موجود مختلف ہیں۔ کوئی کہتا ہے وجود بھی ایک، موجود بھی ایک، کوئی وحدۃ الوجودی ہے تو کوئی وحدۃ الشہودی۔ مولیٰ کی باتیں مولیٰ ہی جانیں۔

☆☆☆

Marfat.com

صفات

مولیٰ کی صفات بھی مثل اُس کی ذات کے غیر محدود اور فکر کو عاجز کر دینے والی ہیں۔ جس طرح اُس کی ذات کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کیسی ہے' اسی طرح اُس کی صفات کا بھی کچھ پتہ نہیں لگتا۔ وہ بھی غیر متناہی اور عقل میں سما نہ سکنے والی ہیں' اُس کی ذات میں کتنا ہی غور کرو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جب بھی کوئی ذات پائی جائے گی' اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی صفت ضرور قائم ہوگی لہٰذا صفات الٰہی قدیم ہیں اور جس کی ذات تک رسائی نہیں ہوسکتی' اس کی صفات کا احاطہ بھی نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆

ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی کوئی صفت بغیر ظہور کئے نہیں رہی' گو ہمیں ابھی تک اُس کی پوری صفات کا علم نہیں ہوسکا' یا ہمیں نہیں تو دوسری مخلوقات کو ہے۔

☆☆☆

اگر بالفرض باری تعالیٰ کی کسی ایک صفت پر انسان برسوں سے غور کر رہا ہے تو یہ ہوسکتا ہے کہ اُسی صفت پر کوئی اور مخلوق کسی اور رُخ سے غور کر رہی ہو جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو۔

☆☆☆

یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسی مخلوق ہو جو کسی خاص صفت باری کے تحت ہو اور ہمیں نہ اُس صفت کا علم ہو نہ اُس مخلوق کا۔

☆☆☆

جس کی صفات حد و شمار سے باہر ہوں' اُس کی کسی ایک صفت کا بھی ہمیں پورا پورا علم نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

☆☆☆

اہلِ ظاہر' صفتِ ظہور کے تحت ہوتے ہیں اور اہلِ باطن صفتِ بطون کے' تو یہ ایک دوسرے کے بات کیسے سمجھیں' جو لوگ دونوں کے جامع ہیں وہی کامل ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

عرفان

بعض اوقات مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خدا میرے جسم میں حلول کر گیا ہے۔

معاذ اللہ

میں حلول کا قائل نہیں ہوں ۔ جو کچھ ہم پر گزرتی ہے بے کم وکاست بیان کئے دیتے ہیں تا کہ اہلِ نظر غور کریں' ماہرین نفسیات فکر کریں اور اہلِ علم دیکھیں کہ گوشہ نشین صوفیوں پر کیا گزرتی ہے' وہ کیسے سوچتے ہیں اور کیسے کیسے واردات سے انہیں سابقہ پڑتا ہے ہماری باتیں ہر شخص نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہر شخص یہ جان سکتا ہے کہ ایسی باتیں کیوں لکھی گئی ہیں۔

ہماری جو بات بھی قرآن وحدیث تو بڑی بات ہے فقہ کے خلاف بھی ہو بلکہ بزرگوں کے اقوال کے خلاف بھی نظر آئے' اُسے ٹھکرا دو' ہمارے مراقبات وواردات کسی کے لئے دلیل نہیں ہیں نہ ہم کسی سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر ایمان لاؤ۔

☆☆☆

بعض اوقات مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

☆☆☆

میں نے یہ مانا کہ میں خدا نہیں ہوں مگر خدا سے جدا بھی تو نہیں ہوں۔

☆☆☆

دریائے وجود ہمیشہ ٹھاٹھیں مارتا رہا ہے اور ہمیشہ ٹھاٹھیں مارتا رہے گا میں اپنی پیدائش سے پہلے اس کا ایک قطرہ تھا اور اب بشکلِ حباب ہوں۔ جب یہ بلبلہ ٹوٹ جائے گا تو پھر میں اُس کا ایک قطرہ بن جاؤں گا۔

☆☆☆

Marfat.com

اشتات

دنیا کی ایک ذرا سی چیز کی تحقیقات کے لئے عمرِ نوح درکار ہے پھر بھی اُس کے بارے میں تحقیق مکمل نہیں ہوتی۔ جب ان حقیروں چیزوں کا یہ عالم ہے کہ ہم انہیں پوری طرح نہیں سمجھ سکتے تو ان کے خالق کو کیسے پا سکتے ہیں۔ جو دعویدار ہے وہ جھوٹا ہے یا دھوکے میں ہے۔ مجھے ایک عرصہ تک یہ خیال رہا کہ کسی طرح خدا تک پہنچوں' برسوں کوششیں کیں صرف چند تجلیات تک رسائی ہوئی' پھر مجھے اللہ نے الہام فرمایا کہ جب تو ایک ذرہ کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا تو اتنی بڑی کائنات کے بنانے والے تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ تب سے دل کو قرارِ یاس ہو گیا ورنہ شدتِ عشق نے ستم ڈھا رکھے تھے۔

☆☆☆

فانی کا غم بھی فانی اور اُس کی ہر ایک چیز فانی۔ البتہ باقی کی ہر چیز باقی رہنے والی ہے۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے باقی کو شکار کرو۔

☆☆☆

ایک دن قریب دو سال کے مولیٰ کی زیارت کو ہو گئے تو دل بہت بے قرار ہو گیا' چودھویں کی رات تھی میں ننگے پاؤں اپنے گھر کی چھت پر ٹہل رہا تھا اور بصد گریہ وزاری کہہ رہا تھا کہ اتنے دن آپ کی عبادت کرتے ہو گئے' آپ کو دیکھا بھی نہیں' تو مولیٰ نے فرمایا: ''تیرے قدموں کے نیچے میرا نور لوٹ رہا ہے اور کیا چاہتا ہے''۔ میں بڑا شرمندہ ہوا۔

☆☆☆

راہِ مولی پر چلنا چاہتے ہو تو جہاں تک ہو سکے' اپنے اعضائے متناسلہ کو نہ دیکھو' نہ بلا ضرورت ہاتھ لگاؤ' نہ کسی جانور کی شرم گاہ کی طرف دیکھو' نہ کسی جانور کو جفتی کرتے دیکھو' نہ لذیذ چیزیں کھاؤ کیونکہ زبان تب ہی قابو میں آتی ہے' نہ آرام کرو' ہمیشہ نظر بر قدم اور ہوش

Marfat.com

دردم رہے۔

☆☆☆

مراقبات ومجاہدات یا گوشہ میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنے ہی سے خدا نہیں ملتا بلکہ خدمتِ خلق سے بھی مل سکتا ہے۔ بیوی بچوں کی خدمت کرنا بھی بڑی عبادت ہے بشرطیکہ یہ باتیں اسی نظر سے کی جائیں۔ ایک حاکم کے لئے عدل کرنا ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ ایک عالم کے لئے علم کی خدمت کرنا ہی سب سے بہتر ہے بشرطیکہ نیت سالم ہو' دارومدار نیت پر ہے۔ انسان ہر راہ سے خدا تک پہنچ سکتا ہے۔

☆☆☆

اللہ نور السموات والارض مثل نورہٖ کمشکوۃ اس آیت کا مصداق میں نے دن کی روشنی میں اپنی ان مادی آنکھوں سے دیکھا ہے جبکہ اس آیت کا اس سے پہلے کبھی کوئی تصور نہیں جمایا تھا نہ اُس وقت مجھے اس کے متعلق کوئی خیال تھا۔

☆☆☆

جو لوگ خدا سے بغاوت کرتے ہیں' وہ دماغ دار تو ضرور ہوتے ہیں لیکن اس معاملہ میں بے وقوف ہوتے ہیں لہٰذا اُن کی شہنشاہیت' شہرت تقدس یا علمیت سے مرعوب نہ ہونا چاہئے۔

☆☆☆

مجھے مولیٰ سے عشق اختیاری نہیں' اضطراری ہے۔ ابتدا میں نے نہیں کی۔ اِدھر سے ہوئی ہے کیونکہ مجھے تو مولیٰ سے سخت نفرت تھی پھر بار ہا اس عشق کو میں نے تنگ آ کر چھوڑنا چاہا مگر اپنے آپ کو مجبورِ محض پایا۔ رات دن مجاہدات کے بعد بھی جب اُس کی ذات تک رسائی کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو میں نے کئی بار خودکشی کا ارادہ کیا اور کئی بار سب کچھ چھوڑ بیٹھا مگر پھر بھی عشق سے رہائی نہ ہوئی۔

☆☆☆

جب تک میں دنیا کا متلاشی رہا مجھے دنیا نہ ملی' میں پیچھے پیچھے اور وہ آگے آگے اور جب میں اللہ کا متلاشی بن گیا تو مجھے اللہ بھی مل گیا اور دنیا بھی۔

Marfat.com

☆☆☆

خدا کے دیکھنے والوں سے بھی بتقاضائے بشریت کچھ گناہ ہو جاتے ہیں اور کچھ دوری بھی ہو جاتی ہے دیدوادید کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے پھر وہ ریاضت کرتے ہیں اور اس کو پا لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ اسے کھوتے اور پاتے رہتے ہیں۔ میں نے اس کا نام قبض و بسط رکھا ہے گو قبض و بسط ایک معروف اصطلاح ہے ایسے لوگ بکثرت ہیں کیونکہ استقامت مشکل ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ لوگ بڑے بدنصیب ہوتے ہیں' کبھی آگے بڑھتے ہیں' کبھی پیچھے ہٹتے ہیں' اسی طرح عمر ختم ہو جاتی ہے۔ استقامت ہزاروں کرامتوں سے بہتر ہے' گناہوں کو یاد نہ کرو' قبض ہو جاتا ہے ایک بار سچی توبہ کافی ہے۔

☆☆☆

ایک وحدۃ الوجودی کے بارے میں کسی ہندوانی کتاب میں لکھا دیکھا تھا کہ انہوں نے کہا سب کا ایک وجود ہے' حاضرین میں سے کسی نے اعتراض کیا اور کہا کہا حلوا اور پاخانہ ایک ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں دونوں کا وجود ایک ہے اور حلوا کھا گئے پھر سور بن کر پاخانہ کھا گئے۔ بیان کرنے والے مصنف نے اسے بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ انہوں نے سور بن کر گو کھایا' آدمی کے روپ میں کیوں نہ کھایا اور اُسی مونھ اور جبڑے سے کیوں نہ کھایا جس سے حلوا کھایا تھا؟

ایک اور کتاب میں لکھا دیکھا یہ بیان شاید حضرت ضامن علیہ الرحمہ کے کسی مرید کا ہے کہ وہ وحدۃ الوجود کی مشق کر رہے تھے۔ ایک شخص قلم پر قطر رکھ رہا تھا تو ان کی انگلیوں پر بھی قطر رکھا گیا مگر سوال یہ ہے کہ قطر رکھنے والے کی انگلی پر کیوں قط نہ رکھا گیا یا اُن کی گردن پر کیوں نہ رکھا گیا؟

حیدرآباد دکن کے ایک بڑے نام ور پیر غوثی شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور عرصہ تک آنا جانا رہا' وہ وحدۃ الوجود کی بڑی تبلیغ کرتے تھے انہوں نے ایک رسالہ بھی لکھا تھا جسے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی جیسے سخت مزاج انسان نے بھی پسند کیا تھا' انہوں نے کلامِ پاک سے بڑے مضبوط دلائل کے ساتھ وحدۃ الوجود کو ثابت کیا تھا' وہ کہا کرتے تھے۔ جو شخص وحدۃ الوجود پر ایمان نہیں لاتا' مشرک ہے اس لئے کہ خدا کے ساتھ ساتھ دوسرے

Marfat.com

کے وجود کو تسلیم کرتا ہے۔ میری اُن کے ساتھ بہت لمبی چوڑی بحثیں رہا کرتی تھیں۔

حضرت مجدد نے جو کچھ لکھا ہے' وہ قریب قریب صحیح ہے بقول ان کے والحقیقہ وراء الوراء' ثم وراء الورا' مگر ان کے خیالات کا مبنی بھی خاص قسم کے مجاہدات ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

عالمِ ملکوت

فرشتے

فرشتوں کے دائرۂ پرواز مختلف ہیں۔ یہ بھی بالکل آزاد نہیں ہیں۔

☆☆☆

ہر کام کے لئے ایک فرشتہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے' باقی چھوٹے بڑے اس کے ماتحت رہ کر کام کرتے ہیں۔

☆☆☆

کیا انسانی تخیل نے فرشتوں کے پَر لگا دیئے ہیں' ایسا نہیں ہے۔ دراصل یہ پردار ہیں۔ کسی کے دو بازو ہیں' کسی کے چار' کسی کے بہت سے' کسی کے کچھ بھی نہیں۔

☆☆☆

جس طرح بعض جانور اپنا رنگ تبدیل کر سکتے ہیں' اسی طرح فرشتے' ارواح اور جن' ہر قسم کا جسم اختیار کر سکتے ہیں بلکہ بعض انسان بھی۔

☆☆☆

Marfat.com

ستارے

انسان اپنی قوتِ روحانی سے ستاروں کی دنیا کو دیکھ سکتا ہے۔ اپنی قوتِ سمعی سے وہاں کی آوازوں کو سن سکتا ہے اور اپنی روح کو وہاں بھیج سکتا ہے بشرطیکہ دل آئینے کی مانند صاف ہو اور روح خواہشات کی آلائش سے پاک ہو۔

بعض ستارے اور برج فنونِ لطیفہ کے خالق ہیں۔

☆☆☆

ان کے عمل میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں فنونِ لطیفہ کے شیدائی ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جن قوموں نے ستاروں کی پرستش کی، وہ خواہ غلطی پر تھے مگر اس قدر بے وقوف بھی نہ تھے جیسا کہ ہم انہیں سمجھتے ہیں، پرستش کرنے کے کچھ نہ کچھ وجوہات، فائدے اور کوئی نہ کوئی فلاسفی ضرور تھی۔

☆☆☆

ستاروں سے اوپر بھی کوئی مخلوق ہے جس کے حکم کے تحت یہ چلتے پھرتے ہیں یا کوئی قانون ہے جس کے یہ پابند ہیں۔

☆☆☆

بعض ستاروں کو خوان، قحط، وبا، جنگ اور قتل و غارت سے دل چسپی ہے۔ دل چسپی کا لفظ ہم نے سمجھانے کے لئے استعمال کیا ہے۔

☆☆☆

روزانہ سوراج اور چاند کی شعاعیں یونہی رائیگاں چلی جاتی ہیں انسان ان سے کچھ بھی کام نہیں لیتا۔

☆☆☆

Marfat.com

روح

کیا روح کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہے یا کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہیں اس کا علم عطا کیا تھا؟ یہ خیال غلط ہے کہ کسی کو بھی اللہ تعالیٰ نے حقیقتِ روح سے آگاہ نہیں کیا۔ ہاں اس کے علم کو عام نہیں کیا۔

یہ بھی غلط ہے کہ قرآن نے اس حقیقت سے آگاہ نہیں کیا۔ لوگ اس سلسلہ میں جس آیت کو پیش کرتے ہیں۔ اس میں اس کی حقیقت کی طرف اشارہ موجود ہے۔

آسمانی کتابوں کا یہ دستور ہے کہ جس بات کو عام کرنا مقصود نہیں ہوتا' اس کی طرف اشارہ ضرور ہوتا ہے۔

☆☆☆

بعض مذاہب نے روح کے بعض پہلوؤں کو اُجاگر کیا ہے' بعض نے کسی دوسرے پہلو کو اور بعض نے خاموشی اختیار کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جن مذاہب نے بعض باتوں پر کچھ روشنی ڈالی ہے وہ غلط ہیں۔

☆☆☆

لامذہب انسان کی روح' پرواز آشنا نہیں ہوتی نہ وہ عالمِ بالا کو جانتی ہے۔ لہٰذا مرنے کے بعد نیچے ہی کو گرتی ہے۔

☆☆☆

صاحبِ تصرف اپنی روح کو کسی مُردہ جسم میں داخل کر سکتا ہے اور کسی مُردے کی روح کسی جسم میں داخل ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

روح کو سکون صرف نیک کاموں کے کرنے سے حاصل ہوتا ہے مال و جاہ' آن اولاد سے نہیں ہوتا' انسان کتنے ہی سامانِ عیش مہیا کر لے' کتنی ہی عیاشی کر لے' روح بے قرار ہی رہتی ہے۔ سکون و طمانیت صرف نیک بندوں کا حصہ ہے جو ان کے چہروں سے ظاہر ہوتی ہے۔

☆☆☆

نجومی کے پاس جانا حرام ہے۔

☆☆☆

85009

Marfat.com

روحانیات

مجھے بعض بزرگ خواب میں آ کر میری غلطیوں سے آگاہ کر جاتے ہیں۔ یہ حضرات وفا پا چکے ہیں۔ ان میں حضرت میاں اصغر حسین دیوبندی اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

☆☆☆

یقینی مشاہدات کی بنا پر مجھے یہ اعتقاد کرنا ہی پڑا کہ بعض روحیں دنیا میں کئی کئی بار پیدا ہوئی ہیں۔ میری ایک عزیزہ کا بچہ مرا' ایک سال کے بعد رات کے ڈھائی بجے مجھے دکھائی دیا کہ اُس کا شوہر اس کے ساتھ ہم بستری کر رہا ہے اور اس وقت پچھلے وفات شدہ بچے کی روح دوبارہ دنیا میں بھیج دی گئی ہے چنانچہ نویں مہینے اُسی جنسیت اور اُسی صورت کا بچہ پیدا ہوا۔

اس عقیدے کا اظہار میں کسی بڑے سے بڑے یا چھوٹے سے چھوٹے عالم کے سامنے نہ کر سکتا تھا اتفاقاً ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو مولوی بھی تھا اور صوفی بھی بلکہ اولیاء اللہ سے تھا۔ میں نے اس سے اپنے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہنے لگے صحیح ہے۔ میں نے کہا پھر تو تناسخ حق ہے' فرمانے لگے یہ تو فضلِ ربی ہے' کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے' تناسخ تو ایک کلی اصول ہے جس کا اسلام منکر ہے۔

اس قسم کی بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا میں نے عینی مشاہدہ کیا ہے مگر علماء کے سامنے بیان کر دوں تو وہ مجھے بے محابا کافر کہہ دیں کیونکہ وہ حقیقتیں ان کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔

☆☆☆

انسان خلوت میں رہتا ہے تو روحانیت بڑھتی ہے کیونکہ فضا میں مخلوق کی شہوتیں گھومتی رہتی ہیں اور وہ طبیعت پر ضرور اثر انداز ہوتی ہیں۔ بیوی کے ساتھ اختلاط بھی روح کو کم زور کرتا ہے اور بچوں کے ساتھ رہنے سے بھی روح کمزور ہوتی ہے اور عقل ناقص ہو جاتی ہے۔ کثرتِ مشاغل سے دِل مر جاتا ہے نہ صرف روحانی طور پر بلکہ مادی طور پر بھی۔

Marfat.com

روزانہ نہانا' خوشبو کا استعمال' روح کو لطیف بناتا ہے۔ سبزی کھاؤ روحانیت بڑھتی ہے جانوروں کے گوشت کھانے سے ان کے اخلاق جسم میں منتقل ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مرغ اور چڑے کا گوشت کھانے سے قوتِ جماع بڑھتی ہے گوشت کے ترک کرنے سے روحانیت بڑھتی ہے۔ اسی لئے ہندو مذہب میں گوشت خوری منع ہے۔ انسان کے دانت بتاتے ہیں کہ وہ فطری طور پر گوشت خور نہیں ہے نہ اس کا تالو گوشت خور جانوروں جیسا ہے نہ اس کی زبان گوشت خور جانوروں کی سی ہے۔ نہ آنکھیں۔ اسلام نے گوشت خوری کی کثرت کو پسند نہیں کیا۔ سبزی اور پھل کھانے سے نفس مطمئن رہتا ہے اور گوشت اور انڈے سے شریر۔ یہی حال جانداروں کی ایذاء کا ہے۔ خواہ وہ موذی ہی کیوں نہ ہوں۔ اسلام میں قتلِ موذی جائز بلکہ مستحسن ہے مگر روحانی لوگوں کے لئے کچھ احتیاط ضروری ہے۔ خواہ عارضی طور پر ہی سہی۔ شکار کھیلنے کو بھی اسلام نے پسند نہیں کیا اگرچہ اجازت دے دی ہے۔ رسولِ پاک کی ساری عمر غزوات میں گزر گئی مگر آپ نے سوائے ایک شخص کے جس نے آپ کو مقابلہ کے لئے بلایا تھا کبھی کسی کو قتل نہیں کیا۔ روحانی لوگوں کی دنیا ذرا الگ سی ہے۔

☆☆☆

انسان کو کہاں تک روحانیت اور الٰہیات کی باتیں زیب دیتی ہیں جبکہ ابھی وہ ان درختوں اور پتھروں سے بھی آشنا نہیں جو ہر وقت ان کے سامنے ہیں اور مادی ہیں۔

☆☆☆

میں خدا کو ہر دم یاد کرتا تھا' یہ کام زبان کا تھا' دل کو اس میں کچھ زیادہ شرکت نہ تھی بلکہ کچھ دماغ کی شرکت تھی دل و دماغ تو ذکر کرتے وقت بھی نہ معلوم کہاں کہاں پھرتے تھے لیکن اس کا زیادہ اثر دل پر محسوس ہوا۔ قلب کے جاری ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آدمی سوتے جاگتے کسی وقت بھی خدا کو نہیں بھولتا۔

☆☆☆

میں حضرت علی کے مزار پر جانے سے چند ماہ پیشتر' وہ مقام خواب میں دیکھ چکا تھا جس دروازے سے مجھے داخل ہونا تھا' جس بازار سے گزرنا تھا اور جس وقت گزرنا تھا حالانکہ اس زمانے میں میرا کوئی ارادہ وہاں جانے کا نہ تھا نہ اس اَمر کا کوئی خیال تھا۔ میری

Marfat.com

روح اتنی دُور کیسے پہنچ گئی؟ اسی طرح میں نے کئی سال پیشتر ایسے مقامات دیکھے جن کی زیارت بہت بعد میں ہوئی پھر وہ خواب یاد آئے تو بعینہٖ وہی مقامات تھے جو کئی سال پیشتر خواب میں دیکھے تھے انسان میں ضرور ایسی طاقت ہے جس سے وہ آئندہ کے واقعات معلوم کرسکتا ہے اور منٹوں میں میلوں پہنچ سکتا ہے۔

☆☆☆

میں بعض اوقات لاہور میں بیٹھے بیٹھے ساڑھے تین سو میل دور اپنے وطن سیوہارہ ضلع بجنور۔ یوپی کے حالات معلوم کر لیتا ہوں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے مجھے مصر کے حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ کیسے؟ کیا یہ تمام کائنات ایک سلسلہ نہیں ہے۔ یہاں بیٹھے وہاں کی بات سن لیتا ہوں' کیا یہ ساری فضا ایک وجود نہیں ہے؟ اور جب ہمارا یہ حال ہے تو پھر خدا کے سامنے تو سب کچھ آئینہ ہی ہوگا' ایسے عالم میں مجھے یہ دنیا کچھ وسیع معلوم نہیں ہوتی اور یہ دوری کچھ دوری نہیں لگتی اللہ تعالیٰ کی نظروں میں تو یہ دنیا کتنی چھوٹی اور تنگ ہوگی کہ آسانی سے ہر چیز کو جان لیتا ہے۔

☆☆☆

جب کبھی میں انارکلی سے گزرتا ہوں تو مجھے تمام بازار میں مختلف شہوتوں کا دھواں سا محسوس ہوتا ہے جس کی وجہ سے میری روح کا دم گھٹنے لگتا ہے۔

☆☆☆

میں نے مادی طاقتوں کا انکار کرنا چاہا مگر نہ کر سکا باوجودیکہ میں انتہائی روحانی ترقیاں حاصل کر چکا تھا۔ ہمیں مادی طاقتوں کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے گو ہم کتنی ہی روحانی ترقیاں حاصل کر چکیں۔

☆☆☆

صحبت کچھ نہ کچھ اثر ضرور چھوڑتی ہے لہٰذا برے ماحول کے پاس بھی نہ پھٹکو۔ جہاں تک ہو سکے اہلِ دل کے پاس بیٹھو۔

☆☆☆

گناہ کرنے پر پشیمانی یا توبہ خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو' روح پر اپنا اثر ضرور چھوڑتی ہے۔

Marfat.com

گناہوں کو یاد کرنے سے بھی روح تاریک ہوتی ہے عشق حقیقی ہو یا مجازی دونوں نوجوانی میں پھلتے پھولتے ہیں۔ جب خون سرد ہو جاتا ہے تو نہ عشق حقیقی میں انسان ترقی کر سکتا ہے نہ مجازی میں' بلکہ مجازی عشق تو بوڑھاپے میں کسی حد تک انسان کو بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عشقِ حقیقی میں ترقی دشوار ہے۔

اس کے لئے پچیس تیس سال سے پہلے کا زمانہ ہے' میری مراد انتہائی ترقی سے ہے یوں معمولی سی چنگاری تو عشقِ حقیقی کی بوڑھاپے میں بھی سلگائی جا سکتی ہے۔ برکھا رُت میں جذبۂ عشق تیز ہو جاتا ہے خصوصاً حشرات الارض میں۔ انسانوں اور حیوانوں پر بھی اس قسم کا اثر ہوتا ہے۔ عاشقوں کے لئے یہ خاص موسم ہے اور ترقی عشق کا زمانہ ہے۔ مواد پھولتے ہیں اور جذبات بھڑکتے ہیں۔ اس موسم میں شراب مجازی ہو یا حقیقی دونوں کھلتی ہیں۔

☆☆☆

طالبِ عشق نہ بنو طالبِ خدا بنو۔ یہ تو صرف ایک وسیلہ ہے اور مشین کو گرم کرنے کے لئے ہے۔ یہ کیا ضرور ہے کہ ہر وقت سینہ آتشِ عشق سے جلتا ہی رہے اور اگر یہ آگ' ایصال کے بعد بالفرض بجھ بھی گئی ہے تو پھر دھونکنے سے فائدہ۔ اپنا کام کئے جاؤ۔ ان باتوں میں کیا دھرا ہے۔ بعض لوگ صرف اسی لئے ملول رہے ہیں کہ انہیں عشق حاصل نہیں ہوتا اور بعض اس لئے ملول رہتے ہیں کہ پہلی سی حالتِ سوز نہیں رہی لہٰذا انہیں قبض ہو جاتا ہے اور وہ طالبِ خدا ہونے کے بجائے طالبِ عشق بن جاتے ہیں اور محنت سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ یہ بھی کیا ضرور ہے کہ عبادت میں لذت ہی آئے' ہم عبادت لذت کے لئے تو نہیں کرتے ورنہ یہ بھی نفسانیت ہے۔

☆☆☆

میں کئی ایسے فقیروں سے ملا جو روشن ضمیر تھے اُدھر غیب کی کوئی بات پوچھو اِدھر جواب حاضر' میں تعجب کیا کرتا تھا کہ انہیں کس طرح معلوم ہو جاتا ہے۔ الہام کسے کہتے ہیں۔ وحی کیسی ہوتی ہے مگر کچھ دنوں کے بعد مجھے خود غیب کا انکشاف ہونے لگا تو ایسا ہوتا تھا کہ ہر آنے والی بات کے بارے میں دل میں جو پہلا خیال خود بخود آ گیا۔ وہ الہام ہوتا تھا اور بالکل صحیح ہوتا تھا دل جو کچھ کہہ دیتا حق ہوتا اور کبھی بعض باتیں صاف یا غیر صاف طور پر خواب میں نظر آ جاتیں۔

Marfat.com

☆☆☆

میں ایک زمانے میں رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا اور رات دن ذکر کرتا رہتا تھا سوائے چند خاص تجلیات کے مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا پھر ایک عرصے کے بعد ایسا ہو گیا کہ کسی کام کی ابتدا سے پہلے' دِل اُس کے انجام سے خبر دے دیتا تھا۔ میں کسی دوست سے ملنے کا ارادہ کرتا تو دل بتا دیتا کہ ملاقات ہو گی یا نہیں بارہا آزمایا کبھی کوئی بات غلط ثابت نہ ہوئی۔ ایک دن ایک دوست آئے اور ایسے مختلف فقیروں کے حالات بیان کرنے لگے جو غیب کی خبریں بتاتے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک عرصۂ دراز سے اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ عبادت کرتا ہوں لیکن مجھے کچھ بھی پتا نہیں چلتا' اسی دن سے میری بھی یہی کیفیت ہو گئی کہ مجھے خود بخود غیب کی باتیں معلوم ہونے لگیں اب جو کوئی کسی قسم کی بات دریافت کرتا فوراً جواب حاضر ہو جاتا۔ سوال کرتے ہی دل میں ایک جواب آ جاتا اور وہ صحیح ہوتا۔ مجھے یہ تجربہ ہوا کہ زندگی کا لطف پوشیدگی ہی میں ہے۔ پہلے سے معلوم ہو جانے سے غم اور خوشی دونوں بے لطف ہو جاتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تو وہ حالت ختم ہو گئی۔

☆☆☆

میں ایک زمانے میں کئی گھنٹے مسلسل بلا حرکت کئے ایک بیٹھک پر بیٹھا رہتا تھا۔ مجھے ریگ آنے لگی سال بھر تک یہ شکایت رہی' میں پرہیز کے معاملے میں بہت سخت ہوں' میں نے تمام مضر چیزیں یکسر چھوڑ دیں اور چوٹی کے حکیموں' ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر مرض میں کچھ بھی کمی نہ ہوئی۔ حضرت میاں اصغر حسین کے پاس دیوبند گیا آپ ہی فرمانے لگے صارم تجھے کیا روگ لگ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا عاشقوں پر پتھر پھینکے جاتے ہیں' فرمانے لگے ہاں یہی تو کہوں روگ اور ریگ قریب قریب ہی تو ہیں۔ میں نے تعویذ طلب کیا' عطا ہوا سوچنے لگا اگر ان تعویذوں سے آرام ہوتا ہے تو دوا پرہیز سے کیا فائدہ لہٰذا اُسی دن سے دوا بھی چھوڑ دی اور پرہیز بھی بلکہ چاول وغیرہ خوب کھائے' چالیس دن نہ گزرے تھے کہ مرض کافور ہو گیا اور پھر کبھی نہ ہوا۔

☆☆☆

ایک زمانے میں مجھے ہندو جوگ سے بہت دل چسپی ہو گئی تھی۔ ایک دن میں نے

Marfat.com

خواب میں دیکھا کہ بہت سے سادھو اور مولوی جمع ہیں علماء قرآن کی فضیلت پر دھواں دھار تقریریں کرر ہے ہیں اُسی دن سے مجھے آپ ہی آپ جوگ سے نفرت ہوتی چلی گئی۔

☆☆☆

اسلامی تصوف تمام مذاہب کے تصوف سے بہتر ہے خصوصاً جوگ سے۔ یہ بات مجھ پر کئی بار واضح ہوئی جس کی تفصیل طویل ہے۔

☆☆☆

مجھے پاکستان کے جسم میں بے شمار ناسور نظر آتے ہیں ان میں سب سے بڑا ناسور جتھہ بندی ہے۔

☆☆☆

بابا نانک نے ایک موقعہ پر ایک امیر کے ہاں کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ اس میں غریبوں کا خون شامل ہے اور روٹی کو نچوڑ کر اس میں سے خون نکال کر دکھایا۔ سوال یہ ہے کہ یہ حقیقتاً انہی غریبوں کا جسمانی خون تھا یا وہ خون تھا جو ہاضمہ کے بعد پیٹ میں بنتا یا کوئی اور خون تھا جو انہوں نے اپنی قوتِ قدسیہ سے نکال کر دکھا دیا۔ بزرگوں کی یہ باتیں عجیب وغریب ہیں۔

☆☆☆

اس دور کے انسان کے مونھ سے اتنی بدبو آتی ہے جتنی اُس کی مقعد سے نہیں آتی ہوگی۔ اگر میں صاحبِ شریعت ہوتا تو تمباکو کے استعمال کو قطعی طور پر حرام قرار دیتا' اسی لئے بابا نانک نے اسے حرام قرار دیا ہے اس کے استعمال سے آنکھوں کی چمک اور چہرے کی رونق زائل ہو جاتی ہے۔ ہمت اور طبیعت سست پڑ جاتی ہے اور روحانیت مر جاتی ہے۔

☆☆☆

جو لوگ روحانی قسم کے ہوتے ہیں امثال اور کہاوتوں میں بہت باتیں کرتے ہیں اور اشارات و کنایات بہت استعمال کرتے ہیں۔ میں جس قدر روحانی ترقی کرتا گیا مجھ پر یہ بات خود بخود پیدا ہوتی چلی گئی بہ نسبت عقلی دلائل کے ہم آس پاس کے نظائر سے بات کو سمجھانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذہبی کتابیں قصص اولین سے بھری ہوتی ہیں۔

Marfat.com

☆☆☆

جس شخص نے ریڈیو کبھی نہ دیکھا وہ ریڈیو کو دیکھ کر کس قدر حیرت زدہ ہو جاتا ہے مگر جب واقف ہو جاتا ہے تو اس کے نزدیک ریڈیو کے اسرار کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ وہ اسرار جو ہم نے آپ کے سامنے بیان کر دیئے آپ کی نظر سے گر گئے حالانکہ بڑے بڑے پیر بہت مدت کی خدمت کے بعد تھوڑا سا بتاتے ہیں۔ جب میں سنا کرتا تھا کہ فلاں بزرگ کا قلب جاری ہو گیا تھا تو تعجب کرتا تھا کہ اُس کی کیا صورت ہوتی ہو گی۔ دل کوئی بولتا نہیں مطلب یہ کہ خدا کو ہوتے جاگتے بھولتا نہیں۔ کچھ ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے۔ میں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ ان کا دل اس قدر جاری تھا کہ ظاہری نظر سے دور بیٹھے بھی معلوم ہوتا تھا کہ مقامِ قلب مع اس ظاہری سطح گوشت کے ہل رہا ہے۔ ان کی یہ کیفیت سوتے جاگتے برابر رہتی تھی۔ ایک صاحب کو دیکھا دل سے آواز بھی نکلتی تھی۔ ایک دفعہ میری زبان پر ذکر جاری ہو گیا یعنی زبان میں ایک حرکت مثل حرکتِ قلب کے جاری ہو گئی۔ کئی دن تک یہ کیفیت رہی۔ بولنے میں تکلف ہونے لگا میں نے کہا اللہ میاں! زبان سے روزی کماتا ہوں' آپ نے ذکر جاری کر دیا تو بچوں کا پیٹ کیسے پالوں گا یا میری آمدنی کا پہلے کوئی بندوبست کر کے دکھایا ہوتا۔ میں ایسے ذکر سے باز آیا۔ اُسی وقت سے بند ہو گیا کبھی بعض اعضاء میں بھی ذکر جاری ہو جاتا ہے اور عالم لوگ یا حکیم' ڈاکٹر یہ سمجھتے ہیں کہ فالج ہو گیا ہے حالانکہ وہ مرض نہیں ہوتا ایسے شخص کو خود احساس ہوتا ہے کہ یہ مرض نہیں ہے ذکر ہے۔ مرض کی اور کیفیت ہوتی ہے خصوصاً جبکہ انسان تندرست ہو تو پھر اس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دراصل خیالات یک سو ہو جانے سے ذکر جاری ہو جاتا ہے اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ حبسِ دم ہے جس طرح ہوا کی زد سے چراغ کی لو قرار نہیں پکڑتی اسی طرح سانسوں کے آنے جانے سے خیالات کا دیا ٹمٹماتا رہتا ہے۔ حبسِ دم سے خیال ایک چیز پر قائم ہو جاتا ہے مگر حبسِ دم ایک اژدھا ہے اگر تم اُسے اپنے بس میں نہ لا سکے تو وہ ڈس لے گا اور اس کے زہر کا کوئی علاج نہیں۔ میں نے اس معاملہ میں ذرا تھوڑی سی عجلت کی تھی ایک ایسی بیماری لگ گئی جس کا علاج دنیا کے حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کے پاس نہیں پاتا۔ اس کے لئے غیر شادی شدہ ہونا' صحت کا بالکل ٹھیک ہونا اور کھلے جنگل کی ہوا کا ہونا ضروری ہے۔

Marfat.com

حبسِ دم سے قوتِ امساک جتنی چاہے بڑھالو سر کے بل کھڑے ہونے سے بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے، قبض نہیں ہوتا' خون صاف ہوتا ہے اور پیٹ کی لاعلاج بیماریاں دور ہوتی ہیں بھوک بڑھتی ہے۔

☆☆☆

میرا چھوٹا سا لڑکا ابا ابا کرتا میرے پیچھے دوڑا کہ میں اُسے گود میں اٹھالوں مگر وہ اس وقت میلا کچیلا تھا' اس لئے میں نے اُس کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا گو میرا دل بھی یہی چاہتا تھا کہ اُسے گود میں لے لوں اور مجھے بھی تکلیف ہو رہی تھی کہ اس کی پیار بھری درخواست کو ٹھکرا رہا ہوں۔ ٹھیک اسی طرح بندہ خدا کی طرف بصد اشتیاق بڑھتا ہے مگر گندگی میں لتھڑے ہوئے ہونے کی وجہ سے خدا اس سے دور بھاگتا ہے۔ مظلوم خدا خدا پکارتا ہے مگر وہ خود بڑا ظالم ہوتا ہے اور حرام گوشت پوست اُس کے جسم سے پیوست ہوتا ہے تو خدا اُس کی پکار کیسے سنے۔

☆☆☆

جو لوگ روحانی ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اس زندگی کی قدر کرنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ زندہ رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے آپ کو مار ڈالنا غلطی ہے یا صحت و زندگی کی طرف سے بے پروائی برتنا خطا ہے کیونکہ مرنے کے بعد روحانی ترقی کا زینہ وہیں سے شروع ہوتا ہے جہاں تک کہ وہ زندگی میں پہنچ چکا تھا لہٰذا اس زندگی کی روحانی ترقیوں پر جو بہت دھیمی ہوتی ہیں' ملول نہ ہونا چاہئے کیونکہ سب کچھ نہیں مل جاتا' مرنے کے بعد بھی مراتب ہیں جو مرنے کے بعد ہی طے ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک پختہ روح ہمیشہ ترقی کرتی رہتی ہے حتیٰ کہ منتہیٰ تک پہنچ جاتی ہے۔

☆☆☆

بعض مقامات پر تھوڑا میل بھی بُرا لگتا ہے جیسے گوشۂ چشم میں' اسی طرح بعض اچھے آدمیوں میں ایک چھوٹی سی بات بھی خدا اور خدا کی مخلوق کو بُری لگتی ہے۔ دوسروں پر نہ جاؤ' اپنی قدر کو پہچانو اور اپنی خودداری کا خیال رکھو۔

☆☆☆

میں بہت سے پیروں فقیروں کی خدمت میں عرصہ تک رہا' میں نے دیکھا کہ ان میں

Marfat.com

سے بیشتر کا کام خدا ہی چلاتا ہے خود ان میں کوئی بھی جوہر نہیں ہے۔ خدا اپنے گدھوں کو خشکہ دیتا ہے اور جو غلط لوگ بھی اُس پر توکل کر بیٹھتے ہیں انہیں بھی کہیں نہ کہیں سے پہنچاتا ہی رہتا ہے۔ یہ لوگ دراصل نہ پیر ہیں نہ فقیر البتہ کچھ کا کچھ کہہ دیتے ہیں جس کا کام ہو جاتا ہے وہ معتقد ہو جاتا ہے اور جس کا نہیں ہوتا وہ کچھ نہ کچھ تاویل کر کے مطمئن ہو جاتا ہے یا کچھ عرصہ کے بعد بھاگ جاتا ہے اور اللہ اُس کی جگہ کوئی اور دوسرا بے وقوف بھیج دیتا ہے ایسے لوگوں کی سب بڑی پہچان یہ ہے کہ پرانے مفقود ہوتے جاتے ہیں اور نئے نئے پھنستے رہتے ہیں۔

☆☆☆

میں نے چند ایک خالص قرآنی عملیات دستِ غیب کے لئے کئے تو مجھے اکثر حرام راہ سے مال ملتا تھا' اگر میں اُسے واپس کر دیتا تو حلال طور سے نہ آتا' بعض اوقات مجھے راہ میں کوئی چیز پڑی مل جاتی تھی۔ اس قسم کے عملیات کرنے نہ چاہئیں' معلوم نہیں موکل کہاں کہاں سے لاتے ہیں یہ تو جائز و ناجائز میں امتیاز نہیں کرتے بس کسی نہ کسی طرح مہیا کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنی جبری ڈیوٹی سے سبک دوش ہو جاتے ہیں۔ بعض سفلی عملیات میں تو موکل سراسر چوری کا مال لاتے ہیں۔ یہ صورت بالکل حرام ہے اور غیر روحانی لوگوں کا پیشہ ہے۔

☆☆☆

دنیاوی فسادات کا زیادہ تر منبع بدگمانی ہے' اس سے جہاں تک ہو سکے بچو' عام طور پر انسان نیک ہی ہیں' بدگمانی نہ کرو جب تک کہ تمہیں شواہد نہ مل جائیں گھریلو زندگی میں جھگڑے اور قوموں میں لڑائیاں زیادہ تر اسی سے ہوتی ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ سے بھی بہت بدگمان رہتا ہے لہٰذا انہوں نے دکھ کو جانا ہی نہیں۔ جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھو تو اچھائی ہی ملے گی ورنہ برائیوں سے سابقہ پڑے گا کیونکہ وہ بندے کو بقدرِ ہمت دیتے ہیں اور اُس کے گمان کے مطابق جلوہ گر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

بروں کو برا کہنے سے بھی روح اور اخلاق پر اثر پڑتا ہے لہٰذا کسی کو برا نہ کہو' نہ برائی سنو' آج کل غیبت اس قدر عام ہے کہ کوئی عالم اور صوفی اس سے بچا ہوا نہیں ہے لہٰذا تاریکی میں ہیں اور ان کی روح تاریک ہے اور اخلاق خراب ہیں۔

Marfat.com

☆☆☆

کسی سے انصاف کی توقع رکھنا غلطی ہے' خود انصاف کرو تا کہ لوگ تمہارے ساتھ انصاف کریں۔ ہر شخص انصاف انصاف پکارتا ہے مگر خود انصاف نہیں کرتا لہٰذا انصاف سے محروم رہتا ہے۔ جن چیزوں کے تم مالک ہو ان کے بارے میں بھی عدل سے کام لو نہ بے جا خرچ کرو نہ بلاوجہ ہاتھ روکو' اپنے اعضاء کے ساتھ بھی انصاف کرو ان کے ساتھ باقاعدہ کام لو تو روح مطمئن رہے گی۔

☆☆☆

امراض و آلام بھی بڑی نعمت ہیں' ان سے اخلاق کی بڑی درستی ہوتی ہے' دنیا کے اکثر نامور ظالم کبھی بیمار نہیں پڑے اور نہ انہیں ان کی اولاد کی طرف صدمات پہنچے لہٰذا انہوں نے دکھ کو جانا ہی نہیں۔ اسی لئے سنگ دل ہو گئے' اگر امراض و آلام نہ ہوتے تو انسان بڑا خونخوار درندہ ہوتا' امراض و آلام پر بھی صبر و شکر کرو گھبراؤ نہیں یہ بھی تمہاری اصلاح کے لئے ہیں۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ کسی انسان کے جوان بیٹے کو مار دیتے ہیں تا کہ وہ ہمہ تن ان کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس کا دل ظلم و عصیان سے کھٹا ہو جائے اور لوگ اس کی دست درازی سے سکون پا جائیں۔ یہ قدرتی آپریشن ہیں۔

☆☆☆

مجھے تہی دستی میں ایک لذت محسوس ہوتی ہے جو تونگری میں نہیں' غرض دنیا کے مصائب میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک لذت رکھی ہے۔ جو شخص اپنے نوجوان بیٹے کو رو رہا ہو ذرا اُس سے لذتِ الم کا حال پوچھو لہٰذا غم کھانے کی عادت ڈالو بلکہ غم کے نگلنے کی عادت ڈالو' دوست جو بھی تکلیف پہنچائے غنیمت ہے یاد تو کرتے ہیں۔ روح کی اصلاح کی طرف توجہ تو دیتے ہیں۔

☆☆☆

اس دنیا میں جاگتے رہو کیونکہ مرنے کے بعد ہی تیرے جسم کو سونا نصیب ہو گا زندگی بیداری کا نام ہے اُس کم بخت کی کیا زندگی جس نے سو کر عمر گزار دی' بیداری کا تعلق دل سے ہے آنکھ سے نہیں۔

Marfat.com

☆☆☆

تمباکو' لہسن' پیاز کا استعمال نہ چاہئے یہ چیزیں سستی اور نسیاں لاتی ہیں۔ پانی بھی سستی' بوڑھاپا اور نیند لاتا ہے۔

☆☆☆

جو جانور تیرے گھر میں پیدا ہوئے انہیں گھر سے نہ نکال کیونکہ یہ ان کا وطن ہے اور اس گھر پر ان کا حق ہے' کسی جانور کو حقیر نہ سمجھ' ایک صوفی نے راہ میں پڑے ہوئے کتے کو ذلت کی نگاہ سے دیکھا تو وہ بولا ذلیل تو ہے کہ اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ کی طرح صابر بنو کہ ہم جیسے حقیر انسانوں کی نازیبا باتیں سنتے ہیں اور انتہائی چشم پوشی سے کام لیتے ہیں۔

☆☆☆

اپنے وقت کی قدر کرو سب کچھ مل جائے گا' صوفی ابوالوقت ہوتا ہے۔ ہر سانس پر پہرا بٹھا دو' کام یابی یقینی ہے ایک آن کی غفلت دوسری آن کی غفلت کو پیدا کرتی ہے اور ایک آن کی بیداری دوسری آن کی بیداری کا سبب بنتی ہے۔

☆☆☆

حضرت موسیٰ بغل میں ہاتھ نہ لے جاتے تھے بلکہ وہ اپنا داہنا ہاتھ اپنے قلب کے نیچے رکھتے تھے۔ ایسا کرنے سے ان کے قلب کا نور ہاتھ میں آ جاتا تھا اور وہ چمکنے لگتا تھا' اسی طرح حضرت عیسیٰ امراض کو زمین میں دفن کر دیتے تھے۔ امراض کی ایک تو مادی شکل ہوتی ہے جس کا توڑ ہم رات دن مادیات سے کرتے ہیں مگر ان کی ایک روحانی شکل بھی ہوتی ہے جسے ہم روحانی طاقت سے توڑ مروڑ دیتے ہیں۔ یہ طریقۂ علاج اب ختم ہوتا جا رہا ہے کیونکہ انسان بہت مادہ پرست ہو گیا ہے لہٰذا ان باتوں کو خرافات سمجھنے لگا ہے۔ اسی طرح مصائب و آلام کی بھی ایک معنوی صورت ہوتی ہے۔

☆☆☆

لذیذ ترین لذتیں حاصل کرو اور خدا کو یاد کرو یہ اس سے بہتر ہے کہ ترک پر شکر نہ کر سکو

Marfat.com

اگر ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی کر تہ دل سے خدا کا شکر ادا کر سکتے ہو تو یہ اس گرم پانی سے بہتر ہے جسے پی کر تہ دل سے شکر نہ کر سکو' قسم قسم کی نعمتیں ہمارے ہی استعمال کے لئے ہیں۔ انہیں ہمیشہ کے لئے ٹھکرا دینا بھی تو غلطی ہے اور ناشکری ہے اور بنانے والے پر اعتراض ہے۔

☆☆☆

میں دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں جواں مرد' راہِ خدا پر چلنے کے لئے تیار ہوتے ہیں مگر ان میں سے بیشتر صحت کی طرف سے بے پروائی برتنے کی وجہ سے ناکام یاب رہتے ہیں' کچھ لوگ روزی کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتے لہٰذا دماغ کو یک سوئی حاصل نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے ہیں کہ ان کی روزی تو کافی ہے لیکن حلال نہیں' کچھ بے علمی کی وجہ سے رہ جاتے ہیں۔ صحت کا بہت خیال چاہئے۔ ہم نے ہر چھوٹی بڑی بات اس لئے لکھ دی ہے تا کہ طالب' بصیرت کے ساتھ قدم اٹھا سکے کیونکہ کبھی ذرا سی غلطی سے بھی روحانی ترقی رک جاتی ہے حتی کہ اگر کوئی شخص کسی جانور کے حق میں بھی کمی کرتا ہے تو روحانی ترقی رک جاتی ہے۔

☆☆☆

مراقبات میں مسلسل آنکھیں بند کئے کئے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں' اس کا علاج یہ ہے کہ آنکھوں کو دن میں کئی بار آئی گلاس میں ٹھنڈا پانی بھر کر دھویا جائے۔ یہ ککروں اور آشوبِ چشم کا بھی بہترین علاج ہے۔ لوگ کہا کرتے ہیں' فلاں فقیر کی آنکھیں جلال سے سرخ رہتی ہیں' وجہ دراصل یہ ہوتی ہے ویسے بعض پر جلال بھی طاری رہتا ہے۔ مراقبات کی وجہ سے انحطاط کی عمر میں میری بینائی بڑھ گئی تھی۔

☆☆☆

مجھے سے ایک مریضہ نے کہا کہ میں جس مرض کا نام سنتی ہوں' وہی بیماری مجھے لگ جاتی ہے۔ انتہائی لطافتِ روح اور شدتِ صوم وصلوٰۃ کے دور میں مجھ پر بھی ایک ایسا وقت گزر چکا ہے کہ جب بھی کسی بیماری کا نام میرے سامنے لیا جاتا تو اس کا خفیف سا حملہ مجھ پر ضرور ہوتا۔

☆☆☆

دماغ کی صفائی کے لئے کدو' شلغم' پیٹھا اور آبریشم بہت مفید ہیں جس قدر دماغ بلغم

Marfat.com

سے پاک رہے گا خیالات درست رہیں گے' صبح صبح ترانگشت سے تالو کو دبا کر اس قدر صفائی کرو کہ نیر پانی آنے لگے' تنقیۂ دماغ کے لئے اس سے بہتر کوئی علاج نہیں ہے۔ نزلہ زکام اور حلق کی سوجن کا یہ لاجواب علاج ہے۔

☆☆☆

ظاہری پاکی کا اخلاق پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور اگر اس نیت سے پاکی کی جائے تو اور زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جسم پر تو لطافت کا اثر ظاہر ہے لیکن روح بھی کچھ نہ کچھ ضرور متاثر ہوتی ہے۔

☆☆☆

ایک شخص چھپ کر بداخلاقی کرتا ہے' سمجھتا ہے کسی نے نہیں دیکھا مگر اُسے پتا نہیں کہ فضا میں ریکارڈ قائم ہو گیا ہے اور فضا گندی ہو گئی ہے لہٰذا جو بھی اس ماحول میں آئے گا' لاشعوری طور پر ہی سہی' متاثر ضرور ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ مسجدوں' گرجاؤں اور مندروں میں اچھے خیالات پرورش پاتے ہیں اور ناچ رنگ کی محفلوں میں بُرے خیالات۔

☆☆☆

حاسد کے سامنے حقیر و ذلیل ہو جاؤ تا کہ اسے تکلیف نہ ہو اور تمہیں بھی آزار نہ پہنچے' اس کے سامنے اپنی نعمت کا اظہار نہ کرو کیونکہ اُسے تکلیف ہو گی اور وہ زیادہ بدخواہ ہو جائے گا۔ اگر دست و پا سے نقصان نہ پہنچا سکے گا تو کم از کم بددعا ہی کرے گا یا دل سے بُرائی کا متمنی ہو گا جو خالی از تاثیر نہیں۔ حسد حاسد کے لئے تو ضرر رساں ہے ہی' محسود کے لئے بھی ہے۔

☆☆☆

سب سے اعلیٰ درجہ پرہیز گاری اور تکمیل اخلاق کا یہ ہے کہ استغفار کی ضرورت نہ پڑے اور کسی کے سامنے معافی کی درخواست پیش کرنے کی نوبت نہ آئے۔

☆☆☆

اخلاق کا بہت زیادہ دارومدار کھانے پینے اور رہن سہن کے طور طریق پر ہے غذا کو انسان کے اخلاق سے بہت گہرا تعلق ہے۔ مرچ' تمباکو' انڈا اور گوشت اخلاق کو خراب کرتے ہیں۔

Marfat.com

☆☆☆

جن لوگوں پر اسرارِ الٰہی منکشف ہوتے ہیں وہ اگر طبعاً خاموش واقع ہوتے ہیں تو اور زیادہ خاموش ہو جاتے ہیں اور اگر طبعاً کثیر گو ہوں تو بکنے لگتے ہیں۔ مجھ پر ایسے دو دور گزرے ہیں۔ میں فطرۃً کم گو ہوں لہٰذا پہلی بار جب اسرارِ الٰہی منکشف ہوئے تو میں اور زیادہ خاموش ہو گیا اور پھر ایک عرصہ کے بعد دوبارہ یہ کیفیت پیدا ہوئی تو اس زمانے میں کثیر گو تھا۔ لہٰذا جس وقت اسرارِ قدرت کھلتے تو بکواس کرنے کو جی چاہتا تھا گو میں نے کبھی بکواس نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مجذوب اور دیوانے قسم کے ولی اللہ بکتے جھکتے رہتے ہیں اسرارِ الٰہی کھلنے پر بعض لوگ عقل کھو بیٹھتے ہیں۔ ایسے اوقات میں عقل کا سنبھالنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے مثال کے طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ جو سامنے بیٹھے ہوئے بڑی ہنسی خوشی کے ساتھ مزے لے لے کر کھانا کھا رہے ہیں یہ دراصل پاخانہ ہے یا گندے کیڑے مکوڑے ہیں اور یہ پانی یا شربت جو وہ پی رہے ہیں دراصل خون ہے یا پیشاب اور پیپ وغیرہ ہے تو کیا آپ کا سر چکر نہ کھا جائے گا۔ خصوصاً جبکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو کچھ ہم نے کھایا پیا تھا گندگی تھی تو کیا آپ کا دماغ چکرا نہ جائے گا؟ پھر اگر یہ تماشا آپ کو ہر جگہ عام نظر آنے لگے تو یا آپ کی زبان حیرت سے بند ہو جائے گی یا تھوڑی دیر کے لئے ہوش و حواس رخصت ہو کر بکواس پر مجبور کر دیں گے یا بالکل ہوش و حواس کھو کر پاگل ہو جائیں گے۔

اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ باپ جو اپنے ننھے سے بیٹے کو ہنسی خوشی گود میں لئے پھر رہا ہے اور ہر طرح اُس کی ناز برداری کر رہا یہ اُس کا بیٹا نہیں قاتل ہے تو آپ کا کیا حال ہو گا؟

اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ جو بڑی دھوم دھام سے بیاہ رچا رہے ہیں کل اس جوڑے میں سے ایک مر جائے گا تو آپ کے دِل کی کیا حالت ہو گی؟

یا تو آپ کے مونھ پر مہرِ سکوت لگ جائے گی یا آپ دماغی توازن کھو بیٹھنے کی وجہ سے بکنے لگیں گے اور اگر آپ وہاں کے معاملات میں دخیل یا صاحب اختیار ہوں گے اور یہ کہیں گے کہ ایسا نہ کرو، ویسا نہ کرو، یہ خرچ نہ کرو، وہاں پیسہ نہ لگاؤ تو لوگ آپ سے لڑیں گے، آپ

Marfat.com

پر ہنسیں گے اور آپ کا دماغ خراب کر دیں گے۔

کسی بات کے سمجھانے کے لئے کوئی بھی مفروضہ قائم کر لیا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہوتا۔ فرض کیجئے اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص جس جواں مرگ بیٹے کو رات دن روتا رہتا ہے' وہ یہی کتا ہے جس پر رات دن لکڑیاں برساتا رہتا ہے تو کیا عقل چرخ نہ ہو جائے گی' دنیا کے طلسم زار کا حال کچھ ایسا ہی ہے' ظاہر کچھ ہے باطن کچھ ہے۔

اگر ساری تماشا گاہ عالم کا کچھ اور ہی تماشا دکھائی دینے لگے تو عقل و خرد کا سالم رکھنا بڑی ہی جواں مردی اور صبر و تحمل کا کام ہوگا۔

تقدیر کے اسرار کھلنے پر عجیب عجیب طلسم ٹوٹتے ہیں۔ اِدھر شرابِ عشق الٰہی میں جو نشہ ہے' دنیا کی شراب اس کی تیزی کے پاسنگ بھی نہیں ہے۔

☆☆☆

دنیا کا کوئی معمولی سے معمولی فن بھی پوری مصروفیت چاہتا ہے کمال اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک سب کچھ نہ تج دو اور ایک ہی کے نہ ہو رہو' تو ظاہر ہے مولیٰ کو وہی پا سکتا ہے جو کسی طرف دھیان نہ دے۔ ہم نے کبھی مولیٰ کی عبادت نہ جنت کی طمع میں کی نہ دوزخ کے ڈر سے۔ نہ کشف و کرامات کے لئے نہ حقائق اشیاء کے جاننے کے لئے۔ بعض باتیں از خود ہی سامنے آ جاتی ہیں جن کی طرف ہم دھیان دینا گوارا ہی نہیں کرتے کیونکہ طالبِ خدا کے لئے کسی طرف بھی متوجہ ہونا روا نہیں ہے۔ جو لوگ خدا کی طلب کرتے ہیں پہلے تو خواہشاتِ نفس اور طرح طرح کے خیالات آڑے آتے ہیں' ان سے رہائی حاصل کر لو تو عجیب عجیب حقائق سامنے آ کر توجہ ہٹانا چاہتے ہیں۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ ہم نے کبھی حور و قصور یا ملائکہ یا حقائق وغیرہ کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تو شبِ قدر کی طرف کیا دھیان دیتے۔ ہم نے کبھی شبِ قدر وغیرہ کے دیکھنے کا اہتمام نہیں کیا۔ ہمارا مقصود تو صرف ذاتِ باری تعالیٰ رہی ہے۔ حیدر آباد دکن میں ہم کھجور کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے عبادت کرتے کرتے سو گئے تو اک دم آنکھ کھل گئی کیونکہ آنکھوں پر بڑی ہی تیز روشنی پڑی اور ایک عجیب سا شور سا برپا ہوا میں اٹھ کر بیٹھ گیا' کیا دیکھتا ہوں زمین سے آسمان تک نور ہی نور ہے اور ملائکہ کی تسبیحوں کی گونج ہے اور ساری مخلوق سجدے

Marfat.com

میں پڑی ہوئی ہے' وہ کھجور کا درخت بھی سجدے میں پڑا ہے اور در و دیوار بھی۔ میں بھی خود بخود سجدے میں گر گیا ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ مجھے پھر بھی کچھ خیال نہ آیا۔ صبح اخبار پڑھا تو اس میں لکھا تھا فلاں پیر صاحب نے کہا ہے کہ رات شب قدر دیکھی گئی یہ شب برات کی تاریخ تھی۔

☆☆☆

Marfat.com

عالمِ ناسوت

انسان ظاہر پرست واقع ہوا ہے' اہلِ باطن کی نظر بھی باطن پر کم ہی پڑتی ہے۔

☆☆☆

یورپین نقاد اوران کے چیلے عام طور طریقے پر اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں بزرگ کی سیرت پڑھی یہی نہیں معلوم ہوتا کہ وہ انسان تھا یا نہیں' یہ کتنا لچر اعتراض ہے کیا انسان فرشتہ نہیں بن سکتا' اس میں بھی شک نہیں کہ ہمارے سیرت نگار انسانی پہلو کو چھوڑ جاتے ہیں اور کچھ مبالغہ سے کام لیتے ہیں مگر بعض ہستیاں یقیناً مافوق الفطرت ہوتی ہیں۔

☆☆☆

ایک سو سال گزرنے پر یہ انسان اگلے انسانوں سے بالکل مختلف ہو جائے گا۔ اتنا کہ اگر کسی پرانے مُردے کو انسانوں کی بستی میں کھڑا کر دیا جائے گا تو وہ جنات کی بستی خیال کرے گا۔

☆☆☆

سعدی لکھتے ہیں ایک بزرگ دریا پر چلے اور جوتے تک نہ بھیگے مگر ایک جگہ بیٹھے وضو کر رہے تھے' اُٹھے پاؤں پھسلا اور حوض میں جا گرے۔ سعدی نے یہ واقعہ لکھ کر اور ہی تاویل کی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ دریا پر چلنا قوتِ ایمان وتصرف کی بنا پر تھا اور اس اچانک پھسلنے کے وقت ان دونوں میں سے کچھ نہ تھا لہٰذا بتقاضائے بشریت بھیگ گئے' اسی طرح چاند کے دو ٹکڑے کرنے والے کے ﷺ جنگ احد میں پتھر لگا' دانت شہید ہو گئے' خون بہنے لگا' غار میں گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ یہ بشریت کا تقاضا تھا اور وہ قوتِ ایمان و تصرف کا ادنیٰ کرشمہ' بشریت کسی حال میں انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔

☆☆☆

ہر ایک انسان دن کے کسی نہ کسی حصّے میں روزانہ خواہ ایک گھڑی کے لئے ہی سہی

Marfat.com

پاگل ضرور ہوتا ہے اور عموماً ہر دیوانہ دن کے کسی نہ کسی حصّے میں صاحبِ ہوش ہوتا ہے۔ میں اس پر ایک مفصل مضمون لکھ چکا ہوں۔

☆☆☆

بعض جانور ایسے ہیں جن کے جوڑے ہیں' وہ غیر کے ساتھ جفتی گوارا نہیں کرتے' کیا پاس عصمت کی بنا پر ایسا ہے؟ کچھ ایسے ہیں جو گوارا کر لیتے ہیں' اسی طرح انسان بھی ہیں۔ یہ انسان اور حیوان ایک ستارے کی پیداوار ہیں اور ان کا قلب ان کے قلب پر ہے۔

☆☆☆

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کوئی جرم کرتا ہے اور رسوا ہو جاتا ہے تو وہ تمام جرائم سے سچی توبہ کر لیتا ہے اور پارسائی کی زندگی گزارنے لگتا ہے مگر لوگ پھر بھی اسے بدمعاش کہتے ہیں اور طعنے دیتے ہیں جس سے اُسے بڑی کوفت ہوتی ہے اور وہ اس درجہ محتاط رہنا ناپسند کرنے لگتا ہے۔ انسان کے بگاڑ میں زیادہ ماحول ہی کا اثر ہوتا ہے ورنہ فطرۃً انسان نیک ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسان بڑا ہی خیالی یا توہم پرست ہوتا ہے۔ لوگ یہ جانتے ہیں کہ جو ڈراما وہ دیکھ رہے ہیں سراپا ایک خیالی پیداوار ہے' لیکن پھر بھی ہیرو کی کامیابی پر خوشی اور ناکامیابی پر رنجیدہ ہوتے ہیں۔ یہی قوتِ خیالی یا قوتِ واہمہ خودکشی کرنے والوں میں بڑھ جاتی ہے اور وہ خواہ مخواہ کے خیالات و توہمات سے مجبور ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں' حالانکہ زندگی کی سینکڑوں راہیں ہیں اور دل لگانے کے لئے ہزاروں اسباب ہیں یا لاکھوں شخصیتیں ہیں مگر یہ لوگ ایک ہی پر انحصار سمجھ کر اور ناکامی کا مونھ دیکھ کر خودکشی کر بیٹھتے ہیں' خودکشی کرنے والے سمجھتے ہیں ہمیں اپنے جسم کا پورا پورا اختیار ہے' یہ غلط ہے' ہمارے جسم میں بہت سے شریک ہیں لہٰذا ہم اپنے جسم کے واحد مالک نہیں ہیں' ماں' باپ' بیوی' بچے' دوست احباب سب کے ہم پر حقوق ہیں اور ہمارے ساتھ ان کا مفاد وابستہ ہیں۔

☆☆☆

اگر کوئی شخص ماضی کے بارے میں زیادہ غور نہیں کرتا مگر مستقبل کے بارے میں زیادہ

Marfat.com

سوچتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ ترقی پسند ہے اور قنوطی نہیں رجائی ہے۔ اسی طرح چلنے میں پیچھے کو بار بار دیکھنے والا اچھا نہیں ہوتا' قنوطیت و رجائیت ماحول اور واقعات سے پیدا ہوتی ہے مگر اس کا زیادہ تعلق پیدائش کے وقت سے ہے۔

☆☆☆

ہر انسان کسی نہ کسی خاص جرم کا عادی ہوتا ہے اور وہ صرف اسی نوعیت کے جرائم کر سکتا ہے مثلاً جو چوری کرتا ہے وہ ڈاکہ زنی نہیں کر سکتا پھر کوئی نقب لگا کر چوری کرتا ہے تو کوئی جیب کتر کر' جو جیب کتر کر چراتے ہیں وہ نقب لگا کر چوری نہیں کر سکتے اور یہ جرم انہیں بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور وہ نہایت آسان اسی طرح جو لوگ بلاوجہ مانگتے پھرتے ہیں' وہ دھوکا دے کر یا جھوٹ بول کر مانگ سکتے ہیں مگر چوری نہیں کر سکتا' اس قسم کی جھجک شروع عمر میں بکثرت ارتکاب کرنے سے زائل ہو جاتی ہے لہٰذا بقیہ جرائم کی مجرم کو جرأت نہیں ہوتی اور وہ اس جرم کو ایک حد تک خفیف بھی سمجھنے لگتا ہے گو معاشرہ یا مذہب اُسے بڑا جرم سمجھے۔

☆☆☆

دور کے ڈھول سہانے لگتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ مرنے کے بعد انسان' زندوں کے لئے اور موقر ہو جاتا ہے مگر جب وہ زندہ رہتا ہے اس کی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو اولاد مر جاتی ہے' انسان اس کی بہت تعریفیں کرتا ہے کیونکہ اس کی شرارتیں ختم ہو چکیں اور مظلوم ہونے کی بنا پر وہ قابلِ رحم ہو گیا۔ انسان ہمیشہ سے مردہ پرست واقع ہوا ہے۔ خصوصاً مُردہ قومیں مُردہ پرست ہوتی ہیں۔

☆☆☆

ہر صاحبِ کمال خوشامد سے نفرت کرنے لگتا ہے کیونکہ صاحبِ کمال ہونے کے بعد وہ توقع کرنے لگتا ہے کہ لوگ اس کی قدر و منزلت کریں گے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوشامد ناقابلیت کی دلیل ہے اور ذلیل کام ہے۔

☆☆☆

جو شخص پٹتا رہتا ہے وہ ہمیشہ اپنے کمزوروں سے بھی پٹتا رہتا ہے' مفعول مشکل سے فاعل بنتا ہے اور فاعل مشکل سے مفعول۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے کسی پر ہاتھ نہ اٹھاؤ کیونکہ

Marfat.com

اس سے انسان کی خودداری چور چور ہو جاتی ہے انسان تو انسان کسی جانور کے مونھ پر بھی نہ مارو کیونکہ یہ بات خدا کو ناپسند ہے۔ مونھ کو اللہ تعالیٰ نے مقامِ کرامت ٹھہرایا ہے۔

☆☆☆

شہرت کے طالب عموماً انیک خاص ماحول میں شہرت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ یہ طالبِ شہرت بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں اُس محدود موقت شہرت کے لئے جس پر مرتے ہیں حالانکہ دنیوی شہرت کچھ بھی نہیں چند روزہ ہے۔

☆☆☆

رونے میں بھی ایک قسم کی لذت اور راحت ہے، جن گھروں میں بچے نہیں روتے، رونق نہیں ہوتی، رونا بھی باعثِ رونق ہے، اسے بھی غنیمت جانو کہ مولیٰ نے رونے کا موقعہ تو دیا کتنے ہی ایسے بھی ہیں جو یہ تمنا کرتے ہیں کہ ہمارے بھی کوئی بچہ ہوتا پھر خواہ وہ مر ہی جاتا تو اُسے یاد کر کے رو تو لیا کرتے۔

☆☆☆

جو بچے چلبلے ہوتے ہیں وہ شکم مادر میں بھی دوڑے دوڑے پھرا کرتے ہیں اور جو بچے متین، سست یا بیمار ہوتے ہیں، کم حرکت کرتے ہیں۔

☆☆☆

پونے دو سال کی عمر سے بچہ تصویروں میں خوب دل چسپی لینے لگتا ہے اور انہیں کچھ کچھ سمجھنے لگتا ہے اور سال بھر کے بچے کو تصویر کا ہلکا سا شعور ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

فطری اعتبار سے بچہ ننگا پیدا ہوتا ہے رسم و رواج اور مذہب اُسے دھکنا بتاتے ہیں۔

☆☆☆

چڑیا کا بچہ جب چھوٹا سا ہوتا ہے تو وہ اس کی بیٹ کو چونچ پاؤں یا پروں کے ذریعہ باہر پھینک دیتی ہے اور جب بچہ ذرا بڑا ہو جاتا ہے تو وہ خود ہی گھونسلے کے باہر کی طرف دُم کر کے بیٹ کرنے لگتا ہے تا کہ آشیانے میں غلاظت نہ رہے مگر انسان کا بچہ اس کی کوئی تمیز نہیں کرتا بلکہ اپنی غلاظت آپ ہی کھا لیتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

اپنی اولاد کی ضد اور غصہ بھی اچھا لگتا ہے' یہی وجہ ہے کہ ہر ایک کو اپنی اولاد اچھی لگتی ہے' محبت عیوب پر پردہ ڈال دیتی ہے لوگوں سے محبت کا برتاؤ کرو تا کہ وہ تمہارے عیوب کی طرف سے اندھے ہو جائیں کیونکہ محبت اندھی ہوتی ہے۔

☆☆☆

انسان اللہ کے لئے تو جگہ جگہ اعلیٰ ترین عمارتیں بناتا ہے جسے مکان کی ضرورت نہیں مگر انسان کے لئے جو مکان کا بے حد محتاج ہے کچھ بھی نہیں بناتا' مسجدیں تو جگہ جگہ ہیں مگر سرائیں' یتیم' خانے' بیوہ گھر' معزز خانے خال خال ہیں لوگ خدا سے تو محبت کرتے ہیں مگر اس کی مخلوق کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔

☆☆☆

Marfat.com

عالم صموت

حیوانات

چیونٹیاں لاتا خذہ سنۃ ولا نوم کی صفت سے زیادہ متاثر ہیں۔ ذرا سی چیونٹی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی زبردست قوتِ شامہ عطا کی ہے کہ بڑی بڑی ناک والوں کو میسر نہیں۔

☆☆☆

ایک دفعہ میری بلی نے بچے دیئے۔ ایک بلا آتا اور ہر روز ایک بچے کو کھا جاتا' میں باقی بچوں کو اس مرے ہوئے بچے کا خون چٹاتا تو وہ ہرگز نہ چاٹتے مگر انسان اشرف المخلوقات ہو کر رات دن اپنے بھائیوں کا خون پیتا رہتا ہے۔

☆☆☆

تربیت کا اثر اس حد تک ہوتا ہے کہ بلی جو ایک گوشت خور جانور ہے اگر بچپن ہی سے آٹے یا روٹی پر پالا جائے تو وہ پھر گوشت کو منہ نہیں لگاتی۔

☆☆☆

میرے ایک دوست کا کتا سارے رمضان پر پورے روزے رکھا کرتا تھا۔ دن بھر کچھ نہ کھاتا' نہ پیتا۔ جب سورج ڈوب جاتا تو کھاتا خواہ اُسے دن میں کچھ بھی کھانے کو دیں۔

☆☆☆

میرے ایک دوست کی بلی بڑے شوق سے قرآن سنا کرتی تھی اور بغیر سکھائے بتائے کھڈی پر بیٹھ کر اس طرح پاخانہ پھرتی جیسے بچے کھڈی پر بیٹھ کر پھرتے ہیں۔ ایک دن کسی بات پر خفا ہو کر اُس نے کہا کم بخت جانے کہاں سے آ گئی' جاتی بھی تو نہیں ہے۔ تو وہ اس دن کے بعد پھر کبھی نہ آئی۔

Marfat.com

☆☆☆

جانوروں میں بہت سے نر ایسے ہیں کہ انہیں اپنی اولاد کا علم نہیں ہوتا لہٰذا جب وہ مرتے ہیں تو انہیں سوائے اپنی جان کے اور کسی کا غم نہیں ہوتا' لیکن جب ان کا مادہ مرتی ہے اور بچے قابل پرداخت ہوں تو اُسے بچوں کا بڑا غم ہوتا ہے کہ ان کا کیا انجام ہو گا۔ اگر معاشرہ اس قسم کا ہو جائے کہ ہمیں بچوں کی پرورش کا مرتے دم کوئی فکر نہ ہو تو موت کچھ آسان ہو سکتی ہے۔ یہ بات تو اشتراکیت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے' مخلوق عیالِ الٰہی ہے اگر سب انصاف کے ساتھ مل کر کھائیں تو کوئی بھی بھوکا نہ رہے مگر امیر غریب کا حق کھا جاتا ہے اور ضرورت سے زیادہ کھا کر بیمار رہتا ہے۔ افسوس ہے روس نے جو اشتراکیت پھیلائی اس میں ضمیر کی آواز اور خدا کا کوئی جود نہیں ہے۔

☆☆☆

قدرت نے جن حیوانات کی کثرت نہیں چاہی ان کی مستی کا ایک خاص زمانہ مقرر کر دیا ہے' اُس کے بعد لائسنس ضبط ہو جاتا ہے کہ نسل بھی چلتی رہے اور کثرت بھی نہ ہونے پائے' شکاری جانوروں کے ساتھ عموماً ایسا ہے بلکہ بعض موذی جانور تو اپنی اولاد کو خود ہی کھا جاتے ہیں۔ کتوں کے لئے بھی شہوت کا ایک خاص زمانہ رکھا ہے تا کہ وہ صحیح طور پر ڈیوٹی انجام دے سکیں اور اپنے ہم جنس کو بھی پاس نہ آنے دیں۔

☆☆☆

مچھلیاں اور کبوتر بوسہ بازی کرتے ہیں جس زمانے میں مچھلیاں کثرت سے بوسہ بازی کرتے ہیں اُس دور میں انڈے دیتی ہیں بلی اپنے بچوں کا بوسہ لیتی ہے' ان کے ہاتھ پاؤں چومتی ہے اور وہ اس کے۔

☆☆☆

بلی' کتا اور بعض جانور مساس کرتے ہیں' انہیں اپنے مالک کے جسم سے اپنے جسم کو رگڑنے میں وہی مزا آتا ہے جو ایک عاشق کو اپنی معشوق کے ساتھ مساس کرنے میں آتا ہے۔ اس قسم کے جتنے بھی جانور ہیں انہیں عموماً اپنے گھر سے بے حد محبت ہوتی ہے خواہ انہیں مار مار کر لنگڑا لنجا کر دو' کھانے کو نہ دو اور کتنی ہی تکلیف کیوں نہ پہنچاؤ' کبوتر کو گھر سے اتنا

Marfat.com

عشق ہوتا ہے کہ اپنے بچوں کو بھی گھر کی خاطر چھوڑ سکتا ہے' ان جانوروں کو گھر جان سے زیادہ عزیز ہوتا ہے' بھڑوں کے چھتے کو جلا کر بھسم کر دو پھر بھی وہ وہاں اگر بیٹھتے ہیں اور سکون حاصل کرتے ہیں۔ کتے اور بلی میں خوشامد کی عادت سب سے سوا ہے بھوک میں تو یہ بار بار مالک کے قدم چومتے ہیں' وضع قطع کے بھی یہ بہت پابند ہیں اور شیخی کے بھی عادی ہیں ایسے وقت اپنی دم اونچی کرتے ہیں۔

☆☆☆

موسمِ بہار آتے ہی حیوانوں پر عشق کا غلبہ ہو جاتا ہے اور موسمِ برسات میں بھی۔ عشق میں ترقی حاصل کرنے کے لئے یہ دونوں زمانے بڑے موزوں ہیں اور روزانہ اوقات میں آدھی رات کے بعد۔

☆☆☆

جانور آواز کے زیر و بم سے اپنا مطلب ظاہر کرتے ہیں' انسان اس بارے میں ان کا شریک ہے۔

☆☆☆

عام جانور صبح کے وقت نہاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ نہانے کا فطری وقت یہی ہے' زوالِ شمس کے بعد تو موسمِ سرما میں نہانا نہ چاہئے بالخصوص سورج ڈوبنے کے بعد۔

☆☆☆

جانور سے پیار و محبت کے ساتھ کام نکلتا ہے اور اُسے پیار و محبت کے ساتھ ہی کچھ سکھایا جا سکتا ہے' مار کر نہیں' یہی حال بچوں کا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جانور کو مدافعت کے لئے کچھ نہ کچھ دیا ہے' مینڈک کو پیشاب کرنے کا مادہ دیا ہے کہ جو کوئی اُسے ہاتھ میں لیتا ہے' پیشاب کر دیتا ہے۔

☆☆☆

کوئی مؤنث خواہ از قسم حیوانات ہو یا از قسم نباتات' مذکر کے ساتھ آسانی سے تلقیح پر راضی نہیں ہوتی کیونکہ اُسے تکلیف ہوتی ہے اور قدرت نے مذکر کی نسبت اسے شہوت کم دی

Marfat.com

ہے ادھر اُسے معلوم ہے کہ ماں بننے کی ذمہ داری بڑی ہے لہٰذا وہ گھبراتی ہے۔

☆☆☆

وہ جانور جو دن میں نہیں دیکھ سکتے اور رات کو دیکھ سکتے ہیں گوشت خور ہوتے ہیں مثلاً الو' چمگادڑ' چھچھوندر وغیرہ تا کہ رات میں نکلنے والوں کو سزا دے سکیں۔

☆☆☆

جو جانور جتنے عرصہ میں جفتی کرنے کے قابل ہوتا ہے اُسے اس سے پانچ چھ عرصہ تک زندہ رہنے کا حق ہوتا ہے۔

☆☆☆

فضائے آسمانی متشابہ ہے مگر اس کے باوجود شہد کی مکھی میلوں سے بآسانی اپنے گھر چلی جاتی ہے یہی حال بھڑ وغیرہ کا ہے۔ قدرت نے انہیں ایک ایسا حاسہ عطا کیا ہے جو صاحب عقل وحکمت انسان کو حاصل نہیں۔

☆☆☆

کچھ جانور اس لئے بچے دیتے ہیں کہ دوسرے کے گھر کی رونق بنیں' جیسے طوطا' بلی' کتا بعض لوگوں کا رزق انہیں کے ذریعہ چلتا ہے۔ کون کس کا قراۃ العین اور کہاں کی رونق بنتا ہے اور کس کس کا رزق کہاں کہاں پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو لوگ جانوروں کو ہمیشہ ایک سا چارہ دیتے ہیں' وہ ان پر سخت ظلم کرتے ہیں میں نے دو طوطے پالے' میں انہیں روزانہ چنے کی دال دیتا تھا' ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا اے انسان! تو طرح طرح کی غذائیں کھاتا ہے پھر بھی تیری طبیعت سیر نہیں ہوتی اور ہمیں روزانہ ایک ہی چیز کھلاتا ہے۔ کیا ہمارا دل خدا کی نعمتوں کو نہیں چاہتا اور کیا ہمارا دل نہیں چاہتا کہ آسمان کی سیر کریں اور اللہ کے دیئے ہوئے بازوؤں کو استعمال کریں جبکہ تو تمام دنیا کی سیر کرتا پھرتا ہے۔ میں بڑا شرمند ہوا اور انہیں آزاد کر دیا۔

☆☆☆

Marfat.com

نباتات

عالم نباتات میں از قسم خواہشات وہ سب کچھ ہے جو عالمِ حیوانات میں ہے مگر اللہ تعالیٰ نے غفلت کے پردے ڈال رکھے ہیں اور ایک عالم دوسرے عالم کے حالات و نفسیات سے پوری طرح آشنا نہیں ہے' بقدرِ ضرورت تھوڑا تھوڑا علم ہر عالم کو دوسرے عالم کا ہے اور پھر حجاب اندر حجاب ہیں جن کی وجہ سے مخلوقات میں گہما گہمی ہے اور ایک دوسرے پر آسانی سے ظلم ڈھالیتا ہے۔ اگر ہم پوری طرح نباتات کے دُکھ درد سے آشنا ہو جائیں تو شاید کبھی بھی رات کے وقت گھاس پر نہ چلیں اور باغ کی سیر کا لطف نہ اٹھائیں اگر آپ کے کمرے میں پھولوں کا کوئی گملا دھرا ہے تو یہ نہ سمجھئے کہ یہ صرف پانی کے ڈالنے اور آپ کے کمرے کی ہوا سے متاثر ہے۔ یہ آپ کے کمرے کی پوری فضا سے متاثر ہے اور پوری فضا پر انداز بھی ہے۔ آواز اور روشنی کا اثر تو ظاہر ہے' باقی باتوں کا بھی اثر پڑتا ہے۔

☆☆☆

پھول اپنی خوبصورتی' رنگ اور خوشبو کا احساس رکھتے ہیں اور اپنے اوپر ناز کرتے ہیں' خوش ہوتے ہیں اور پھول' پھولوں پر حسد و رشک کرتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

کائنات

دنیا ناقص نہیں ہے کیونکہ ایک کامل واکمل ہستی کی تخلیق ناقص نہیں ہوسکتی۔

☆☆☆

میں ایک دن اپنی روحانی پرواز میں آسمانوں سے آگے نکل گیا تو وہاں بھی مجھے ایسا ہی نیل گوں خلا نظر آیا جیسا دن کی روشنی میں ظاہری آنکھوں سے زمین سے نظر آتا ہے۔

☆☆☆

یہ غلط ہے کہ عالمِ بالا سراپا نور ہے' وہ عالم بھی اس عالم کی طرح تاریک ہے۔ ہمارے دنیا کے لئے دو چراغ کافی ہیں اور عالم بالا کے لئے دو چراغوں کے ساتھ ساتھ قدرت نے مزید چراغوں کی بھی ضرورت محسوس کی اور وہ لاتعداد ہیں' گو اس میں شک نہیں کہ وہ عالم اس عالم سے بہت وسیع ہے اور اس سے زیادہ منور ہے۔

☆☆☆

جس طرح جسم میں آمد وخرچ' دخول وخروج متناسب رہنے سے صحت ٹھیک رہتی ہے' اسی طرح ایک شہر کی صحت بھی انہی چیزوں پر موقوف ہے' شہر میں ہر قسم کے آدمی ہوں تب ہی شہر ترقی کرسکتا ہ' مسرف بھی ہوں اور بخیل بھی' آرٹسٹ ہوں بھی اور زاہد بھی' نیک بھی ہوں اور بدمعاش بھی پھر یہ لوگ جس قدر چوٹی کے ہوں گے اسی قدر ملک ترقی یافتہ ہوگا۔ جب برائی اور بھلائی دونوں کمال پر ہوتی ہیں تب ہی کسی قوم کے تمدن کو کمال نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆

یہ زمین ایک صفحۂ قرطاس کی مانند ہے جس پر مولیٰ نے اپنی تصویر کشی اور پینٹنگ کے نمونے دکھائے ہیں۔ پہلی اور سب سے بڑی تصویر یہ ہے کہ پانچ یا تین حصے پانی ہے۔ ایک حصہ طاسِ زمین ہے۔ اور پھر پہاڑی سلسلہ پھر اس سمندر' پہاڑ اور زمین پر بھی گل کاریاں کی ہیں۔ ان میں بعض تصویریں بہت بڑی ہیں اور بعض بہت چھوٹی' بعض تصویریں

Marfat.com

موٹے قلم کی ہیں۔اور بعض بہت باریک قلم کی۔بعض تصویریں اس قدر تنگ وتاریک مقام میں بنائی ہیں کہ ان کی تنگی وکوتاہی کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے پھر تصویر در تصویر' در تصویر کا سلسلہ ہے اور سینکڑوں مصور اور پینٹر بھی ہیں جو رات دن نقاشی کرتے رہتے ہیں' اس نے ماؤں کے پیٹوں میں بھی گل کاریاں کی ہیں اور سمندر کی تہ میں بھی' پتھروں کے جگر میں بھی اور درختوں کی شاخوں پر بھی۔الغرض یہ ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

☆☆☆

یہ دنیا باوجود ان تمام رعنائیوں کے دراصل ہمارے ساتھیوں کی وجہ سے بھلی لگتی ہے ورنہ تنہا انسان کا دل کب لگتا ہے چنانچہ آپ دیکھئے کہ اگر اس دنیا سے کسی کے سب عزیز یا چند عزیز اُٹھ جاتے ہیں تو وہ دنیا سے نفور ہو جاتا ہے اور یہ رعنائیاں اُسے اچھی معلوم نہیں ہوتیں۔انسان ایک اجنبی ملک میں جا کر کس قدر آزردہ ہو جاتا ہے گو وہ ملک اُس کی وطن سے کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو مگر جوں جوں اس کے دوست احباب وہاں پیدا ہوتے جاتے ہیں' دل لگتا جاتا ہے اور کچھ یہ بات بھی ہے کہ وہ دوستوں کے فراق پر صابر ہو جاتا ہے' معلوم ہوا کہ دنیا میں دل احباب اور اعزاء سے لگتا ہے ورنہ کسی اجنبی بستی میں جا کر ہم کیوں گھبرا جاتے ہیں حالانکہ آسمان وزمین بھی وہی ہے اور نیرنگیاں بھی وہی ہیں مگر کمی صرف دوستوں کی ہوتی ہے۔یہی حال بوڑھوں کا ہے کہ چونکہ ان کے دوست احباب اٹھتے جاتے ہیں لہٰذا وہ بھی دل برداشتہ ہوتے جاتے ہیں اور پہلی سی دل چسپی نہیں لیتے اور چونکہ دنیا کی نیرنگیاں ساتھیوں سے ہیں یہی وجہ ہے کہ بیوی کے ساتھ زندگی میں زیادہ لطف آتا ہے۔

☆☆☆

زمین ہر وقت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے جیسے سمندر۔

☆☆☆

Marfat.com

عالم حقیقت

حقائق

اگر مجھے حقیقت ملی ہے تو اُسے ضرور آشکارا کروں گا' خواہ کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے کیونکہ حق کو ماننے والا اگر کوئی بھی نہ تب بھی وہ حق ہی ہے۔

☆☆☆

اگر کسی انسانی کی حقیقتہ الحقیقہ تک رسائی ہوگئی تو وہ انسان نہیں فرشتہ ہے' اسی لئے میں کہتا ہوں کہ انسان کبھی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا' لوگ خواہ مخواہ کی بحثیں کرتے ہیں اور تھوڑے معلومات پر دُون کی ہانکتے ہیں۔

☆☆☆

مجھے فضا میں کچھ حقیقتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ جن کا ابھی تک کسی کو بھی علم نہیں اور نہ میں انہیں اچھی طرح ممتاز کر سکا ہوں۔

☆☆☆

ایک قوم دوسری قوم کو دبا کر اُس پر اپنی سیادت قائم کرتی ہے حالانکہ سب انسان ایک قوم ہیں۔ وحشت و درندگی اور دھوکا بازی کا نام سیاست دے دیا گیا ہے کیا تفوق کے لئے فساد کرنا اور انسانیت کا خون بہانا زیبا ہے۔

☆☆☆

کوئی فاتح ہے کوئی مفتوح' کوئی قاتل ہے کوئی مقتول' یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ورنہ جو فاتح ہے وہی مفتوح ہے اور جو قاتل ہے وہی مقتول ہے مگر انسان غفلت میں ہے۔ میری نظروں میں ہوسِ ملک گیری رکھنے والے کسی فاتح کی وقعت ایک ڈاکو سے زیادہ مگر جس طرح جواریوں میں بڑا جواری وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور دوسرے اُس کے

Marfat.com

حالات فخریہ سناتے پھرتے ہیں حالانکہ ہماری نگاہوں میں اس جواری کی کیا وقعت ہوتی ہے' اسی طرح ہم لوگ فاتحین کے حالات اوران کے کارنامے سن سن کر خوش ہوتے ہیں مگر میں یہ پوچھتا ہوں کیا انسانوں کا خون بہانا قابلِ فخر ہے' البتہ وہ فاتحین جو کسی بلند مقصد کو لے کر اٹھے اور مجبوراً دشمنوں سے لڑے انسانیت کے لئے قابلِ فخر ہیں۔

☆☆☆

اس چھوٹی سی زمین پر اگر سب انسان سر جوڑ کر ایک واحد حکومت قائم کر لیں تو پھر انہیں عالم بالا کی بادشاہت آسانی سے مل سکتی ہے۔ ایک ملک سے دوسرے ملک میں آنے جانے میں بھی سہولتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں مگر شر پسند ایسا نہ ہونے دیں گے اور اگر ایسا ہو بھی گیا تو غنڈوں کے ہاتھ بڑا وسیع میدان آ جائے گا۔

☆☆☆

ہر شخص کے جسم سے ہر وقت شعاعیں نکلتی رہتی ہیں یہ شعاعیں جس قدر کسی فرد کی شعاعوں سے میل کھاتی ہیں تعلقات بڑھتے ہیں اور اگر میل نہیں کھاتیں کشیدگی رہتی ہے جب ہم کسی سے ہاتھ ملاتے ہیں تو شعاعیں ٹکراتی ہیں اسی لئے صحبت کا اثر ہوتا ہے۔

☆☆☆

اہلِ مغرب نے انسانی ہلاکت کے ایسے خفیہ آلات پیدا کر لئے ہیں جو سحر و ساحری سے مشابہ ہیں' ضرورت کے لئے سب کچھ جائز ہو جاتا ہے' ہمیں چاہئے کہ ان کے توڑ کے لئے سحر و ساحری کو زندہ کریں یہ جو آپ پچھلے زمانوں کے بڑے بڑے قیمتی طرح طرح کے ہیکل دیکھتے ہیں بلاوجہ نہیں بنائے گئے تھے وہ لوگ اتنے بے وقوف نہ تھے جتنا کہ ہم خیال کرتے ہیں۔ ہاں مٹتے مٹتے بات صرف پوجا تک پہنچ گئی تھی جسے آسمانی مذاہب نے برباد کر دیا اور سحر و ساحری کو اس لئے حرام قرار دیا کہ لوگ خواہ مخواہ چند پیسے لے کر معصوموں کو ستانے لگے تھے۔ سحر و ساحری سے جو پاکیزہ کام لیے جا سکتے تھے وہ مفقود ہو گئے تھے۔ اہلِ مشرق آلات سے تو ان شیطانی آلات کا مقابلہ نہیں کر سکتے' شاید سحر و ساحری سے کر سکیں اس میدان میں یہ لوگ ہم سے نہیں بڑھ سکتے کیونکہ اب بھی اس سلسلہ کے لوگ ہمارے ملک میں مل سکتے ہیں۔ سحر و جادو حرام ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

آج کل کے مصنفین ونقاد' تنقید نہیں کرتے بلکہ لکھنے سے پہلے جو خیالات قائم کر لیتے ہیں ان کی تشریح کرتے چلے جاتے ہیں۔

☆☆☆

اختراع کی نسبت' تنقید بہت ہی گھٹیا کام ہے' جس کا آج کل بہت رواج ہو گیا ہے اور لوگ ناقدین کی بڑی عزت کرتے ہیں ایک معمولی سی عقل والا بھی بڑے سے بڑے آدمی کی بڑی سے بڑی اختراع پر تنقید کر سکتا ہے۔ تنقید تو رات دن جاہل بھی کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

نئے اصولِ تنقید بالکل کھوکھلے ہیں' ایک ذرا سے لفظ کو لے کر چلتے ہیں اور زمین اور آسمان کے ایسے قلابے ملا دیتے ہیں کہ شاعر و نثار بیچارے کے وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہ آئی ہوں گی اگر اتنی باتیں اس کے دماغ میں بہ یک وقت آتیں تو وہ شعر کہہ ہی نہیں سکتا تھا اور قلم اٹھا ہی نہیں سکتا تھا۔ اس طرح تو میں معمولی شاعر کو یکتائے دہر ثابت کر سکتا ہوں' اسی طرح ہر شخص نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق قرآن کی تفسیر لکھ دی ہے اور عجیب و غریب نکات پیدا کر دیئے ہیں۔ آج کل نقاد اپنی تشریح کرتے ہیں شاعر کی نہیں۔

☆☆☆

جس طرح کوئی انسان اپنے بچوں کو پوری طرح جج نہیں کر سکتا' اسی طرح کوئی مصنف اپنی کتابوں یا مضامین کو پوری طرح جج نہیں کر سکتا کیونکہ یہ معنوی اولاد ہیں جس طرح انسان اپنی اولاد کی برائی نہیں سن سکتا اپنے افکار کی مذمت بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

اہلِ عرب حلق سے بولتے ہیں' اہلِ چین ناک سے' انگریز زبان سے زیادہ کام لیتے ہیں اور ہندی جبڑے سے۔

☆☆☆

اگر انگریزی زبان میں شین نہ ہوتا تو یہ بڑی ثقیل زبان ہوتی شین جس زبان میں بھی بلشرت آتا ہے' وہ اسی قدر شیریں ہو جاتی ہے' یہی وجہ ہے کہ فارسی زبان شیریں ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

عربی زبان کی وسعت بتاتی ہے کہ یہ اسلام سے بیشتر بھی کسی ترقی یافتہ قوم کی زبان رہی ہے خواہ تاریخ سے ہمیں اس امر کا ثبوت نہ ملے۔

☆☆☆

بعض زبانوں کے حروفِ تہجی جانوروں کی شکل پر بنائے گئے تھے' بعض زبانوں کے چیزوں کی شکل پر تھے۔

☆☆☆

قدرت نے ہر چیز کی گردن اس کے وجود سے پتلی بنائی ہے تا کہ قاتل ومقتول دونوں کو آسانی رہے' قاتل کو اس طرح کہ وہ آسانی سے علائق جسمانی کو قطع کر سکے اور مقتول کو اس طرح کہ وہ آسانی سے جان دے سکے اور زیادہ تکلیف نہ اٹھائے لہٰذا ذبح کرنا فطرت کے مطابق ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو دیرپا بنانا چاہا ہے اُسے بیضوی یا کروی بنایا ہے یا جس چیز سے بہت کام لینا ہے یا مضبوط بنانا ہے اُسے بھی اسی قسم کی شکل عطا کی ہے دیکھو جسم کے غدود کروی یا بیضوی ہیں' اس شکل میں بہ نسبت دوسری اشکال کے مضبوطی زیادہ ہے دل کو بشکل صنوبر بنایا ہے۔

☆☆☆

جسم کی دو ہنی طرف برکت ہے۔ بنانے والے نے دائیں بائیں میں فرق رکھا ہے' دائیں اعضاء طاقتور ہیں' بائیں کمزور ہیں اور جو عضو ایک ہے مثلاً دل یا سر تو اس میں بھی دائیں بائیں جانب ہے' دیکھو آدھا سیسی کے درد اور ادھرنگ میں دونوں جانبیں کس طرح متفرق ہو جاتی ہیں۔ ہومیو پیتھک میں بعض دوائیں دائیں جانب کے دردوں کے لئے ہیں اور بعض بائیں کے جیسے لیکسس۔

☆☆☆

ہر انسان کام بہت سے لاتا ہے مگر صحت ساتھ نہیں دیتی اور عمر وفا نہیں کرتی یا فرصت و

Marfat.com

مواقع ہاتھ نہیں آتے لہٰذا ہر شخص اپنے مشن میں کسی نہ کسی حد تک ناکام یاب ہی رہتا ہے۔

☆☆☆

جب کوئی عالم یا لیڈر مرتا ہے تو لوگ بڑا افسوس کرتے ہیں' روتے ہیں غم کرتے ہیں مگر قدرت اس کے مرنے سے سالوں پہلے اس کا جانشین منتخب کر لیتی ہے اور اُسے پروان چڑھاتی رہتی ہے حتی کہ وہ اس جگہ کو پُر کر دیتا ہے۔ جب میں نے سب سے پہلے اورنیٹیل کالج میں ملازمت کی مولوی نورالحق ایک بڑے فاضل انسان جو شاید لاہور ہی کے باشندے تھے ریٹائرڈ ہوئے' ان کے شاگرد اور کالج کے پروفیسروں کو ان کی جدائی کا بڑا صدمہ ہوا۔ وہ سب یہ کہتے تھے کہ مولانا کی جگہ کون پُر کر سکتا ہے مگر اس جگہ کے لئے قدرت نے برسوں پہلے ایک قصبہ میں خاکسار کی بنیاد ڈال دی تھی' کس کو خیال ہوتا ہوگا کہ یہ بھولا بھالا' بے وقوف' شرمیلا لڑکا اورنیٹکل کالج لاہور کا پروفیسر بنے گا۔ نورالحق عربی اور فارسی کے بڑے فاضل تھے۔ جس دن انہیں الوداعی پارٹی دی گئی تو کالج کے پروفیسروں نے بڑے افسوس کا اظہار کیا اور میری موجودگی میں یہ بات کہی کہ جگہ پُر نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی مگر سال گزرنے نہ پایا تھا کہ ان سب کو معلوم ہو گیا کہ نہ صرف جگہ پُر ہوئی ہے بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہو گئی ہے۔

☆☆☆

کسی نہ کسی معنیٰ میں ہر ایک چیز میں حیات و شعور موجود ہے گو ہم اپنی اصطلاحی حیات و شعور کو اس کے مطابق نہیں پاتے کیونہ تاثیر و تاثر سے کوئی چیز خالی نہیں جیسے یورپین شاعری ہمیں شاعری معلوم نہیں ہوتی اور جیسے قبل از اسلام ایرانی شاعروں کو اہلِ عرب نے شاعری ہی نہیں سمجھا تھا کیونکہ ان کی شاعری وزنِ مستقیم میں نہ تھی۔ جس کے اہلِ عرب عادی تھے اس لئے انہوں نے کہہ دیا کہ ایران میں شاعری کا رواج نہیں ہے کیونکہ ان کے اپنے مذاق کی شاعری وہاں رائج نہ تھی لہٰذا وہ انہیں شاعری ہی نہیں معلوم ہوتی تھی۔

☆☆☆

دنیا میں ہر پانچ دس ہزار سال کے بعد ایک عام طوفان آتا ہے یا عالم گیر آگ لگتی ہے۔ اب کے آگ لگے گی اور یہ عام تباہی ہوگی۔

Marfat.com

☆☆☆

اکیسویں اور چالیسویں دن کی تخلیق سے خاص مناسبت ہے عموماً انڈوں سے بچے اکیسویں دن نکلتے ہیں۔ عموماً اکیسویں دن جانوروں کے بچے ہوشیاری میں قدم رکھتے ہیں۔ مثلاً بلی کے بچے اکیسویں دن سمجھ بوجھ کا پتا دیتے ہیں۔

☆☆☆

اگر انسان کسی ایسی چیز کو جس سے کسی کو دھوکا دیا جا سکے یا کوئی گناہ یا کوئی قانونی جرم کیا جا سکے اس غرض سے محفوظ رکھے کہ اگر چہ وہ کسی جرم کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن شاید یہ اس کی ضرورت پڑ جائے اور جرم کرنے کا خیال آ جائے تو وہ کسی نہ کسی وقت جرم کر گزرتا ہے ورنہ گنہگار تو ضرور ہی ہوتا ہے اور روح پر تکدر چھا جاتا ہے۔

☆☆☆

عربی' فارسی' اردو اور بعض ملکوں کی شاعری میں دل کے ساتھ ساتھ جگر کا بھی ذکر آتا ہے مگر بعض ملکوں کی شاعری جگر کے ذکر سے محروم ہے۔ ہمارے ہاں تو جگر کو اتنی اہمیت ہے کہ ایک شاعر نے جگر تخلص کیا۔ جگر بعض خواہشات کا منبع ہے مگر بعض ملکوں میں اسے کوئی اہمیت حاصل نہ ہو سکی۔

☆☆☆

عرب شام اور مصر میں جو انبیاء آئے' ان کے ہاں آدم کے جنت سے نکالے جانے کا قصہ مشترک ہے اور جو ہندوستان میں آئے انہوں نے عام طور پر تناسخ کے مسئلے کو لیا ہے' کسی صاحبِ مذہب نے کسی حقیقت کو اُجاگر کر دیا ہے اور دوسری حقیقت کو جان بوجھ کر منفعت بخش نہ سمجھ کر چھپا لیا اور کسی نے کسی دوسری حقیقت کو لے لیا اور اُسے سب سے زیادہ اہمیت دی' ضروری نہیں کہ سارے حقائق ایک مذہب میں جمع ہوں یا ہر ہستی پر سارے حقائق منکشف ہوں' بعض بانیانِ مذہب نے بعض باتوں کو اسرارِ الٰہی یا تقدیر کے حوالے کر کے بحث و تمحیص کا دروازہ بند کر دیا کیونکہ ان کے جاننے میں انسانیت کا کوئی فائدہ نہ دیکھا۔

☆☆☆

کبھی محبت بالواسطہ ہوتی ہے اور کبھی یہ محبت بلاواسطہ سے بڑھ جاتی ہے مثلاً کبھی

Marfat.com

میاں بیوی ایک دوسرے سے اس بنا پر محبت کرنے لگتے ہیں کہ ان کا مرکزِ محبت ایک بچہ پیدا ہو گیا ہے حالانکہ اس سے قبل وہ ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے۔

☆☆☆

عمر کے ساتھ ساتھ رزق بڑھتا ہے اور آمدنی بھی' جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو دودھ کے ساتھ ساتھ اُس کے لئے غلہ وغیرہ بھی مقرر ہو جاتا ہے مگر پیسہ نہیں ملتا جب پانچ چھ سال کا ہوتا ہے تو ماں باپ وغیرہ سے پیسہ بھی ملنے لگتا ہے پھر وہ خود کمانے لگتا ہے' پھر جتنا بوڑھا ہوتا جاتا ہے رزق اور آمدنی گھٹتی جاتی ہے۔

☆☆☆

شاعری انسان کو سست' خیالی اور بے عمل بناتی ہے' ان کا کوئی شعر کسی خاص مسلک کی تائید کرتا ہے تو دوسرا اس کی تردید' جیسے غزل کا ہر شعر اپنی جگہ پر مستقل ہوتا ہے۔

☆☆☆

جس قدر کوئی شخص حسن و جمال کا گرویدہ ہوگا' اُسی قدر وہ بزدل ہوگا وجہ یہ ہے کہ ذوقِ لطافت' خوف کو دعوت دیتا ہے' جو لوگ جنون کی حد تک حسن و جمال کے گرویدہ ہوتے ہیں وہ جنون کی حد تک خائف بھی رہتے ہیں' خواہ وہ خوف کسی قسم کا ہو' ہاں وہ لوگ جنہیں حسن و جمال کی بنا پر عشق ہو گیا ہے انہیں عشق بے دھڑک بنا دیتا ہے مگر ان کی فطرت خائف ہی ہوتی ہے' خواہ وہ خوف محبوب کے بارے میں ہو یا رقیبوں وغیرہ کی طرف سے۔ مطلب یہ کہ ذوقِ جمال و خوف میں کوئی نہ کوئی مناسبت ضرور ہے۔

☆☆☆

ناموں کا اثر شخصیات پر ضرور پڑتا ہے' اس لئے اچھے اچھے نام رکھنے چاہئیں' یہی حال تخلص اور کنیتوں وغیرہ کا ہے۔ کسی کو برے لقب سے نہ پکارو۔

☆☆☆

Marfat.com

جولوگ زمین پر سدا ننگے پیر چلتے ہیں' ان کے تلووں کی کھال سخت ہو جاتی ہے اور گرمی سردی کا احساس کم ہو جاتا ہے لہٰذا اس دنیا کے مصائب پر ننگے پاؤں چلنے کی عادت ڈالو تا کہ احساس کم ہو۔

☆☆☆

میں جس زمانے میں سخت ترین مراقبات کیا کرتا تھا تو اِدھر اُدھر کی آوازوں سے بڑا تنگ تھا' بہت سی ترکیبیں کیں رہائی نہ ملی' سوچا کرتا کہ خدا پیسہ دے تو ایسا کمرہ بنواؤں جو شیشے کا ہو اور چاروں طرف سے بالکل بند ہو' ہوا اور آواز بھی اندر نہ آ سکے اور صاف ستھرا بھی رہے۔ ایک عرصہ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں پڑھا کہ انہوں نے بیت المقدس میں اپنی عبادت کے لئے ایک کمرہ آئینوں کا بنوایا تھا۔ دیکھو خیالات میں کیسے توارد ہو جاتا ہے۔ نقد نگار ایسے مواقع پر خوب ڈانڈے سے ڈانڈا ملاتے ہیں اور بے چاروں کو کچھ بھی پتا نہیں ہوتا۔ اندھیرے میں لکڑی چلاتے ہیں۔ بہت سے مذہبی نظریات ایسے ہیں جو میں نے خود سوچ کر قائم کئے اور پھر احیاء العلوم نظر سے گزری تو بعینہٖ اس میں لکھے دیکھے۔

•

☆☆☆

ہر انسان کے جسم میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے' جس کا احساس ہم نہیں کر سکتے' کتا کر سکتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص کے پسینہ' پیشاب' پاخانے' تھوک' ریزش' بلغم اور ریاح میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے گو اُس میں غذاؤں کو بھی دخل ہوتا ہے۔ لیکن میری مراد ایک شخصی بو سے ہے۔ حیوانوں کے اجسام میں بھی ایک خاص کی شخصی بو ہوتی ہے' جس کے ذریعہ بعض جانور اپنے بچھڑے ہوئے بچے کو پہچان لیتے ہیں کہ یہ ہمارا ہی بچہ ہے' کسی دوسرے کا نہیں ہے۔ اس بو کا تعلق بنیادی خوں سے ہوتا ہے۔

☆☆☆

ہر ایک انسان دو قسم کے کپڑے پہنے ہوتا ہے' ایک ظاہری لباس اور دوسرا باطنی یعنی اخلاق' پہلی نظر میں انسان کے ظاہری لباس پر نظر پڑتی ہے مگر یہ اثر زیادہ سے زیادہ دوسری یا تیسری نظر تک رہتا ہے پھر ہمیشہ باطنی لباس ہی ملاقاتیوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ظاہری

Marfat.com

لباس بہت ہی کم۔

☆☆☆

خیرات زکوٰۃ کا مال انسان کو سست' پست ہمت اور دنی بناتا ہے۔ یہی حال جوئے وغیرہ سے حاصل کردہ دولت کا ہے' بلامحنت کمائی ہوئی دولت بہت کم ٹھہرتی ہے' زکوٰۃ ادا کرنے کا جو طریقہ رائج ہے یہ اسلامی نہیں ہے۔

☆☆☆

چور میری نظر میں محترم ہے کیونکہ قدرت نے اُس کے سپرد جو ڈیوٹی کی تھی وہ اُسے انجام دے رہا ہے' گو ایک دوسری حیثیت سے ہم اُسے قابلِ سزا و نفرین سمجھتے ہیں۔ وہ انسان جو اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر انجام نہیں دیتا' چور سے بدتر ہے۔

☆☆☆

جو لوگ قتل کی سزا میں سولی پاتے ہیں' ان میں حقیقی قاتل تو سو میں ایک دو ہی ہوتا ہے ورنہ بیشتر تو صرف وقتی غصے کے تحت بلا ارادہ یا مجبوراً یا شرما حضوری قتل کر بیٹھتے ہیں بلکہ دراصل اُن سے قدرت کو یہ کام لینا ہوتا ہے ورنہ وہ لوگ دراصل نہایت شریف النفس ہوتے ہیں' اتنے شریف کہ اگر عارضی حالتِ غضب کے علاوہ ان سے کسی کے قتل کو کہا جائے تو ان کے ہاتھ پاؤں پھول جائیں اور وہ کسی طرح اس امر کا تصور بھی نہ کر سکیں۔ جس طرح ہمارے مال میں بیوی بچے' دوست احباب اور پڑوسی وغیرہ سب شریک ہوتے ہیں' اسی طرح ہماری جان میں بھی بہت سے شریک ہیں' ماں باپ تو ہیں ہی' وہ بھائی بہن اور عزیز اور اقرباء بھی شریک ہیں جنہوں نے ہمیں پالا پوسا۔ ہمارے ہاتھ کسی کے کام آتے ہیں' پاؤں کسی کے' دماغ کسی کے اور دل و زبان وغیرہ کسی کے اور کوئی ہماری صورت دیکھ دیکھ کر ہی خوش ہوتا ہے۔ کسی دوست کا دل ہماری باتوں سے لگا ہوا ہے اور کسی کے کان ہماری باتوں کے سننے کے شائق ہیں۔ مطلب یہ کہ ہمارے جسم میں بہت سے شریک ہیں لہٰذا ہمیں خودکشی کرنے کا حق کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارے ساتھ بہتوں کے مفاد وابستہ ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

فلسفہ

جسے اللہ فلسفی بناتا ہے وہ فلسفہ کی باتیں پھیلانے پر مجبور ہوتا ہے۔ یہی حال اُس شخص کا ہے جو کسی مذہب کا بانی ہو۔

☆☆☆

بعض اوقات خود بخود سوچے سمجھے میرے دماغ میں بڑی بڑی حکمت کی باتیں آجاتی ہیں جن پر اگر میں برسوں غور کرتا تو سمجھ میں نہ آتیں۔

☆☆☆

اگر کوئی شخص حکمت کی صرف ایک بات اپنے بھائی کو پہنچا دے تو میں سمجھتا ہوں اس کی زندگی رائیگاں نہیں گئی۔

☆☆☆

بعض منشّی اشیاء کے کھانے کے بعد انسان اس لئے بکواس کرتا ہے کہ طبیعت' نشہ آور چیز کے خلاف بوجہ اپنی قوت کے ثبوتِ زندگی و ہوش پیش کرنا چاہتی ہے اور چونکہ حواس مختل ہوتے ہیں لہٰذا بات ناموزوں نکلتی ہے۔

☆☆☆

دنیا کے کسی بڑے سے بڑے فلسفی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ روحانی لوگوں کو کسی عقلی یا غیر عقلی بات کے بارنے میں اظہارِ خیال کر سکے جب تک کہ اُس نے روحانی زندگی نہ گزاری ہو' عقلی باتوں کی حد تک تو اظہارِ خیال کا جواز ہوسکتا ہے' غیر عقلی امور کے بارے میں انہیں سرے سے کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔ دنیا میں اس قدر خوارقِ عادات ہو چکے ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور جو چیز واقع ہو چکی' وہ ممکن ہے لہٰذا کسی فلسفی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خوارقِ عادات کو تسلیم نہ کرے' البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہم ان کی ایک علیحدہ کیٹیگری بنا دیں لیکن ہمیں انکار کا حق نہیں پہنچتا۔

Marfat.com

☆☆☆

پہلے زمانے کے فلسفی ہر ایسی بات کو جو ان کے سمجھ میں نہ آتی تھی بخت و اتفاق پر محمول کر لیتے تھے اور ہر جگہ بخت و اتفاق' بخت و اتفاق کہہ کر خلاصی حاصل کر لیتے تھے آج کل کے فلسفیوں کے ہاتھ' شعور و لاشعور لگ گیا ہے' ہر بات میں شعور و لاشعور لے آتے ہیں' انہیں پتا نہیں ایک شعورِ لاشعور بھی ہے اور یہ یقین کا فائدہ دیتا ہے یعنی ایسے نفسِ قدسی کا شعور جو لاشعوری کی حالت میں حقائق کا شعور کرتا ہے اور ایک شعورِ قبل الشعور بھی ہے یعنی ایسی چیزوں کا علم جو کسی شخص کے زمانۂ شعور سے پہلے کی باتوں کے شعور سے متعلق ہوتا ہے۔ نفس کی ابھی اور بھی بہت سی باریکیاں ہیں جن کا ان مادّی ماہرینِ نفسیات کو علم نہیں ہو سکا۔

☆☆☆

وہ صورتِ مطلق جس سے ساری آوازیں نکلی ہیں' آوازِ ناقوس کے مشابہ ہے جو ہر وقت جاری رہتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

عقل

عقل ایک انتہائی لطیف نور ہے' مادیات کی لپیٹ میں آ کر اس کی چمک کم ہو جاتی ہے' دھوئیں کی طرح خواہشاتِ نفس اس کے نور کو اندھا کر دیتی ہیں یا اُس کے نور کے اندر خواہشات کا دھواں شامل ہو کر اس نور کو کثیف کر دیتا ہے' ریاضاتِ روحانی سے چونکہ خواہشاتِ نفس پژمُردہ ہو جاتی ہیں اور مادیات کا زور گھٹ جاتا ہے لہٰذا ان کے ذریعہ عقل کو بڑھایا جا سکتا ہے اور اس کے نور کو لطیف بنایا جا سکتا ہے ریڑھ کی ہڈی جس قدر سیدھی رہے گی' خواہشات کا زور گھٹے گا اور شمع عقل کی لو سیدھی رہے گی۔ خواہشاتِ نفس کے جھونکے شمع عقل کی لو کو کبھی بھڑکا دیتے ہیں' کبھی دھیمی کر دیتے ہیں' کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف جھکا دیتے ہیں۔

☆☆☆

عقلی اُمور میں اہلِ عقل کی بات مانی جا سکتی ہے' غیر عقلی روحانی امور میں عاقلوں کی بات کیسے مانی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

عقل کا ایک دائرہ کار ہے اس سے باہر وہ بے کار ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

علم

صوفی کو صوفی پہچانتا ہے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو مگر عالم کو عالم نہیں پہچانتا خواہ وہ ہم مذہب ہی کیوں نہ ہوں۔

☆☆☆

اگر عالم کا دوسرا نام غافل رکھ دیا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا لیکن اگر یہ غافل و مغفل لوگ نہ ہوتے تو صوفی دین کو برباد کر چکے ہوتے۔

☆☆☆

جب میں اس امر پر غور کرتا ہوں کہ دنیا میں کتنے عالم گزرے تو میدان تقریباً خالی پاتا ہوں' انبیاؑ و فلاسفہ یا وہ لوگ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے کتابِ فطرت کا مطالعہ کیا تھا وہی عالم تھے باقی تو شاگرد ہیں۔

☆☆☆

جن ملکوں میں تعلیم کا رواج نہیں ہوتا' قتل و غارت کی وارداتیں زیادہ ہوتی ہیں' تعلیم انسان کو بزدل بناتی ہے۔

☆☆☆

میں نے علمِ ظاہر اور روحانیات و مجاہدات کو جمع کرنا چاہا تو ناکام رہا' علم آڑے آتا ہے۔

☆☆☆

تدریجی ترقی ہر حال میں پختہ ہوتی ہے' جو لوگ اک دم بڑے افسر بن جاتے ہیں وہ ان لوگوں سے بہتر نہیں ہوتے جنہوں نے تدریجی ترقی کی ہو' یہی حال تعلیم اور معلمین کا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

علماء کے سامنے اپنی زبان کو قابو میں رکھو کیونکہ یہ لفظ لفظ پر گرفت کرتے ہیں' لفظ پرست جو ٹھہرے اور اہلِ دل کے سامنے اپنے دل کی حفاظت کرو یعنی خیالات پر کنٹرول کرو کیونکہ یہ دل کی باتوں پر آگاہ ہوتے ہیں اور جو شخص عالم بھی ہو اور صاحب دل بھی' اس کے سامنے دونوں کی حفاظت کرو۔

☆☆☆

میں ایک دن کرشن نگر سے انارکلی کے لئے بس میں سوار ہوا۔ سوار ہونے کے بعد مجھے آپ ہی آپ ایسا محسوس ہوا کہ اس بس کے ساتھ ساتھ کوئی غلطی چل رہی ہے۔ خیال آیا شاید کوئی حادثہ پیش آئے گا' سوچا اتر پڑوں مگر تن بہ تقدیر بیٹھا رہا' میں نے دل میں کہا' اتر نے سے کیا فائدہ' جو کچھ مقدر میں لکھا ہوگا ہو کر رہے گا۔ گاڑی ضلع کچہری پہنچی تو انسپکٹر آ گیا اُس نے گاڑی آگے جانے نہ دی اور واپس کرشن نگر بھیج دی' اس لئے کہ ٹکٹ تقسیم کرنے والے کے پاس ایک آنے والے ٹکٹ نہ تھے وہ مسافروں سے پیسے لے لے کر اپنی جیب میں ڈال رہا تھا۔ اسے علمِ حضوری کہتے ہیں جو علم حصولی لا مقابل ہے خدا کا علم حضور ہے۔

☆☆☆

میری چودہ سال کی عمر تھی' یہ شوق پیدا ہوا کہ میں عربی کا نام آور شاعر بنوں لہٰذا میں نے عربی کے کوئی ایک لاکھ شعر حفظ کر ڈالے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عورت کے معاملہ میں میرا مذاق عربی بن گیا یعنی مجھے موٹی عورتیں پسند آتیں خواہ وہ کتنی ہی عمر والی ہوں اور نوجوان لڑکیاں پسند نہ آتیں۔ دیکھا آپ نے علم کا اثر۔ پھر میری شادی ایک دبلی پتلی لڑکی سے ہوگئی تو میرا مذاق ہندوستانی بن گیا' دیکھا آپ نے خون کا اثر۔

☆☆☆

Marfat.com

عورت

چونکہ مرد، عورت کے نفسیات سے آشنا نہیں ہیں اس لئے آپس میں جھگڑے زیادہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایک عالم کو دوسرے عالم سے بے خبر پیدا کیا ہے۔

☆☆☆

جو عورتیں شادی نہیں کرتیں، ان کا جسم بُری طرح پھوٹتا ہے اور وہ شدید رحمی امراض کا شکار رہتی ہیں، جہاں تک ہو سکے فطرت کے خلاف چلنا نہ چاہئے۔

☆☆☆

مرد جب کہیں جاتا ہے تو اُسے صرف مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے لیکن عورت جب کہیں جاتی ہے تو اُسے جان کی حفاظت بھی کرنی پڑتی ہے، عورت کی ذاتی ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔

☆☆☆

جو عورتیں مجھے شہوت کی نظر سے دیکھتی ہیں، مجھے احساس ہو جاتا ہے، خواہ وہ میرے پیچھے ہی کیوں نہ کھڑی ہوں۔

☆☆☆

جو عورت کسی غیر مرد کے ساتھ سوتی ہے، وہ کم از کم اُس وقت تو ضرور ہی اپنے شوہر کی غدار ہوتی ہے۔

☆☆☆

کوئی عورت اپنے شوہر کو ایسی وضع قطع اور لباس و کردار میں دیکھنا پسند نہیں کرتی جس سے بوڑھا پا ٹپکتا ہو خواہ وہ بوڑھا ہی کیوں نہ ہو گیا ہو۔

☆☆☆

عورتیں عموماً پہچان جاتی ہیں کہ کون مرد انہیں شہوت کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور کون

Marfat.com

نہیں ۔اسی طرح میں پہچان جاتا ہوں کہ کون شخص کسے حسد کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

معاشرے میں زیادہ بگاڑ عورت کی کوتاہ نظری کی وجہ سے ہے۔

☆☆☆

عورت چونکہ بہت جلد اکتا جاتی ہے لہٰذا مرد کی نسبت سے زیادہ جدت پسند ہے۔

☆☆☆

عورت میں امور کلیہ کی سمجھنے کی استعداد کم ہوتی ہے' خواہ وہ کتنی ہی ذہین اور ہوشیار کیوں نہ ہو' سڑکوں اور گلیوں کا بھی اُسے کم امتیاز ہوتا ہے' اس کا حافظہ بھی کم زور ہوتا ہے۔

☆☆☆

عورت ذرا سی بات سے گھبرا جاتی ہے اور بچوں کی طرح رو کر اپنا کام نکالنا چاہتی ہے لہٰذا وہ مرد سے گھٹیا ہے۔

☆☆☆

وہ لڑکی جو سات بھائیوں کی بہن ہوتی ہے عموماً خوش نصیب ہوتی ہے ایسی عورت سے شادی کرنا سود مند ہے۔

☆☆☆

اس گھر کا نظام بہترین رہتا ہے جہاں عورت مرد کی خادمہ ہو مگر باندی نہ ہو اور مرد عورت کا خادم ہو مگر غلام نہ ہو۔

☆☆☆

جن عورتوں کو شہوت زیادہ ہوتی ہے ان کے لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں بشرطیکہ مرد کی صحت اچھی ہو۔

☆☆☆

بعض عورتیں بڑی ہی ظالم ہوتی ہیں' اصلی باپ کو نہیں بتاتیں کہ تیرا بیٹا ہے اور بیٹے کو نہیں بتاتیں کہ یہ تیرا باپ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

عزل کی کوئی بھی صورت ہو' طرفین کے لئے نقصان دہ ہے خصوصاً اعصاب کے لئے' ہر غیر فطری کام نقصان پہنچاتا ہے۔

☆☆☆

روشنی میں ہم بستری کرنے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے اور بے حیائی کے ساتھ ہم بستری کرنے سے بھی۔ اسی لئے دنیا سے حیا مفقود ہوتی جاتی ہے' دن کے وقت غصہ ور اور مجنون' سورج گرہن کے وقت اندھی اور چاند گرہن کے وقت ناقص۔

☆☆☆

چونکہ پردہ خلاف فطرت ہے لہٰذا جس قوم میں بھی اس کا رواج ہوتا ہے' وہ بہت سے غیر فطری افعال پر مجبور ہو جاتی ہے مثلاً پردہ دار اقوام' اغلام باز اور مجلوق ہوتی ہیں اور ان کی اولاد' بزدل' بے وقوف اور جاہل ہوتی ہے۔

☆☆☆

بیگم کے بچہ ہونے والا تھا' ایک رات خواب دیکھا کہ لڑکا ہوا ہے مگر اس کے کان بڑے بڑے ہیں۔ بڑے کان بے وقوف کے ہوتے ہیں لہٰذا میں سمجھ گیا کہ لڑکی ہوگی چنانچہ ساتویں دن لڑکی پیدا ہوئی۔

☆☆☆

جاہل لوگ خواہ مخواہ کے غم پیدا کر لیتے ہیں' ایک جاہل عورت اپنے تن درست شوہر کو تصور میں مار کر غم گین رہتی ہے اور اولاد کو بیمار سمجھ کر رنجیدہ رہتی ہے۔

☆☆☆

جس طرح بچے کو چھیڑنے اور تنگ کرنے میں مزا آتا ہے اور بعض لوگوں کی تو یہ عادت ہوتی ہے کہ جب تک بچہ رو نہیں پڑتا انہیں لطف ہی نہیں آتا۔ اسی طرح بہت سے خاوند بیوی کو چھیڑتے ہیں اور اس کے ساتھ خواہ مخواہ کا رٹا کا باندھتے ہیں ایسا وہ صرف لذت کے لئے کرتے ہیں' ان کا مقصود دل دکھانا نہیں ہوتا مگر عورتیں اس بات کو نہیں سمجھتیں اور سچ مچ کی لڑائی کھڑی کر دیتی ہیں۔ اگر عورت مرد کے طعن و تشنیع کو ہنس کر ٹال دے تو یہ طرفین کے لئے زیادہ لذیذ ہے' عموماً ایسے شوہر' بیوی کے ماں باپ اور اُس کے بھائی بہن

Marfat.com

میں کیڑے ڈالتے ہیں تا کہ وہ ناراض ہو دل سے وہ انہیں بُرا نہیں سمجھتے۔

☆☆☆

اگر کوئی عورت کسی مرد کی مداح ہو اور اس سے اُس کی شادی کر دی جائے تو پھر دیکھو کتنے کیڑے نکالتی ہے اسی طرح اگر کوئی مرد کسی عورت کا مداح ہو اور اُس سے اُس کی شادی کر دی جائے تو پھر دیکھو کتنی بڑائیاں کرتا ہے مگر یہ کم ہے جس قدر تعلقات زیادہ ہوں گے ٹکراؤ زیادہ ہوگا۔

☆☆☆

عورت کو اللہ تعالیٰ نے مفعول پیدا کیا ہے' فاعل نہیں۔ اس لئے وہ چاہتی ہے کہ اُسے کوئی چاہے۔ اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ عاشق بنے غلطی ہے اور اُلٹی گنگا بہانا ہے' ہاں ایک باوفا عورت آپ کی محبت کا جواب دے سکتی ہے۔

☆☆☆

میں نے بیوی سے کہا میں لاہور کے مشہور طبیبوں سے زیادہ قابلیت رکھتا ہوں گو شہرت نہیں رکھتا' بولیں ابھی تو آپ نیم حکیم ہیں' میں نے کہا' آپ واقف نہیں میں بڑا عالم ہوں' کہنے لگیں اگر عالم ایسے ہی ہوتے ہیں تو تم سے جاہل بہتر۔

☆☆☆

عورت ہر اس مرد کے ساتھ گزارہ کر لیتی ہے جس سے اس کی شادی ہوئی ہو خواہ وہ مرد اُس کے باپ سے بڑا ہی کیوں نہ ہو مگر مرد کبھی زیادہ عمر والی عورت کے ساتھ وفا نہیں کر سکتا وجہ یہ کہ عورت میں وفاداری کا جذبہ مردوں کی نسبت سے زیادہ ہے' دراصل مرد کو وفاداری عورت ہی نے سکھائی ہے ورنہ یہ تو مختلف پھولوں کا رس چوسنے والا بھنورا ہے۔

☆☆☆

عورتیں آپس میں حسن اور زیور پر بہت زیادہ حسد رکھتی ہیں اور ہر ایک اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ حسین سمجھتی ہے' خواہ آپس میں کتنی ہی دوستی کیوں نہ ہو اور مرد علم و جاہ پر حسد پر رکھتے ہیں خواہ گہرے دوست ہی کیوں نہ ہوں۔

Marfat.com

ہر عورت اپنی اولاد کو سونے کا نوالا کھلانا چاہتی ہے اور کتنا ہی کھلا دے پھر بھی یہی سمجھتی ہے کہ کچھ بھی نہیں کھلایا اور کتنا ہی پہنا دے پھر بھی یہی سمجھتی ہے کہ کچھ بھی نہیں پہنایا ایسا اس لئے ہے کہ عورت میں شانِ ربوبیت مرد کی نسبت سے زیادہ ہے اور مرد میں شانِ تخلیق۔

☆☆☆

پچھلے زمانے کے لوگوں نے عورت کو سمجھا ہی نہ تھا لہٰذا اُسے بہت تنگ اور بدنام کیا۔ اس دور کے لوگوں نے اُسے حد سے زیادہ سمجھ لیا ہے' اس لئے اب بھی اُس کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے۔

☆☆☆

پہلے زمانوں میں عورت کے ہر حصۂ جسم کو ڈھکا جاتا تھا اب اُس کے برعکس ہے نہ وہ اعتدال پر تھے نہ یہ اعتدال پر' یہی حال اُس کے حقوق کا ہے۔

☆☆☆

عورت کے ہاتھ میں توپ بندوق دنیا انسانیت کے لئے باعثِ شرم ہے' اسے محنت مشقت کے کاموں پر لگانا بھی ظلم ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

تقدیر

میں اپنی بیماری کے متعلق پہلے سے خواب دیکھ لیتا ہوں' کیسے دیکھ لیتا ہوں' کیا عالمِ خواب میں میری روح' عالمِ تقدیر میں چلی جاتی ہے؟ یقیناً بیماریاں بھی تقدیر ہی ہیں۔

☆☆☆

خدا کی قسم میں کم ہمت نہیں ہوں مگر اپنے آپ کو تقدیر کے شکنجے میں جکڑا ہوا پاتا ہوں' مجبورِ محض۔

☆☆☆

مہینوں پہلے میں اپنے دوستوں کے آنے والے واقعات کو خواب میں دیکھ لیتا ہوں جبکہ ابھی انہوں نے اس کام کی بنیاد بھی نہ ڈالی ہو اور نہ اُس کا وہم و گمان ہو' تو کیا تقدیر حق نہیں ہے؟

☆☆☆

میں اپنے امتحان کا نتیجہ ہمیشہ فیس داخلہ دینے سے پہلے دیکھ لیتا تھا' معلوم ہوا یہ بھی تقدیری امر ہے۔

☆☆☆

میں جو کچھ بننا چاہتا تھا نہ بن سکا حالانکہ میں نے اپنے مقاصد کے لئے ایسی کوشش کی جس طرح کے ان مقاصد کے لئے صحیح طور پر ہونی چاہئے تھی۔ وہ کوششیں کسی طرح بھی غلط نہ تھیں مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ ایسے کام جن کے لئے صرف ایک ہی سیدھی سادی راہ ہو سکتی تھی اور اس راہ پر میں بالکل ٹھیک چلا' انجام نہ پا سکے اور ہر تدبیر الٹی پڑی' اس میں سے میں تقدیر کا قائل ہو کر رہا۔ میں نے ایک دو نہایت معمولی کاموں کے لئے اپنے بارہ سال صرف کئے مگر کام یاب نہ ہو سکا۔ میں نے ان بارہ سالوں میں ان کاموں کے انجام دینے کے لئے انتہائی جدوجہد کی مگر نتیجہ ہمیشہ صفر رہا اور مجھے قدرت کے سامنے سپر ڈالنا پڑی حالانکہ وہ کام

Marfat.com

اتنے چھوٹے اور معمولی تھے کہ معمولی سی جدوجہد سے انتہائی گھٹیا انسان ان کو نہایت کام یابی کے ساتھ حاصل کر لیتے ہیں مگر میں نہ کر سکا۔

☆☆☆

میں مقدمہ بازی' عدالتوں میں جانے اور گواہیوں سے بے حد گھبراتا ہوں اور اس عادت کی وجہ سے میں نے اپنے بڑے بڑے نقصانات کئے' کچھ دنوں سے دل یہ کہتا تھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ میرے معاملہ میں گواہی دے دے۔ میں سمجھتا تھا کہ یوں ہی اک خیال ہے' دو ہفتہ سے خواہ مخواہ یہ خیال آ جاتا تھا ایک دن ایک دوست سے ملنے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کا سامان ایک پڑوسی ان کے گھر میں سے نکال کر ان کے دوسرے گھر میں رکھ رہا ہے۔ یہ بات ان کی مرضی کے خلاف ہو رہی تھی انہوں نے مجھ سے کہا آپ کو گواہی دینی پڑے گی کہ اس شخص نے میرے گھر پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے۔

☆☆☆

جنوری ۱۹۵۴ء کے شروع ہونے سے پہلے' ہندوستان کے ایک نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ ۹ جنوری تک اموات زیادہ ہوں گی کیونکہ اس ماہ عطارد و مریخ جمع ہوں گے چنانچہ اس سال دنیا کے مختلف علاقہ جات میں ریلیں اور بسیں آپس میں بہت زیادہ ٹکرائیں۔ پاکستان میں حیدرآباد سندھ کے قریب جمپیر میں ایک ایسا حادثہ پیش آیا کہ کبھی نہ ہوا تھا' ریلوے کے اس حادثے میں دو سو سے اوپر آدمی مرے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد ہندوستان میں کئی جگہ اس قسم کی وارداتیں ہوئیں' اسی ماہ ترکی میں بھی ریل لڑی' پاکستان میں بسیں ٹکرائیں مگر فروری میں بھی یہ اثرات رہے اور مختلف مقامات پر ریلوں وغیرہ کے حادثات سے جانی اتلاف ہوا۔ ہندوستان میں کمبھ کے میلے میں کئی سو آدمی مرا اور زخمی ہوا' دراصل ستارے اثر انداز ہوتے ہیں اور ہر چیز پہلے سے مقدر ہوتی ہے۔ انسان مادی کوششیں کرتا ہے کاش ان روحانی اثرات کا کوئی حل ڈھونڈ لے تو بہت سی مشکلات کم ہو جائیں۔ پرانے مذاہب میں ستاروں کی پرستش یہیں سے آئی ہے۔ ان دنوں جس قدر لڑائیاں مجھے اپنے دوستوں سے لڑنی پڑیں کبھی نہیں لڑیں حالانکہ میں کبھی کسی سے لڑتا نہیں اور جس قدر تعزیت کے لئے میں اس ماہ میں گیا کبھی نہیں گیا ہوائی

Marfat.com

جہاز کے حادثات بھی ان دو ماہ میں بہت ہوئے اخبارات ملاحظہ ہوں۔

☆☆☆

میرا حج کو جانے کو کوئی ارادہ نہ تھا مگر اتفاقاً ارادہ ہو گیا اور اسباب پیدا ہو گئے۔ میرے پاس پیسہ نہ تھا نہ ملنے کی کوئی اُمید تھی کہ ایسا ارادہ کرتا۔ حج کے لئے جانے سے تقریباً دو سال پہلے کئی بار اپنے آپ کو حاجیوں کے ساتھ جہاز میں سوار دیکھا' سمندر کی موجیں میرے سامنے تھیں۔ جانے سے ایک سال پہلے ایک شخص ملا' کہنے لگا تم اسی سال حج کے لئے جاؤ گے۔ میں نے کہا میرا تو کوئی ارادہ نہیں ہے۔ نہ میرے پاس پیسہ ہے نہ پیسہ آنے کی کہیں سے اُمید ہے۔ وہ کہنے لگا میں تمہارا سامان بندھا دیکھ رہا ہوں' تم ضرور جاؤ گے' ہو نہیں سکتا کہ نہ جاؤ اور پیسہ بہت آئے گا۔ چنانچہ حج کے لئے جانے سے کچھ دنوں پہلے مجھ پر چاروں طرف سے پیسے کی بارش ہونے لگی۔ میں نے حج کا ارادہ کر لیا۔ ابھی تک پاسپورٹ نہیں بنوایا تھا' ایک خواب میں دیکھتا ہوں کہ بیت اللہ ہے اور اس کے دروازے سے کچھ لوگ داخل کئے جا رہے ہیں مگر وہ لوگ کچھ بے قاعدہ داخل ہو رہے ہیں' میرا نمبر آنے والا ہے' میں دل میں کہہ رہا ہوں اس طرح داخل نہ ہوں گا اور اپنے ساتھیوں کے پاس نہ بیٹھا بلکہ ایک طرف گوشہ میں جا بیٹھا اس دن سے مجھے یقین ہو گیا کہ میں ضرور بلایا جاؤں گا۔ لہٰذا میں نے تیاری شروع کر دی اور اُس کے کچھ دن بعد مجھے حج کے لئے اجازت مل گئی' کراچی پہنچا جس ادارے کی معرفت ہم لوگ گئے تھے کئی سو آدمی تھے' وہ ٹکٹوں کا کوئی انتظام نہ کر سکا آخری جہاز کے دن قریب آ گئے تمام لوگ پریشان تھے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم میں سے کوئی بھی حج سے محروم نہیں رہے گا کیونکہ میرا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا چنانچہ سب کا انتظام ہو گیا' پھر عمان سے مکہ شریف جانے کا انتظام نہ ہو سکا' وہاں بھی اُسی خواب کی بنا پر میں نے دوستوں سے کہا کہ آپ نہ گھبرائیں چنانچہ وہاں سے بھی انتظام ہو گیا۔ حج کیا تو واقعی میرا حج دوستوں کے حج سے بہت مختلف تھا۔ چونکہ میرے ساتھی احکامِ حج سے نابلد تھے لہٰذا جو باتیں حاجی کے لئے زیبا نہ تھیں وہ کرتے جاتے تھے جیسے عام طور پر لوگ رسمی نماز پڑھتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

رزق

انسان وہی کچھ کما سکتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے بچپن سے میرے مقدر میں فاقے لکھے تھے۔ جب چھوٹا سا تھا تو باپ بیکار تھا جب جوان ہوا تو وہ امیر ہو چکے تھے مگر علم سے اس قدر شغف ہو گیا کہ بہت کم کھاتا پیتا تھا تا کہ نیند نہ آئے پھر عشقِ الٰہی دامن گیر ہو گیا تو روزے ہی رکھتا رہا اور فاقے ہی کرتا رہا۔ غیر غیر میری کمائی میں عیش کر گئے' ملازم ہیں مگر میرے مقدر میں یہ بھی آرام نہیں ہے' اپنے کام خود کرتا ہوں کسی کو تکلیف دینا گوارا نہیں کرتا۔ انسان اُسی قدر کھاتا پیتا اور آرام کرتا ہے جتنا اُس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ کوئی لکھ پتی ہے مگر بخل کی وجہ سے کھاتا پیتا نہیں' کوئی تونگر ہے مگر بیماری کی وجہ سے نہیں کھا سکتا۔ کوئی صاحبِ دولت ہے مگر اپنی عادت کی وجہ سے آرام نہیں کر سکتا اور دوسرے اس کی کمائی میں عیش اڑاتے ہیں کیونکہ ان کے مقدر میں عیش ہے اور اس کے مقدر میں تکلیف لکھی گئی ہے۔

☆☆☆

ہر ایک توکل کرنے والا یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ چونکہ اُس نے خدا پر توکل کیا ہے تو اُس کے ہاں آسمان سے ہنڈیاں برسنے لگیں گی اگر ایسا ہوتا تو ہر شخص آسانی سے توکل کر لیا کرتا' متوکلین کو بھی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور فقر و فاقہ جھیلنا پڑتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعض متوکلین کو اللہ تعالیٰ چھپر پھاڑ کر دیتے ہیں۔ یہاں بھی وہی رزقِ مقسوم کا سوال ہے دراصل جتنا مقدر میں ہوتا ہے پہنچتا ہے' چاہے فقیر بن جاؤ' چاہے بادشاہ۔

☆☆☆

رزق مقسوم ہے' میں چند ایک کمالات رکھتا ہوں لاہور جیسے شہر کے نامور طبیبوں میں سے ہوں اور نامور اہلِ قلم سے ہوں' سینکڑوں پبلشر لاہور میں ہیں' مضمون نگاری سے بھی پیسہ پیدا کر لیتا ہوں اور تصنیف و تالیف وغیرہ سے بھی مگر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ایک ماہ

Marfat.com

انتہائی جدو جہد کرتے گزر جاتا ہے اور ایک بھی پیسہ ہاتھ نہیں آتا' جو بھی ملتا ہے' دغا باز ملتا ہے اور کبھی خود گھر بیٹھے سینکڑوں آ جاتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے رزق اس قدر پیدا کیا ہے کہ اگر انصاف سے سب بانٹ کر کھائیں تو کوئی بھوکا نہ رہے۔ مولیٰ تو اس سے بھی زیادہ رزق پیدا کر سکتے تھے کہ مخلوق سے کھائے نہ پڑے مگر کم اس لئے پیدا کیا ہے کہ اگر رزق کی بہتات ہوتی تو انسان بڑا باغی و طاغی ہوتا۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے پھلوں کے چھلکے کڑوے' کسیلے' بدمزہ' چکنے یا دبیز اس لئے بنائے ہیں تا کہ کیڑے مکوڑے انہیں برباد نہ کر دیں اور جس مخلوق کا یہ رزق ہیں اُسے صحیح سالم پہنچ جائیں' بعض پھل دار درختوں کو کانٹوں سے محفوظ کیا ہے' بعض کو اونچا بنایا ہے تا کہ انسان اور حیوان خواہ مخواہ زیادہ نہ کر سکیں' اسی طرح بعض پھولوں کو کانٹوں سے محفوظ کیا ہے' خصوصاً وہ پھول جو خوشبودار ہیں اور کم پیدا ہوتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

جنگ

موجودہ دور میں زیادہ تر لڑائیاں دریاؤں کی وجہ سے ہیں لہٰذا اضلاع' صوبوں اور ملکوں کی تقسیم نئے سرے سے ہونی چاہئے۔ جو دریا کسی دو یا تین ضلعوں' صوبوں یا سلطنتوں کے درمیان مشترک ہیں انہیں ایک کر دینا چاہئے تا کہ مفاد مشترک ہو جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ آئے دن انسانیت کا خون بہتا رہے۔ ہر ملک اپنے پڑوسی ملک سے برسرِ پیکار ہے اور دونوں فریق انتہائی مہذب ہونے کے دعویدار ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف انتہائی جھوٹا پروپاگنڈا کرتے ہیں۔ جس ملک کا ریڈیو کھولو جھوٹے پروپاگنڈے کی بو آتی ہے۔ اس طرح مہذب دنیا سے یہ ریڈیو ہر گھر کی فضا کو جھوٹ سے بھر دیتے ہیں جھوٹ کی تعلیم دیتے ہیں اور پڑوسیوں کے ساتھ انسانوں کو لڑنا بھڑنا سکھاتے ہیں۔ افسوس ہے قومی سطح پر مروأت' صداقت اور پڑوس کے حقوق کا کہیں بھی نام ونشان نہیں ہے۔ ہر طرف خود غرضی اور نفسا نفسی ہے۔ ذرا ذرا سی بنجر زمینوں پر دو فریق لڑتے ہیں اور برسوں گولے بارود میں بُری طرح روپیہ پھونکتے ہیں اور انسانیت کا قیمتی خون بہاتے ہیں کہ انسانیت آنکھیں موند موند لیتی ہے۔ جس چیز پر جھگڑا ہو اور فیصلہ نہ ہو سکے اُسے مشترک کر دیا جائے مگر انسانیت کا خون نہ بہایا جائے ان ساری لڑائیوں کا مبنیٰ یہ ہے کہ انسان انسان کو نہیں پہچانتا' انسان' مسلمان انسان' کافر انسان' مشرقی انسان اور مغربی انسان ہی کو پہچانتا ہے مگر مطلق انسان کو نہیں پہچانتا یا دوسرے الفاظ میں یہ کہہ لیجئے کہ ہم کافر و مسلم اور مشرقی و مغربی کو تو جانتے ہیں مگر انسان کو ابھی تک نہیں جانتے۔ ورنہ آپس میں سر جوڑ کر خلافیات کا حل ضرور نکال سکتے بشرطیکہ عدل و انصاف سے کام لیتے۔ موجودہ جنگ ویت نام پوری انسانیت پر ہنس رہی ہے۔ امریکہ ہی نہیں پوری انسانیت اس گناہ میں ملوث ہے۔ جو خاموش ہے وہ بھی اور جو صرف زبان یا قلم سے حمایت کر رہا ہے وہ بھی۔

☆☆☆

Marfat.com

زبانیں بھی جنگ کا باعث بنی ہوئی ہیں' جہاں تک چھوٹی چھوٹی علاقائی زبانوں کا تعلق ہے حکومتوں کو چاہئے کہ ان کی بالکل حوصل افزائی نہ کریں تا کہ آہستہ آہستہ یہ ختم ہو جائیں' دنیا میں صرف دس پانچ بڑی بڑی زبانیں رہنی چاہئیں تا کہ افتراق مٹ جائے اور انسان انسان سے قریب ہو جائیں اور علوم وفنون کے پھیلاؤ میں آسانی ہو۔

☆☆☆

ساری دنیا کی سیاست پارٹی بازی پر مبنی ہے اور جہاں پارٹی پالیٹکس آ جاتی ہے عدل اُٹھ جاتا ہے اور جب عدل اُٹھ جاتا ہے تو امن قائم نہیں رہتا۔

☆☆☆

دنیا میں دو چار کلچر کافی ہیں یہ بھی فتنہ وفساد کی جڑ بنے ہوئے ہیں چھوٹے چھوٹے کلچروں کو فنا ہونے دیا جائے ان کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے' حکومتیں خواہ مخواہ ان کی حفاظت پر پیسہ لگا رہی ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

مذہب

کچھ اسرار ایسے بھی ہیں جو مذہبی ہیں مگر پھر بھی مذہبی لوگوں کے سامنے دھرائے جائیں تو وہ گلے پر چھری رکھ دیں۔

☆☆☆

نیکی اور بدی آسمان سے نیچے کی باتیں ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے بلند ہے۔ البتہ اُس نے ایک قانون بنا دیا ہے جو دنیوی لوگوں پر طاری ہوتا ہے اور وہ قانون نیکی و بدی میں امتیاز کرتا ہے۔

☆☆☆

بچپن کی تعلیم انسان کے دماغ پر بڑا گہرا اثر چھوڑتی ہے' اس لئے کہ وہ نقشِ اول ہوتا ہے پھر تمام عمر انسان اُسی کے جال میں پھنسا رہتا ہے' اسی لئے انسان آسانی سے ترکِ مذہب نہیں کر سکتا۔

☆☆☆

کیا متصوفین کے کسی فرقے کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شریعت و طریقت ایک ہیں' البتہ دونوں کی روح ایک ہے۔

☆☆☆

جو صوفی علمائے اسلام کے ظاہری مسائل کے خلاف ہے' اُسے علماء نے زندیق کا نام دے دیا ہے' اسے اور اس کی بات کو سمجھے نہیں نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بعینہٖ ایسا بھی نہیں واقعی بعض صوفی زندیق تھے اور علماء حق پر تھے اگر علماء گرفت نہ کرتے تو صوفی مذہب کو مسخ کر ڈالتے بلکہ کر دیا ہے۔

☆☆☆

روزے غریبوں کے لئے ہیں اور عید امیروں کے لئے' امیر اور غریب کے مذہب

Marfat.com

میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ خواہ وہ ہم مذہب ہی کیوں نہ ہوں' بعض لوگ اس امتیاز کو مٹانا چاہتے ہیں مگر یہ مٹ نہیں سکتا البتہ کم ہوسکتا ہے حج اور زکوٰۃ بھی اس کا آئینہ ہیں۔

☆☆☆

فقیر کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور سب ہوتے ہیں' وہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی کافر ہوتا ہے' دیکھو منصور اور ابن عربی وغیرہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی کافر تھے' بادشاہ بھی وہی اچھا ہوتا ہے جس کا کوئی مذہب نہ ہو اور حکومت بھی وہی اچھی ہوتی ہے جس کا کوئی مذہب نہ ہو۔

☆☆☆

حج بھی اہلِ دنیا کے لئے باعثِ فخر بن گیا ہے' اللہ اللہ جب قوم گرتی ہے تو وہ بھلائیوں کو بھی برائیوں کا رنگ دے دیتی ہے۔

☆☆☆

جس طرح طب کے ایک طالبِ علم کو طبی معلومات حاصل ہوتی ہیں اور نجوم کے ایک طالبِ علم کو بھی نجومی مسائل کا علم ہوتا ہے اور نحو پڑھنے والے کو نحوی مسائل سے واقفیت ہوتی ہے' اسی طرح انسان جس مذہب کا پابند ہو کر روحانی ریاضتیں کرتا ہے' اس کو اُسی مذہب کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ حقائق احکام کا علم حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہ ہر چیز کو اُسی عینک سے دیکھتا ہے اور جو چیز اُس کے مذہب کے خلاف ہوتی ہے اسے غلط قرار دیتا ہے کیونکہ وہ اس سے قطعاً نابلد ہوتا ہے' یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب کے پیروکار اپنے مخصوص اعمال و عبادات کو متمثل دیکھتے ہیں اور اس طرح انہیں اپنے مذہب کی سچائی کا یقین ہوتا چلا جاتا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے مذاہب کے اصول باطل ہوں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک شخص جسمانی ریاضت کرتا ہے' وہ جس قسم کی ریاضت کرتا ہے' اُسی قسم کے اثرات اس پر مرتب ہوتے ہیں یہی حالت' ریاضتِ روحانی کی ہے' کسی دیوی کا پجاری اُس دیوی سے ہم کلام ہوتا ہے تو وہ بت پرستی کو حق سمجھنے لگتا ہے اور جو مذہب بت پرستی سے روکتا ہے اُسے غلط جانتا ہے حالانکہ یہ سب اپنے تیار کردہ آئینے میں اپنا یا اپنے دوست کا مونھ دیکھتے ہیں۔ اسی لئے ہر شخص اپنے مذہب کو صحیح اور دوسرے کے مذہب کو

Marfat.com

باطل سمجھتا ہے اور بحث ومناظرہ کرتا ہے کیونکہ اُسے اپنے مذہب کی سچائی کا یقین ہوتا ہے' وہ جو کچھ فوائد اپنے مذہب کی عبادت سے حاصل کر چکا ہے اُسے کیسے جھٹلا دے' والحقیقہ وراء الوراء ثم وراء الوراء۔

☆☆☆

پبلک کبھی اسرار کی متحمل نہیں ہوسکتی' نہ ہوسکی ہے نہ ہو سکے گی۔ انہیں حقائق کی تعلیم دینا غلطی ہے یہی وجہ ہے کہ جس قدر کوئی مذہب عام ہو جاتا ہے' خراب ہوتا جاتا ہے اور حقائق کی جگہ اوہام باطلہ لے لیتے ہیں۔

☆☆☆

جب تک لوگ کسی چیز سے ناواقف ہوتے ہیں' اُس کی مخالفت کرتے ہیں اور جس قدر اُس سے قریب ہوتے جاتے ہیں' مخالفت کم ہوتی جاتی ہے سارے مفاسد نادانستگی سے ہیں' دیکھو کفارِ عرب حضور ﷺ کے جانی دشمن ہوتے تھے جب واقف ہوتے جاتے تھے تو آپ کے لئے جان تک گنوا دیتے تھے' بات کو سمجھو' سارے مفاسد قلتِ علم سے ہیں ورنہ مذاہب ایک دوسرے کے قریب ہیں پہلے آسمانی و روحانی مذاہب پر کشت وخون ہوا کرتا تھا آج کل کا مہذب انسان سیاسی مذاہب پر کشت وخون کرتا ہے' دونوں برابر ہیں مگر نئی روشنی کا انسان پرانے لوگوں پر ہنستا ہے کہ وہ مذہب کی بنا پر لڑا کرتے تھے اپنے گریبان میں مونھ ڈال کر نہیں دیکھتا' وہ تو پھر بھی ایک پاکیزہ مقصد کے لئے لڑتے تھے اب تو بڑی بے حیائی اور وحشت کے ساتھ روٹی کے لئے لڑتے ہیں اپنے جسم کو آگ لگانا اور چیزوں کو جلانا کہاں کی انسانیت ہے۔

☆☆☆

اگر نیکی کا بدلہ فوراً مل جایا کرتا تو کوئی بھی برا نہ ہوتا اور ہر شخص بآسانی نیک بن جاتا۔ اگر راہِ خدا میں دینے سے مال فوراً بڑھ جایا کرتا تو کوئی بھی بخیل نہ ہوتا۔

☆☆☆

دنیا کس قدر سادہ لوح ہے ہر شخص کہتا ہے کہ ہر انسان اپنے مذہب کو صحیح سمجھتا ہے اگرچہ وہ باطل ہی کیوں نہ ہو مگر اپنے آپ کو اور اپنے مذہب کو اس سے مستثنیٰ سمجھتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

عبادت وعقیدت کا چولی دامن کا ساتھ ہے' اور کفارِ عرب بھی حضرت محمد ﷺ کی بات ماننے کو تیار نہ ہوئے اس دورِ ترقی میں بھی' انتہائی تعلیم یافتہ ہندو آج کیوں خدائے واحد کی عبادت کو تسلیم نہیں کرتے' صرف اس لئے کہ انہوں نے دیوتاؤں سے فائدہ حاصل کیا ہے' وہ ان کو دیکھ چکے ہیں' ان کے اسلاف ان کی عبادتوں سے پھل حاصل کر چکے ہیں اور دیوتاؤں سے ہم کلام ہو چکے ہیں اسی طرح مسلمان جن بزرگوں کو پوجتے ہیں اور ان کے آگے سجدہ کرتے ہیں' وہ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں انہیں مخالف کی بات کا یقین نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس کے خلاف دیکھ چکے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

بعض لوگ ان ہوئی چیز کو ایک زندہ حقیقت بنا دیتے ہیں اور اُسے دنیا سے تسلیم کرا لیتے ہیں' کروڑوں آدمی ہزاروں سال تک ان باتوں پر ایمان رکھتے چلے آتے ہیں اور وہ خیالی چیزیں داخلِ حقیقت ہو جاتی ہیں لیکن جس قدر اُس شخصیت کا زمانہ دور ہوتا چلا جاتا ہے' وہ حقیقتیں کم زور ہوتی چلی جاتی ہیں حتیٰ کہ لوگ ان حقائق سے منکر ہو جاتے ہیں۔ یہی حال مذاہب کی فلاسفی' ان کے تغیر وتبدل اور ان کے ارتقاء وانحطاط کا ہے۔

☆☆☆

بعض بانیانِ مذاہب اور مافوق الفطرت ہستیوں نے کچھ ایسے حقائق بنا دیئے ہیں جن کا وجود ان سے بیشتر نہ تھا مگر ان حقائق کو میں نہ حقیقت کہہ سکتا ہوں نہ باطلِ محض قرار دے سکتا ہوں پھر یہ حقائق بھی عجیب ہیں جو لوگ ان کے سچے متبع ہیں' وہ ان حقائق کو دیکھتے ہیں اور پاتے ہیں لیکن جو لوگ کافرِ محض ہوتے ہیں' وہ حقیقتہً ان چیزوں کو بے حقیقت پاتے ہیں۔ یہ مصنوعی حقائق آہستہ آہستہ ہزاروں سال گزرنے کے بعد مضمحل ہو کر فنا ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

تقلید عقل کو شل کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ مذہبی انسان گو اپنے مسائل کے سمجھنے میں بڑا زیرک ہوتا ہے مگر اس سے آگے کچھ نہیں' کیونکہ وہ عقل سے کام لینے کا کم عادی ہوتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

علمائے مذاہب نے خواہ مخواہ کی بے معنی بحثیں چھیڑ رکھی ہیں اگر کسی سرد ملک کے پیغمبر نے یہ بات کہی ہے کہ جنت میں آگ، گرمی اور دھوپ ہوگی اور جہنم میں بے حد سردی ہوگی اور صحرائے عرب کے پیغمبروں نے یہ کہا ہے کہ جنت میں سایہ ہوگا ٹھنڈ ہوگی اور دوزخ میں آگ ہوگی تو ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ دونوں نے ایک ہی بات کہی ہے مطلب یہ ہے کہ جنت آرام کی جگہ ہے اور جہنم تکلیف کا مقام ہے۔ سارے آسمانی مذاہب کی روح ایک ہے کیونکہ منبع ایک ہے، فروعات کا اختلاف تو کوئی چیز نہیں ہے۔ دیکھو ہر مذہب، جھوٹ، فریب، دھوکا بازی، کج خلقی، چوری، زنا، شراب اور قتل سے روکتا ہے۔ اسی طرح بعض مذاہب نے بعض حقائق کو گیا ہے اور بعض سے خاموشی اختیار کی ہے، جزا و سزا کے بھی مختلف قانون ہیں کسی نے کسی کو اجاگر کر دیا ہے کسی نے کسی کو، اس میں لڑنے جھگڑنے کی کی بات ہے۔ ہر مذہب برائی سے روکتا اور بھلائی کی تلقین کرتا ہے۔

☆☆☆

بعض اوقات کسی شخص کے برے کردار کو دیکھ کر انسان کو اُس کے مذہب سے نفرت ہو جاتی ہے اور بعض اوقات کسی شخصیت کی محبت کی وجہ سے انسان کسی مذہب کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ تو تعلیم یافتہ طبقے کو مذہبی لوگوں کے کردار نے بھی مذہب سے نفور کیا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

عالمِ خیال

میں یہ سمجھتا تھا کہ چاندی سونے سے زیادہ قیمتی ہو سکتی تھی اگر دنیا اس کی زیادہ قدر کرتی مگر دیکھا تو دونوں کے کشتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے یقیناً سونے کو ذاتی شرافت حاصل ہے۔ دنیا جسے اچھا کہے' اُسے اچھا جانئے۔

☆☆☆

ایک دفعہ میری آنکھوں کے سامنے بچپن اور نوجوانوں کے تمام واقعات پھر گئے جیسے کوئی فلم دیکھ رہا ہوں میں اپنا نامۂ ساتھ لئے پھرتا ہوں' مرتے دم یہ فلم دکھائی جاتی ہے اور پھر مرنے کے بعد بھی۔

☆☆☆

میں ایک عرصہ تک ریاست حیدر آباد دکن میں رہا۔ وہاں کا نظامِ سلطنت' رونق' شہر کا جاہ و جلال' ہر طرح قابلِ رشک تھا۔ نظامِ دکن بہترین بادشاہ تھا لیکن چونکہ وہ ساتویں بادشاہ تھے اس لئے بار بار یہی خیال آتا تھا کہ یہ سلطنت اب نہیں رہے گی چنانچہ ۱۹۴۷ء کی تقسیم کے بعد یہ سلطنت برباد ہو گئی۔ یہ سلطنت بغداد و غرناطہ کو شرما رہی تھی کاش میں نے حیدر آباد نہ دیکھا ہوتا' میرے دل پر اس حکومت کا زوال بڑا بھاری داغ ہے اور میں خوابوں میں اکثر وہاں جاتا رہتا ہوں تو میرے داغ ہرے ہو جاتے ہیں گو میری روح اس وقت تو بڑا ہی سکون محسوس کرتی ہے۔

☆☆☆

جب ہندوستان آزاد ہو گیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اب گاندھی جی کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے گو وہ تو مرنے سے کچھ دن پہلے تک یہی خیال ظاہر کرتے کہ ابھی میں کافی عرصہ زندہ رہوں گا۔ انسان جب اپنا مشن پورا کر چکتا ہے تو کم ہی زندہ رہتا ہے۔ اسی لئے فتح مکہ کے بعد سورۂ نصر نازل ہوئی اور صدیق اکبر اس سورت کو سن کر رونے لگے تھے۔

Marfat.com

☆☆☆

پڑے رہنے سے قوت واہمہ بڑھتی ہے اور بیٹھے رہنے سے قوتِ متخیلہ۔

☆☆☆

موسیقی میں بڑی برکتیں ہیں روحانی بھی اور جسمانی بھی، جس شخص پر موسیقی کا اثر نہیں ہوتا وہ سنگ دل ہے اور اس کی روح بیمار ہے۔ فنونِ لطیفہ سے نفرت کرنے والے سنگ دل ہوتے ہیں۔

☆☆☆

ہر ایک انسان گاتا ہے، چڑیاں بھی گاتی ہیں، ہوائیں بھی۔ دریا بھی اور درخت بھی۔ فطرت نے طرح طرح کے باجے کائنات میں بھر دیئے ہیں جو ہر وقت بجتے رہتے ہیں تا کہ مخلوق کا دل خوش رہے۔ خدا سب سے بڑا مصور ہے۔ کائنات کا اختلافی ظہور، مصوری ہی کا کھیل ہے۔ پھولوں کو دیکھئے کیا کیا گل کاریاں کی ہیں، جانوروں کے بازوؤں پر کیا کیا نقش و نگار بنائے ہیں۔ ہم زمین کے خلیفہ ہیں لہٰذا ان دونوں چیزوں میں ہمیں کمال حاصل کرنا چاہئے بغیر اس کے کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا، ان سے قوتِ متخیلہ کو بڑی مدد ملتی ہے مگر ان کے شغف سے عیاشی اور بزدلی پیدا ہوتی ہے کیونکہ طبیعت میں نرمی اور لطافت آ جاتی ہے پھر انسان ہر چیز میں لطافت ڈھونڈنے لگتا ہے۔

☆☆☆

ایک صوفی لکھتا ہے، میرے کانوں میں آوازِ الست اس طرح گونج رہی ہے کہ جیسے کل کی بات ہے، دیکھا آپ نے خیال و ایمان میں کیا طاقت ہے۔

☆☆☆

دوا کا اثر تو ہوتا ہی ہے مگر معالج کی نیت بھی اثر رکھتی ہے اگر معالج کی نیت سالم نہیں ہے تو دوا کم اثر کرے گی، لالچی حکیموں، ڈاکٹروں کی دواؤں میں کم برکت ہوتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

عالم نفس

انانیت مٹتی نہیں رہتی ضرور ہے' دنیا کے بڑے بڑے عابد وزاہد میں بھی یہ جلوہ گر ہے' گو اکثر اوقات دبی رہتی ہے' شطیحات اسی انانیت کا ظہور اہوتے ہین۔

☆☆☆

اس دنیا میں لائق کوئی نہیں ہے' ہر شخص کسی نہ کسی کام کے لائق ہوتا ہے۔ البتہ اپنی اپنی لیاقتیں ہیں۔ فرق صرف بدگمانی' غلط استعمال ماحول اور عدمِ فرصت سے ہوگیا ہے۔

☆☆☆

اگر نفس نیک کاموں کی طرف کسی طرح قدم نہیں بڑھاتا تو ریاکاری کے طور پر کام کرو' وہ فوراً مستعد ہو جائے گا' کرتے رہو یہ عادت پھر عبادت بن جاتی ہے اور دوسروں کو ترغیب بھی ہوتی ہے۔

☆☆☆

انسان کسی کام کے کرنے سے پہلے کچھ سوچتا ہے جب وہ کام آن پڑتا ہے تو اب اُس کی فکر پہلی فکر سے کچھ مختلف ہوتی ہے اور کارروائی ہو چکنے کے بعد کچھ اور ہی خیالات ہو جاتے ہیں مثلاً ایک آدمی کسی سے ناراض ہے' سوچتا ہے' مجھے ملے گا تو یہ کروں گا اور وہ کروں گا مگر جب مقابل سامنے آجاتا ہے تو خیالات کچھ بدل جاتے ہیں' گھٹ جاتے ہیں یا بڑھ جاتے ہیں اور جب معاملہ کر گزرتا ہے تو کچھ اور ہی خیالات ہوتے ہیں مثلاً یا تو اپنی کوتاہی پر پچھتاتا ہے یا اپنی زیادتی پر پشیمان ہوتا ہے کسی سے دشمنی بھی کرو تو گنجائش رکھو کہ اگر ضرور پڑ جائے تو دوستی ہو سکے' قابو پانے پر اعتدال کو ملحوظ رکھو ایسا نہ ہو کہ پچھتانا پڑے۔

☆☆☆

جو لوگ ایسی باتیں اور کارنامے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں جو انہوں نے نہیں کئے' قدرت کی طرف سے انہیں یہ سزا ملتی ہے کہ ان کا نفس ہمیشہ پریشان رہتا ہے اور وہ راز فاش ہو جانے سے نادم ہوتے ہیں اور طرح طرح کے جھوٹ' مکاریوں اور جھگڑے

Marfat.com

کھڑے کرتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں رسوا کیا جائے گا۔ وہ لوگ جو دوسروں کے کارنامے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں چور بھی ہیں۔

☆☆☆

سفر سے انسان کو کچھ طبعی دل چسپی ہے دیکھو شادی بیاہ کے موقعہ پر سفر کئے بغیر زیادہ لطف نہیں آتا۔ زیادہ دن سفر کئے گزر جاتے تو دل گھبرانے لگتا ہے۔ بعض لوگ سفر کے بہانے ڈھونڈتے ہیں اور اس بنا پر انہیں سفر میں بہت سے فوائد بھی نظر آنے لگتے ہیں حالانکہ طبیعت صرف بہانا ڈھونڈتی ہے ورنہ دراصل فائدے کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ یہی شوقِ سفر روح کو جسم کے چھوڑنے پر مجبور کرتا ہے اور یہی قید جسم میں بھی لاتا ہے' روح اپنے وطنِ اصلی کے لئے بے تاب رہتی ہے۔

☆☆☆

ہر ایک انسان میں خواہ وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو' بھلائی کے جراثیم ضرور ہوتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ایک بدترین انسان بھی چند ایک لوگوں کے لئے نہایت شریف ہوتا ہے اور بعض خوش اخلاق چند لوگوں کے لئے بدترین انسان ہوتے ہیں۔ فرق صرف استعمال اور برتاؤ کا ہے۔ ہم اپنے برتاؤ سے برے سے برے انسان کو بھی کم از کم اپنے لئے تو اچھا بنا ہی سکتے ہیں۔

☆☆☆

بعض لوگوں کو خواہ مخواہ کوئی غم یا کسی چیز کا خوف دامن گیر ہو جاتا ہے حالانکہ اُس کا تعلق گزشتہ یا آنے والی زندگی سے قطعاً کچھ بھی نہیں ہوتا میں اسے خوفِ کاذب سے تعبیر کرتا ہوں اس کے بالمقابل خوفِ صادق ہے جو کسی انسان کے دل میں خواہ مخواہ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور واقعہ بھی اسی طرح ہو جاتا ہے جس طرح کہ اس کے تصور میں تھا۔

☆☆☆

شاعر اپنے ابتدائی کلام کو سنتے سناتے کسی قدر شرماتے ہیں' اسی طرح ایک ترقی یافتہ انسان اپنے ابتدائی کارناموں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے' جبکہ پہلے وہ ان پر فخر کرتا تھا۔ اگر اپنے کارناموں کے بارے میں تمہاری یہی ذہنیت ہے تو سمجھ لو کہ ترقی کر رہے ہو ورنہ نہیں۔ جو

Marfat.com

لوگ اپنے کارناموں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ وہی ترقی کرتے ہیں' اور جو لوگ اپنے کارناموں پر فخر کرتے ہیں ناقص رہ جاتے ہیں اور ترقی نہیں کر پاتے۔

☆☆☆

کمینے اور شریف دونوں کو برائی کا احساس ہوتا ہے مگر شریف آدمی' اس احساس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور رذیل جانتے ہوئے ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ خاندانی شرافت ہر چیز میں انسان پر اثر انداز ہوتی ہے شریف آدمی برائی بھی کرتا ہے تو وہ بھی معیاری ہوتی ہے۔

☆☆☆

ہر شخص نرم سلوک کے قابل نہیں ہوتا بہت سے لوگ جوتے کے زور ہی سے درست ہوتے ہیں اور نفس تو معمولی مار کا اثر ہی نہیں لیتا' یہ تو بہت ہی دنی ہے۔

☆☆☆

جب قدرت کسی پر ذمہ داریاں ڈالتی ہے تو ساتھ ساتھ ہمت' قوت' عمل' جوش اور شجاعت بھی بقدرِ ظرف عطا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نکمے لوگ' ست' بے عمل اور بزدل ہوتے ہیں۔ ایک نوعمر لڑکا باپ کے مرنے کے بعد ذمہ داریوں کے مقابلہ کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ نالائق شمار کیا جاتا تھا۔ ذمہ داریوں کے بڑھنے سے نہ گھبرانا چاہئے' قدرت خود بخود بقدر ذمہ داریوں کے ظرف عطا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بچے جن پر شروع ہی سے ذمہ داریاں پڑھ جاتی ہیں' ان بچوں سے زیرک ہوتے ہیں جو مخدومانہ زندگی گزارتے ہیں۔

☆☆☆

اگر بعض لوگوں کی تعریف کرو تو وہ تعریف کرنے والے کو اپنے سے کم سمجھنے لگتے ہیں اور اگر ان کی تحقیر کی جائے تو وہ مخالف کو بڑا سمجھتے ہیں۔ معاصروں میں یہ بات بہت زیادہ ہے اور یہی ایک دوسرے کی کڑی تنقید کا سبب ہوتا ہے۔

☆☆☆

بعض لوگ اپنی چیز کو اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے وہ اُسے بے حد حقیر سمجھ رہے ہیں حالانکہ دل میں وہ اُسے بہت بڑا جانتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

کبھی جرم بنا بر قرابت داری کے کم ہو جاتا ہے اور کبھی زیادہ' مثلاً اگر بیوی جرم کرتی ہے تو اس کا احساس کم کیا جاتا ہے لیکن اگر ملازم اُسی جیسا جرم کرتا ہے تو اُسے برخاست کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات بیٹا باپ کی بارگاہ میں جرم کرتا ہے تو اس کا بہت زیادہ احساس کیا جاتا ہے لیکن اگر یہی جرم وہ کسی اور رشتہ دار کے ساتھ کرتا تو شاید اس کا احساس بھی نہ کیا جاتا اور اگر کیا جاتا تو بہت خفیف۔

☆☆☆

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمیں قید ہونے میں مزا آتا تھا شادی کی قید میں پھنسا تو کس قدر خوش ہوا اگرچہ پھنسنا نہ چاہتا تھا۔ ملازمت کی قید میں کس کوشش اور شوق سے پڑا اور زندگی کی قید پر کتنا کچھ نازاں رہا اور اب یہ حالت ہے کہ یہ بیڑیاں مجھے سخت ناگوار گزرتی ہیں' میں انہیں توڑنا چاہتا ہوں مگر توڑ نہیں سکتا۔

☆☆☆

بناؤ سنگار کرنے والا بزدل ہوتا ہے کیونکہ بناؤ سنگار سے بزدلی پیدا ہوتی ہے۔

☆☆☆

مجھے میرے بعض احباب خودغرض سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ خود' خودغرض ہیں۔ بعض دوست میرے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر مجھ سے لڑتے رہتے ہیں بلکہ اپنی ہی تصویر سے لڑتے رہتے ہیں پھر ان کی آنکھ کھلتی ہے۔

☆☆☆

عیب دار ہی عیب نکالتا ہے اور جس شخص میں جو عیب زیادہ ہوتا ہے' وہ اور لوگوں کی نسبت سے اُسی کے بارے میں لوگوں سے جلد بدگمان ہوتا ہے۔

☆☆☆

بعض لوگوں میں قوتِ گویائی اس قدر کم ہوتی ہے کہ وہ ایک آدمی کے ساتھ بات کرتے بھی گھبراتے ہیں لہٰذا وہ جان کر ہکلے بن جاتے ہیں' تا کہ ان کا یہ عیب چھپا رہے' ایسے لوگ عموماً پختہ ارادے کے مالک ہوتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

بوڑھے بوڑھے لوگ میرے پاس آتے ہیں' کہتے ہیں میری بیوی جوان ہے' بیوی کو دیکھتا تو مونھ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔

☆☆☆

شک مشعلِ ہدایت ہے میں اسی کی بدولت راہ یاب ہوا جسے شک پیدا نہیں ہوتا وہ احمق ہے اور جو شخص ہر چیز میں شک کرتا ہے وہ مجنون ہے' اعتدال بہر صورت زیبا ہے۔

☆☆☆

جس وقت مرد و زن میں عصبیت قایم ہو جاتی ہے اور آپس میں صنفی مسائل پر بحث ہوتی ہے تو مرد یہ بات قطعاً بھول جاتا ہے میری ماں ایک عورت تھی اور عورت یہ بات بالکل بھول جاتی ہے کہ میرا باپ ایک مرد تھا۔

☆☆☆

عزیز و اقارب' خاندان اور قومیں اپنے آدمیوں کا جنازہ بھی بڑا دیکھنا چاہتی ہیں۔ عوام ہر بات میں مبالغہ پسند ہوتے ہیں۔

☆☆☆

میرے دو سالہ بچی مجھ جیسے جہاں دیدہ تجربہ کار کو دھوکا دینا چاہتی ہے' معلوم ہوا کہ جو لوگ دھوکے باز ہوتے ہیں' ان کی عقلیں ناقص ہوتی ہیں۔ دھوکے باز دوسروں کو دھوکا دے کر اپنے آپ کو عقل مند سمجھتا ہے' یہی دھوکا ہے۔ دھوکا دینا بے وقوفی کی دلیل ہے۔ دھوکا کھانا بے وقوفی کی دلیل نہیں ہے۔ دھوکا تو بڑے سے بڑے عاقل انسان کو بھی آسانی کے ساتھ ایک بے وقوف بھی دے سکتا ہے دھوکے باز کو پتا نہیں کہ وہ خدا اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔

☆☆☆

قوموں کو کوئی چیز زبردستی سکھائی نہیں جا سکتی کیونکہ جب بھی وہ قاسر ہٹ جائے گا' قوم بے عمل ہو جائے گی' یہی حال بچوں کا ہے۔

☆☆☆

خواہ کسی کو کتنے ہی کلماتِ حکمت کی تلقین کی جائے لیکن بچپن کا کھوٹ کبھی زائل نہیں

Marfat.com

ہوتا یہی حال قومی اور ملکی نقائص کا ہے۔

☆☆☆

جس قوم میں حکومت آ جاتی ہے' وہ بہادر بن جاتی ہے اور جس قوم میں حکومت نہیں رہتی وہ بزدل' تنگ خیال اور سست ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

جاہل آدمی عمومًا بات کو ایک بار کہنے سے نہیں سمجھتا جب تک کہ اُسے دو تین بار نہ کہا جائے۔ بعض جاہل تو بالکل رات دن کی معمولی معمولی باتیں بھی ایک دفعہ کہنے سے نہیں سمجھتے اور بعض لوگ پہلے اور پیچھے میں فرق نہیں کرتے خواہ آپ کتنا ہی سمجھائیں۔

☆☆☆

جن ملکوں میں پھلوں اور پھولوں کی بہتات ہے۔ وہاں کے لوگ نرم خلق اور ہنس مکھ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کے باشندے سخت مزاج ہیں۔

☆☆☆

بچے کے مزاج میں خواہشات ماحول کے مطابق پیدا ہوتی ہیں' وہ اگر اپنے ماحول میں پہلوانی کا چرچا دیکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ میں سب سے بڑا پہلوان بنوں اور اگر فوجی ماحول دیکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ فوجی بنوں اور اگر علمی ماحول دیکھتا ہے تو چاہتا ہے عالم بنوں۔ یہی حال عورتوں کا ہے۔ خاندان میں جیسے لوگ معزز ہوتے ہیں' عورت یہ چاہتی ہے کہ میرا خاوند بھی ایسا ہی ہو خصوصاً شادی سے پہلے جب ایک لڑکی اپنے ہونے والے شوہر کا تصور کرتی ہے تو اُسی معیاری انسان کی صورت میں ہونے والے شوہر کو دیکھنا چاہتی ہے جو اس کے خاندان میں اونچا ہو' یہی حال بڑوں کا ہے کہ وہ اپنے ماحول کی خواہشات سے متاثر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

فلاسفہ جو یہ کہتے ہیں کہ نفس ایک آن میں صرف ایک ہی طرف متوجہ ہو سکتا ہے غلط ہے' صاحبِ نفسِ قدسیہ کا نفس ایک ہی آن میں کئی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

عالم طاغوت

مجھے کسی قسم کا کوئی خیال نہ تھا' ایک رات خواب دیکھا' کوئی مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں لڑکی کو جن آتے ہیں اور وہ ہر زبان میں باتیں کرتی ہے تو اُس کو جا کر دیکھ لے۔ دو تین بعد ایک عزیز کے ہاں جانا ہوا' وہاں' مجھ سے ایک عورت نے کہا فلاں لڑکی کو جن آتے ہیں تم جا کر دیکھو لو۔

☆☆☆

جب کبھی میں ترک دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو شیطان کی طرف سے مجھے بڑے بڑے زرین مواقع کام یابی کے میسر آتے ہیں اور اس کثرت سے آتے ہیں کہ میں انکار کرتے کرتے تھک جاتا ہوں اسی لئے آج تک اپنے ارادے میں کام یاب نہ ہو سکا۔

☆☆☆

ایک دفعہ مجھے خواب میں دوزخ کی سیر کرائی گئی' میں نے جہنم کو ایک بڑے پزائے کی شکل میں دیکھا جس پر جلی ہوئی سرخ راکھ کے ڈھیر تھے اور اس کی سطح کے اندر ایسے سوراخ تھے جیسے پزائے والے اینٹ پکاتے وقت جگہ جگہ بنا لیتے ہیں' ان میں سے ہر روشن دان کے اندر مونھ پر ہی بھڑوں کے بے شمار چھتے تھے' چاروں طرف یہی عالم تھا' اِدھر اُدھر چھوٹی چھوٹی پگ ڈنڈیاں تھیں۔ میں ان پر تیزی سے گزر گیا' پگ ڈنڈیاں بہت باریک تھیں مجھے گزرتے ڈر لگا کہیں اندر نہ جا پڑوں مگر اوپر چلنے والوں کو بھڑیں کچھ نہ کہتی تھیں' میں گزر گیا اور ایک پھاٹک سے باہر ہو گیا کالا سیاہ پھاٹک اور کالے سیاہ پہرے دار کھڑے تھے انہوں نے دروازہ کھول دیا اور مجھے باہر جانے دیا۔

☆☆☆

عرصہ ایک سال تک مجھے یہ خیال دامن گیر رہا کہ پیچھے سے میرے کوئی شخص گولی مارے گا خصوصاً جب کبھی میں اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا تو یہ خیال ضرور آتا

Marfat.com

تھا' حالانکہ محلے میں میری کسی سے دشمنی نہ تھی نہ کسی سے لڑائی ہوئی تھی نہ میری آنکھوں کے سامنے کبھی کوئی ایسا واقعہ ہوا تھا نہ میں نے کبھی کوئی ایسا خواب دیکھا تھا' نہ مجھے مرنے کا کوئی خوف تھا' غرض میرے تحت الشعور یا مافوق الشعور میں کوئی ایسی چیز نہ تھی لیکن نہ معلوم مجھے یہ خیال کیوں آتا تھا' نہ میں نے کبھی اس خیال کی پرواہ کی نہ اس پر غور کیا' نہ اس سے کبھی ڈرا پھر خود بخود ہی یہ خیال آنا بند ہو گیا۔ اسی طرح کئی سال بیشتر خواہ مخواہ مجھے ایک اور بہت بے ہودہ اور لغو خیال آتا ہی رہتا تھا جس پر مجھے ہنسی بھی آتی تھی پھر یہ بھی عرصہ کے بعد بند ہو گیا برے خیالات کا ضرور کوئی طاغوتی مرکز ہے۔

☆☆☆

عالم تمام حلقہ دام خیال ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

مکاشفات

﴿حصّہ دوم﴾

Marfat.com

اشتات

آنکھوں میں بصارت ہوتی ہے اور دل میں بصیرت۔ جس طرح ہم آنکھوں سے دُور دُور تک دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح دل سے بھی دُور دُور تک دیکھ سکتے ہیں۔ اور دُور کی باتیں سن سکتے ہیں اور آئندہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے اسے بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ روشن ضمیر کیلئے زمان و مکان کے فاصلے بے معنی ہیں۔ جس طرح آنکھوں کی بصارت کم اور زیادہ ہوتی ہے' اسی طرح دل کی بصیرت بھی کم اور زیادہ ہوتی ہے۔ اور صاحب بصیرت کی مشغولیت یا گناہ اس کی بصیرت کو کم زور یا زائل کر سکتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ اسرار قدرت کا اظہار ظرف دیکھ کر فرماتے ہیں۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے اس پر قدرت کے اسرار کھلتے جاتے ہیں' وہ موت و حیات سے شناسا ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اسے اپنی پیدائش کا دھندلا دھندلا تصور سامنے آتا جاتا ہے۔ پھر وہ خود تخلیق کے لائق ہو جاتا ہے تو اسے اس کا طریقہ بتا دیا جاتا ہے۔ اسرارِ قدرت کا انکشاف بھی اسی وقت ہوتا ہے جبکہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اسرار تخلیق وغیرہ کو ہر بچے کے سامنے افشا کرتا نہیں پھرے گا۔ اور اسرار کو اسرار رکھے گا۔

اسی طرح جو لوگ روحانی ریاضتیں کرتے ہیں ان پر بقدر ان کے ظرف کے اسرار کا اظہار ہو جاتا ہے کہ ایسا نہ ہو وہ سمجھ نہ سکے یا ہوش و حواس کھو بیٹھے یا خواہ مخواہ ہر کس و ناکس کے سامنے بیان کرتا پھرے بعض لوگوں میں صلاحیت ہی نہیں ہوتی تو وہ جتنی بھی ریاضت کریں ان پر اسرار کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ پھر جن لوگوں کی صلاحیت کا اندازہ کر لیا جاتا یہ کہ وہ خوارقِ عادات کو دیکھنے سے ڈر نہیں جائیں گے یا دیوانے نہیں ہو جائیں گے یا نا اہلوں کے کی سامنے بیان نہیں کرتے پھریں گے۔ تو ان کے سامنے رجال الغیب وغیرہ' آوازیں اور روشنیاں آنے لگتی ہیں۔ اور ان پر آنے والے احوال' افراد و اشخاص و اطرافِ عالم کا اظہار ہونے لگتا ہے۔ فرشتے دکھائی دینے لگتے ہیں اور ان سے ہم کلامی بھی نصیب ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔ انہیں دست غیب وغیرہ عطا کر دیا جاتا ہے جبکہ پورا اطمینان کر لیا جاتا ہے کہ وہ حال کو بے جا صرف نہیں کر دے گا اور ایسی قسم کی خوارق و عادات عطا کر دی جاتی ہیں۔ جو اس کے علم و عقل، ظرف و ماحول و عقائد کے مطابق ہوتی ہیں۔

☆☆☆

یہ جو لوگ مختلف قسم کی ریاضتیں، مجاہدات اور اذکار کرتے ہیں۔ انہیں ان کے حسب حال و ماحول و تعلیم وغیرہ اللہ تعالیٰ ایک خاص راہ پر ڈال دیتے ہیں، کچھ اس طرح کہ انہیں پتا بھی نہیں چلتا۔ اس طرح ان لوگوں سے مختلف قسم کے خوارق عادات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ اور راہ ان کے لئے کشادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔

☆☆☆

ہمارا یہ عالم مادی، اسباب و علل کے تحت چلتا ہے۔ ہم حسب اسباب و مادیات اسے چلاتے ہیں لیکن یہ عالم در صل ایک اور عالم کے تحت چل رہا ہے جس سے ہم واقف نہیں۔ بعض ستاروں کے عمل میں حشرات الارض زیادہ پیدا ہو کر امراض پھیلاتے ہیں۔ اور امراض و اموات کے تحت ہمارا نظام اخلاق وغیرہ بدل جاتا ہے۔ بعض ستاروں کے عمل میں جنگ بھڑکتی ہے اور ہم صلح کے لئے بڑی جدوجہد کرتے ہیں مگر کام یاب نہیں ہو پاتے پھر اس کا ستارہ طلوع ہو کر بآسانی صلح و آشتی پھیلا دیتا ہے اس طرح صلح و جنگ کے ادوار میں اخلاق و اقدار بدل جاتے ہیں اور نظامِ عالم تبدیل ہو جاتا ہے۔ پاک و ناپاک روحیں بھی بہت کچھ کرتی ہیں۔

☆☆☆

الفاظ بھی ماحول، ملک اور دنیا پر اثر کرتے ہیں۔ عوام و خواص جو کچھ بولتے ہیں ان کا ماحول پر کیا اثر پڑتا ہے، عوام جو بے ہودہ باتیں کرتے ہیں بات بات پر گالیاں دیتے ہیں ان سے بھی ماحول گندا ہوتا ہے اور مسجدوں، مندروں، گرجاؤں اور دینی مدارس میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں وہ بھی ماحول پر اثر کرتے ہیں۔ پھر یہ اثر پورے علاقے پھر پورے ملک پر اور پھر پوری دنیا پر اپنا کچھ نہ کچھ اثر چھوڑتا ہے، اسی طرح الفاظ سے جسمانی اور روحانی بیماریاں جنم لیتی ہیں اور شفا پاتی ہیں۔ الغرض دنیا چر الفاظ کی غیر محسوس حکمرانی ہے اور ہند سے کی بھی۔

Marfat.com

☆☆☆

ہمارے کالبد کے اندر دو نظام کارفرما ہیں۔ ایک تو یہی ظاہری جسمانی نظام اور دوسرا مخفی بلکہ غیر مرئی نظام' دل دیکھ سکتا ہے اور آنکھوں سے بہتر دیکھ سکتا ہے۔ پہاڑ' دریا وغیرہ مانع نہیں ہو سکے۔ قرب و بُعد اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے۔ یہ سن بھی سکتا ہے۔ ہماری زبان اور لب اشیاء میں اثر کر سکتے ہیں اور حقائق کو بدل سکتے ہیں۔ ہمارا دماغ بہت سے کام کر سکتا ہے۔ دوسروں پر اثر ڈال سکتا ہے۔ ان کے خیالات کو آناً فاناً بدل سکتا ہے۔ ہمارے ہاتھ ایسے طاقت ور کام کر سکتے ہیں جو بڑی بڑی مشینیں نہیں کر سکتیں۔ ہم دُور دُور نامہ و پیام کر سکتے ہیں۔ جس طرح ہمارے جسمانی نظام کی غذائیں جداگانہ ہیں۔ علم اور پاکیزہ باتیں غذائے روح ہیں۔ ریاضتیں اور عبادتیں اس کے تقاضے ہیں۔ جس قدر اسے اس کی مخصوص غذا پہنچتی ہے یہ طاقت ور ہوتی چلی جاتی ہے۔ جس طرح ہم اپنے ہاتھوں پیروں چالوں اور تدبیروں سے حیوانوں کو تابع فرمان بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح روح بھی جان دار و غیر جان دار کو اپنے تصرف سے تابع فرمان بنا سکتی ہے۔ یہ جنات اور غیر مرئی مخلوق کو بھی اپنا تابع فرمان بنا سکتی ہے۔ روح کی غذا الفاظ ہیں اور مخفی عالم کی غذا بھی الفاظ ہی ہیں۔ روح کی غذا اعمالِ حسنہ ہیں اور پاکیزہ مخفی مخلوق کی غذا بھی اچھے الفاظ اور اعمالِ حسنہ ہیں۔ ہم فرشتوں سے ان کے ذریعے تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹے بچے بھی ہم عمری کا لحاظ کرتے ہیں حتیٰ کہ حیوان و اشجار بھی کیونکہ سب زمانے کے پابند ہیں۔

☆☆☆

دل جب شفاف ہو جاتا ہے تو مسافتیں اور رکاوٹیں ختم ہو جاتی ہیں۔ دور کی چیزیں دکھائی اور سنائی دینے لگتی ہیں۔ جیسے آئینہ باوجود دُوری کے سورج کو منعکس کر لیتا ہے۔

☆☆☆

ہر صاحبِ بصیرت اپنے بارے میں اندھا ہے یا اپنی قیمت بہت زیادہ لگاتا ہے یا کم۔
ہر شخص اپنے عیوب سے اندھا ہے اگر جانتا بھی ہے تو انہیں خفیف سمجھتا ہے اور دوسروں کے

Marfat.com

معمولی عیوب کو بھی بڑا سمجھتا ہے۔صوفیہ کے شطحیات کی بنیاد اپنی ناقدر شناسی ہے۔

☆☆☆

ہماری قوت خیالیہ صرف ہمارے اعمال و خیالات کے مطابق خواب دکھا سکتی ہیں روحانی یا پاکیزہ خیالات چونکہ اس کے پاس نہیں ہوتے یا اس کے قبضے میں نہیں آ سکتے تو خواب میں ایسے ملکوتی یا لاھوتی خیالات آ سکتے ہیں لیکن اگر یہی شخصیت جو خواب میں روحانی لوگوں یا روحانی خیالات سے ملتا تھا اگر بدگار ہو جاتا ہے تو اچھے خیالات پھر نہیں آتے اس لئے کہ اچھے خیالات اس کی قوت خیالیہ میں نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں تو دب جاتے ہیں یا یہ کہ تجلیاتِ الٰہی و ملکوتی ایسی گندی قوت خیالیہ میں آتے ہی نہیں ہماری قوت خیالیہ میں خیالات کے درجات ہیں۔معمولی' درمیانی اور اعلیٰ یہ ہمارے کردار کے مطابق انہیں خواب میں پیش کرتی رہتی ہے۔

☆☆☆

جس نے پالیا اس نے کچھ نہیں پایا۔جس نے نہیں پایا اس نے پالیا۔

☆☆☆

جس طرح عالم بالا میں وزن کوئی چیز نہیں ہے۔اسی طرح عالم ارواح میں وقت کوئی چیز نہیں جو وہاں پہنچ گیا وقت کی بندش سے آزاد ہو گیا نہ بیماری' نہ بوڑھاپا' نہ موت۔

☆☆☆

جو انسان خدا کو بھول جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور جو شخص جتنی دیر خدا کو بھولے رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو بھولے رکھتا ہے۔

☆☆☆

اس نے اپنے سارے اوصاف انسان کے اندر بھر دیئے ہیں مگر وہ ناکارہ یا زنگ آلود ہونے کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے۔بعض لوگوں کو الہام اور علم غیب سے نوازا ہے۔ ان میں سے بعض تو پیدائشی ہوتے ہیں اور بعض کسب سے عالم الغیب ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

شیر' چیتے' درندے اور سانپ وغیرہ جیسے جانور جمال و جلال کا مظہر ہیں ظاہر میں

Marfat.com

جمال ہے تو باطن میں جلال۔

☆☆☆

ساری کائنات جہالت' غفلت و تاریکی میں ہے کسی کو پتا نہیں کہ کل کیا ہوگا بلکہ اگلی آن میں کیا ہوگا۔ کوئی اپنے انجام سے واقف نہیں' کوئی نہیں جانتا کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں اس کا انجام کیا ہوگا۔ سب کچھ پردۂ غیب میں ہے۔ البتہ وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا علم عطا کر دیا جاتا ہے۔ جب ہمارے کام کا انجام سامنے آ جاتا ہے تب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ کیا تھا اس کا کیا نتیجہ ہوتا تھا۔ اکتساب کے بعد علم حاصل ہوتا ہے اکتساب سے پہلے نہیں بچے کو پتا نہیں جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو کچھ علم عطا کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح حسب العمر تھوڑا تھوڑا علم عطا ہوتا رہتا ہے۔ اور مرتے وقت علم الیقین سامنے آ جاتا ہے اور ہم جان جاتے ہیں کہ جو کام کئے تھے ان کے انجام یہ تھے وہ نہ تھے جو ہم خیال کرتے تھے۔ پوری کائنات جہالت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اور اسی میں زندگی کا مزا ہے اگر کام کرنے سے پہلے انجام معلوم ہو جائے تو بے لطف ہے۔

اس طرح جب دورِ حیات ختم ہو جائے گا تو پتا چل جائے گا کہ اب کیا ہونا ہے۔ زندگی خلعتِ خداوندی ہے جو سر سے پاؤں تک ہے۔ بظاہر دکھائی نہیں دیتا یہ خلعت ہمارے اعمال سے غبار آلود اور بدرنگ بھی ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو ہمارا خلعت دکھائی دیتا ہے اور وہ اس کی برائی یا اچھائی سے متاثر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے ہر جان دار کو بقدر اس کے وجود کے انتقام کی طاقت عطا کی ہے۔ دیکھو مجبور محض انسان کم از کم اپنی زبان سے انتقام لے سکتا ہے یہ زبان جہاں آلۂ لذت و نطق ہے تو آلۂ انتقام بھی ہے۔ کسی بادشاہ نے مجرم کے قتل کا حکم دیا تو وہ گالیاں دینے لگا۔ بادشاہ نے وزیر سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ کہا حضور آپ کو دوام دولت و تخت کی دعا دیتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اسے جانے دو۔ مجرم نے اپنی زبان سے انتقام لیا اور وزیر نے اپنی زبان سے اکرام و دعا میں بدل دیا۔

☆☆☆

Marfat.com

ہم بحالت بیداری جو باغ باغیچہ لگاتے ہیں وہ خیالی باغ بغیچے ان باغ بغیچوں سے مختلف ہوتے ہیں جنہیں ہماری قوت خیالیہ سوتے میں لگاتی ہے۔ کیونکہ بیداری کے خیالی باغوں سے وہ خیالی باغ ذرا مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیداری کی خیالی گل کاریوں میں کچھ نہ کچھ اصلیت ہوتی ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے جسم میں ایک طبیب رکھا ہے جو اس کے جسمانی امراض کو دور کرتا رہتا ہے اور ایک روحانی یا نباتاتی مرشد بھی دیا ہے جو ان کی ان روحانی یا جسمانی بیماریوں کو دور کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ پھر یکے بعد دیگرے پردے اٹھتے رہتے ہیں اور واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ حقائق اپنا روپ دکھاتے ہیں اور کچھ کا کچھ سامنے آ جاتا ہے۔ توقعات کبھی پوری ہوتی ہیں کبھی پوری نہیں ہوتیں۔ تدبیریں غلط ثابت ہوتی ہیں۔ اور تقدیریں کچھ کا کچھ سامنے کر دیتی ہیں۔ اندھیریاں چھٹتی ہیں اور روشنیاں چمکنے لگتی ہیں۔ یہ بچہ جو آج ماں باپ کی بڑی آرزوؤں سے پیدا ہوا۔ اندھیری دور ہوئی اور روشنی پیدا ہوئی تو ماں باپ بڑی خوشیاں مناتے ہیں مگر انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ دس سال بعد یہ بچہ مر جائے گا' خوب سے خوب اس کی پرورش کرتے ہیں' تربیت دیتے ہیں تعلیم دلاتے ہیں سب کچھ اندھیرے میں کرتے رہتے ہیں۔ پھر ایک دن تاریکی کا سیاہ پردہ دست قضا و قدر اٹھا دیتا ہے اور وہ دیکھتے رہ جاتے ہیں کہ جس پر اتنی محنت اور صرفہ کیا وہ تو گیا۔ سب کیا کرایا اکارت گیا۔

ایک شخص اپنے جوان بیٹے کی شادی کرتا ہے اندھیرے میں بڑا خوش خوش سب کچھ کرتا پھرتا ہے مگر ایک دن اچانک سیاہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ دولہا تو مرا پڑا ہے۔

دو فوجیں آپس میں لڑتی ہیں' دونوں تاریکی میں ہوتی ہیں جلد یا بدیر پردہ اٹھتا ہے اور روشنی کچھ کا کچھ دکھاتی ہے۔

ایک بچہ رات دن ایک کر کے محنت کر کے تعلیم حاصل کرتا ہے اور ایک روز روشنی

Marfat.com

سامنے آ کر دکھاتی ہے کہ سب محنت بیکار گئی۔

ایک باپ اپنے بیٹے کو بڑی چاہت سے پالتا ہے اس کے لئے خون پسینہ ایک کر دیتا ہے اور سب کچھ اندھیرے میں کرتا رہتا ہے حقیقت حال کا اسے اس روز پتہ چلتا ہے جب وہ چہیتا بیٹا اس کی گردن مار دیتا ہے تب اسے پتہ چلتا ہے کہ بیٹے کو نہیں قاتل کو پالتا پروستا تھا بیمار کو پتہ نہیں کیا ہوگا۔ کاروبار والے کو پتا نہیں نفع ہوگا یا نقصان کارخانے والے کو پتہ نہیں کل سب کچھ جل جائے گا۔ الغرض سارے کاروبار عالم، شخصی، قومی، ملکی، عالمی سب تاریکی میں ہوتے ہیں اگر تاریکی نہ ہوتو کاروبار عالم ٹھپ ہو جائے۔ قدرت نے ہر چیز پردہ غیب میں رکھی ہے اسی میں زندگی کا مزہ ہے۔ غیب کی باتوں کے درپے ہونا اور پہلے سے پتہ لگانا بڑی غلطی ہے نہ خوشی خوشی رہتی ہے نہ غم غم۔ بتاؤ اگر ماں باپ کو پتہ لگ جائے کہ بچہ دس سال بعد مر جائے گا۔ تو وہ دس سال تک اُسے دیکھ کر کیسے خوش ہوتے۔ بعض اللہ کے نیک بندوں کو سب کچھ کسی شخصیت کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے مگر وہ بتاتے نہیں کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بتانا جرم ہے اور بتا دینے سے آئندہ سلسلہ کشف بند ہو جاتا ہے کیونکہ قدرت سب کو تاریکی میں رکھنا پسند کرتی ہے۔ کش مکش وسعی وعمل میں لوگ مبتلا رہتے ہیں اور کارخانہ قدرت چلتا رہتا ہے جیسا کہ وہ چاہتے ہیں۔

☆☆☆

احتلام بالکل ایک خیالی اور وہمی چیز ہے مگر اس کے نتیجہ میں ایک حقیقت برآمد ہوتی ہے۔ خیالی و وہمی تصورات سے بھی حقائق پیدا ہو جاتے ہیں، اگر ہم کسی اچھے شخص کو برا تصور کرتے ہیں تو وہ ہمارے خیال کی وجہ سے برائی سے ملوث ہو سکتا ہے۔ کسی کے بارے میں بدگمانی نہ کرو۔ مراقبات اگرچہ خیالی ہیں مگر ایک حقیقت تک پہنچاتے ہیں۔

☆☆☆

آدمی منہ ڈھانپ کر روتا ہے اور منہ کھول کر ہنستا ہے۔ معلوم ہوا فطرت رونے کو پسند نہیں کرتی۔

☆☆☆

ناک کے داہنے نتھنے میں بہ نسبت بائیں کے زیادہ حس ہوتی ہے۔ معلوم ہوا فطرت

Marfat.com

نے دائیں کو بائیں پر فضیلت دی ہے۔

☆☆☆

اگر کوئی صفت اپنے موصوف سے جدا ہوتی ہے تو کیا موصوف سے جدا ہونے میں یا فنا ہونے والے میں ایک آدھ سیکنڈ کا وقفہ ہوتا ہے یا درمیان میں ذرا سا بھی وقفہ نہیں ہوتا۔

☆☆☆

زمانہ ماضی کو حال میں اور زمانہ مستقبل کو حال میں لایا جا سکتا ہے اور ماضی کو حال اور حال کو ماضی بنایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

دس ہزار سال پہلے کے انسان قواعد و قوانین عبادتوں اور رسومات کا موازنہ اگر پانچ ہزار سال بعد والے انسان کے قواعد و طرزِ عبادات وغیرہ کو سامنے رکھ کر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عقل ابھی تک پختہ نہیں ہوئی تھی پھر اس دور کے انسان ماحولیات کو دیکھو تب بھی بڑی حد تک مایوسی ہوتی ہے کیونکہ ابھی تک یہ انسان اپنے آپ کو نہیں پہچانا۔

☆☆☆

با قاعدہ آوازیں تو مزا دیتی ہیں۔ بے قاعدہ آوازیں بھی مزا دیتی ہیں' جیسے با قاعدہ درخت اور جڑی بوٹی کا اپنا خاص حسن ہوتا ہے۔ بے قاعدہ آوازوں کا بھی ایک خاص حسن ہوتا ہے۔

☆☆☆

بعض حروف برے لگتے ہیں۔ بعض اچھے' بعض الفاظ برے لگتے ہیں۔ بعض اچھے' ایک مذہب کے معتقد اپنے مذہبی کتابوں کے الفاظ سے طہارت حاصل کرتے ہیں تو ان ہی الفاظ سے دوسرے مذاہب والے نجاست حاصل کرتے ہیں۔ بعض الفاظ کانوں کو بھلے لگتے ہیں اور دل و دماغ کو بھی اچھے لگتے ہیں۔ ان الفاظ کے اچھے یا برے محسوس ہونے میں کانوں کو دخل تو ہے ہی دل و دماغ کو بھی دخل ہے۔

☆☆☆

بچوں کو سیٹی بجانے میں مزا آتا ہے۔ آواز مطلق بھی لطف پیدا کرتی ہے۔ شور بھی مزا

Marfat.com

دیتا ہے' زیادہ شور اعصاب پر برا اثر ڈالتا ہے۔ اور زیادہ سکون بھی۔

☆☆☆

ایک سُر سے دوسرا سُر ٹکراتا ہے تو تیسرا سُر پیدا ہو جاتا ہے ایک تھاپ سے دوسری تھاپ ٹکراتی ہے تو تیسری تھاپ پیدا ہو جاتی ہے اس طرح ایک آواز سے دوسری آواز ٹکراتی ہے تو تیسری آواز پیدا ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

کتا بکریوں کو دیکھتا ہے تو بھونکتا ہے' بیلوں کو دیکھتا ہے تو بھونکتا ہے گدھوں کو دیکھتا ہے تو بھونکتا ہے الغرض ہر نئی آواز اور نئی صورت پر بھونک بھونک کر ہلکان ہو جاتا ہے تو کیا وہ اس بارے میں حق بجانب ہے۔ یہ کلبیت بعض ناقدروں اور شاعروں میں ہوتی ہے اور بعض لوگوں میں بھی' وہ اپنے کو حق بجانب سمجھتے ہیں مگر وہ بالکل غلطی پر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

پھانس غریب کے ہاتھوں میں چبھتی ہے کیونکہ وہ کھوڑی چارپائی پر مونج کے بانوں سے بنی ہوئی پر سوتا ہے۔ امیر کے پھانس نہیں چبھتی کیونکہ وہ نواری پلنگ پر دری اور چادر بچھائے لیٹتا ہے۔

☆☆☆

جس پتنگ کی ڈور کم زور ہوتی ہے وہ آسمان پر اڑتے اڑتے زمین پر آ پڑتی ہے اگر چہ اس کی ڈور بڑے مضبوط ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ اپنی ڈور کو مضبوط رکھو صرف دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو۔

☆☆☆

کہیں ایک روشن دل پیدا ہو جاتا ہے تو وہ دس روشن دل پیدا کر دیتا ہے پھر یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ جیسے ایک شمع سے بہت ساری شمعیں روشن ہو جاتی ہیں اور ایک سورج سے آئینوں میں دس سورج پیدا ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

کسی جان دار کا چار پیروں پر چلنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر دو پاؤں پر کسی ایسے حیوان کا

Marfat.com

چلنا جو کئی فٹ لمبا اور منوں جثے کا مالک ہو سیدھا چلنا سمجھ میں نہیں آتا۔ پھر یہ کہ وہ منوں کا بوجھ لے کر بھی سیدھا چل سکتا ہے۔ اور بڑی تیزی سے دوڑ بھی سکتا ہے اور پہاڑوں پر چڑھ جاتا ہے۔ اور آسانی سے اُتر بھی سکتا ہے اس احسن تقویم نے توازن کے فلسفے سے آگاہی پا کر ایسی سواری پیدا کر دی جو صرف ایک ہی پہیے پر چل سکتی ہے میں سائیکل کے دو پہیوں کو ایک ہی شمار کرتا ہوں۔

☆☆☆

ہم کسی چیز کو کھاتے وقت اس کی برائی کرتے ہیں تو بدہضمی ہو جاتی ہے اس بدہضمی کا ظاہری سبب تو کھانا ہے لیکن دراصل باطنی سبب' کھانے کی مذمت کرنا ہے کہ کھانے کی چیز کی مذمت کرنے سے غدود الٹا عمل شروع کر دیتے ہیں ہم کسی کی تعریف کرتے ہیں تو اس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ وہ زیادہ مستعدی سے کام کرتا ہے بظاہر سبب اس کا مستعدی ہے لیکن باطنی سبب ہماری تعریف ہے۔ ہم کسی کے حق میں دعا کرتے ہیں اور وہ کامیاب ہو جاتا ہے بظاہر تو اس کی کوشش یا راست عمل سبب بنا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اسباب خفیہ میں وہ الفاظ سبب بنے ہوں جو ہمارے دل سے نکلے کیونکہ الفاظ و حرکات بھی دنیا پر گہرا اثر کرتے ہیں۔

☆☆☆

جس طرح حرکت میں برکت ہے وقفہ و سکون میں بھی بہت برکت ہے۔ دل کی حرکتوں میں وقفہ اس کی زندگی کا ضامن ہے۔ اس طرح دنیا کی ہر چیز میں وقفہ ہے رنج و راحت' کامیابی و ناکامی' مرض و صحت' جنگ و جدل سب میں وقفہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

جس طرح افراد کو سُستی اٹھنے نہیں دیتی۔ حالانکہ ان میں پوری طاقت عمل ہوتی ہے اس طرح اقوام کو بھی کسل مندی لگ جاتی ہے وہ قوم پوری طاقت والی ہوتی ہے مگر سُستی زنجیر پا ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

چرند پرند مرتے دم تک اپنی صورت سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ البتہ اپنے ہم جنسوں کو

Marfat.com

دیکھ کر اپنی صورت کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ یا کسی چمک دار چیز یا پانی میں اپنی شکل کا اندازہ کر لیتے ہیں مگر وہ اپنے پورے خدوخال سے کبھی واقف نہیں ہوتے۔

آئینے کی ایجاد سے پہلے بھی انسان کا یہی حال تھا کہ وہ اپنے ابنائے جنس کی صورت کو دیکھ کر یا پانی وغیرہ میں اپنی شکل دیکھ کر اندازہ لگا لیتا تھا مگر مرتے دم تک اپنے صحیح خدوخال سے واقف نہ ہو سکتا تھا۔ انسان مرتے دم تک اپنی حقیقی و اصلی صورت سے ناآشنا ہی رہتا ہے۔ بعض لوگوں کی صورت بکری کی سی بعض کی خنزیر کی سی، بعض کی لومڑی جیسی اور بعض کی بلی ایسی۔ اپنی حقیقی صورت صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جو آئینہ دل میں اپنی شکل کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر وہ اپنے خدوخال کی اصلاح کے درپے ہو کر اپنے چہرے مہرے کو صحیح انسانی شکل میں لے آتے ہیں جو کثرت مجاہدات سے درست ہو جاتی ہے اور انہیں اپنی معمولی صورت سے نفرت ہو جاتی ہے اور وہ حقیقی صورت انسانی حاصل کر لیتے ہیں۔

☆☆☆

پہلے شر بالکل ذرا سا ظاہر ہوتا ہے جیسے چنگاری ہوتی ہے۔ ہم لوگ اسے خاطر میں نہیں لاتے پھر وہ سلگتے سلگتے انگارہ بن جاتا ہے اور پھر شعلے مارنے لگتا ہے۔ یہی حال بد اعمال کا ہے۔

☆☆☆

عقل تو دل میں ہوتی ہے، دماغ اس کے مطابق تدبیر و تفکیر کرتا ہے اور دل کے حکم کے مطابق کام کرتا ہے۔

☆☆☆

جس طرح خون کی کمی یا زیادتی سے انسان قوی یا ضعیف ہو جاتا ہے اسی طرح عقائد و خیالات کی قوت ضعف سے انسان قوی یا ضعیف ہوتا ہے۔

☆☆☆

طاق اعداد بہ نسبت جفت اعداد کے طاقت ور ہوتے ہیں یعنی جو اعداد برابر تقسیم ہو سکتے ہیں وہ تقسیم نہ ہو سکنے والوں سے کم زور ہوتے ہیں اسی لئے عملیات میں تین، پانچ سات جیسے اعداد شمار کے لئے بتائے جاتے ہیں۔ تقسیم نہ ہو سکنے والا وہ واحد ہے جس کا کوئی

Marfat.com

مساوی نہیں۔

☆☆☆

ایمان عقل کو سلب کر لیتا ہے لہٰذا ایمان ایک سلبی نسبت ہے اور ایمان سے بہت سے حقائق جنم لیتے ہیں۔ لہٰذا ایمان ایک وجودی چیز ہے۔ مذاہب عالم سلب و وجود سے قائم ہیں۔

☆☆☆

دنیا میں زیادہ تر آوازیں مہمل اور بے ہودہ ہیں مگر انہی سے رونق عالم ہے اور یہی باعث فساد بھی ہیں۔

☆☆☆

جب کسی چیز کو کسی ٹھوس چیز پر مارا جاتا ہے تو وہ آواز پیدا کرتی ہے مگر اس کے پاس الفاظ نہیں ہوتے ہم بعض مشینوں وغیرہ کو الفاظ عطا کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

رزق مرزوق ہو جاتا ہے اور مرزوق رزق۔ یونہی چکر چلتا رہتا ہے مثلاً ہرن شیر کا رزق بن جاتا ہے مگر یہ گھاس پات کا مرزوق ہے اور گھاس پات اس کا رزق۔ گوشت خور کو جدوجہد کرنی پڑتی ہے کیونکہ وہ کسی کی جان لیتے ہیں۔

☆☆☆

ہر ہزار دو ہزار سال گزرنے پر ایک نیا مذہب' نیا معاشرہ یا نئی تہذیب کا ظہور ہوتا ہے جو پرانے مذہب کو باطل قرار دیتے ہیں۔ گو یہ بھی باطل ہوتا ہے ہزاروں سال گزرنے پر اور یہ بھی کسی نئے مذہب کی رو سے باطل قرار پاتا ہے۔

☆☆☆

ہم بہت سے جان داروں کا رزق ہیں جو ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے کھٹمل' پسو وغیرہ اور بعض ایسے ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ یہ بڑے باریک جراثیم ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو ہمارے جسم کے اندر رہتے ہیں اور ہمیں کھاتے رہتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے پیٹ میں مستقل رہائش اختیار کر رکھی ہے۔ بعض نے ہمارے پھیپھڑوں میں اپنے مکانات اور

Marfat.com

سڑکیں بنا رکھی ہیں اور ہمیں چاٹتے رہتے ہیں اور ان میں سے بعض اتنے باریک ہیں کہ ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے اور بعض ذی اجسام ہیں اس طرح ہم بہت سی مخلوق کا رزق ہیں۔

☆☆☆

ایمان عظیم دانشوروں کی عقل کو کمزور کر دیتا ہے اور عام عقل والوں اور عوام کی عقل کو قوی کر دیتا ہے۔

☆☆☆

کوئی نیک دل مخلوق ایسی ضرور ہے جو کبھی کبھار ہماری مدد کر دیتی ہے اور کوئی ایسی بد مخلوق ہے جو ہمیں تکلیف دے کر خوش ہوتی ہے مگر ایسا گاہے بگاہے ہوتا ہے۔

☆☆☆

بخت اور اتفاق سے انکار نہیں کیا جا سکتا مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض اوقات بعض بات بعینہٖ پوری ہو جاتی ہے۔ کبھی جلدی اور کبھی دیر سے۔ اسی لئے بزرگ کہتے ہیں کہ بری بات منہ سے نہ نکالو۔

☆☆☆

کوئی بھی چیز اچھے یا برے اثر سے خالی نہیں ہے۔ الفاظ بھی اثر رکھتے ہیں مدح و ذم کا انسان کے اخلاق و عادات پر اثر پڑتا ہے۔ حتی کہ خیال کا بھی اگر کسی شخص کے بارے میں اچھا یا برا خیال کرتے ہیں تو اس کے کردار پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا بدگمانی کے مواقع سے بچو ایسا کام نہ کرو جس سے لوگ تمہیں تہمت لگا سکیں یا برا کہہ سکیں۔ مثلاً اگر تم کسی عورت سے بات کر رہے ہو اور وہ اور تم پاکیزہ ہوں مگر تمہارا طرز کچھ ایسا ہو کہ لوگوں کو بدگمانی ہو تو ان کی بدگمانی کا تم پر اثر پڑ سکتا ہے۔ خواہ تمہیں محسوس نہ ہو۔ اگر تمہارا ضمیر روشن ہو' اپنا خون' قے دست وغیرہ ایسی جگہ نہ ڈالو کہ اگر کوئی تمہیں دیکھے تو گالی دے یا برے الفاظ استعمال کرے ہو سکتا ہے کہ اس کے الفاظ کا تم پر اثر ہو اگرچہ تم مجبور یا بے قصور ہو بحالت مجبوری اگر گزرگاہ پر ایسا کرنا پڑ جائے تو اسے ڈھک دو جیسے بلی کرتی ہے۔

☆☆☆

چھوٹے بچے کھیلتے ہیں تو طرح طرح کی بے جوڑ باتیں کرتے ہیں' کوئی کہتا ہے وہ

Marfat.com

دیکھو چور آ گیا تو دوسرا کہتا ہے ارے میں ڈوبا جاتا ہوں۔ تیسرا کہتا ہے میں حلوائی ہوں' چوتھا کہتا ہے میں کرکٹ کا کھلاڑی ہوں اور بعض اوقات وہ آپس میں لفظی آوازوں کا تبادلہ کرتے ہیں یعنی بس چیختے چلاتے ہیں۔ اس طرح جب پرندا کٹھے ہو کر کلیلیں کرتے ہیں تو ہر ایک پرندا ایک خاص آواز نکالتا ہے۔ جس کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ اس طرح جانور بھی' گو چرند پرند کی آوازیں بامعنی ہوتی ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے سے ہم کلام ہوتے ہیں جیسے انسان ہم کلام ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ سکون کو پسند نہیں کرتے' حرکت کو پسند کرتے ہیں چاہتے ہیں کہ مخلوق ساکن نہ رہے اسی لئے مکھی وغیرہ پیدا کر دی ہیں کہ وہ مخلوق کو تنگ کرتی رہتی ہیں۔ کوئی ہاتھ ہلانے پر مجبور ہے کوئی کان ہلانے پر اور کوئی دم ہلانے پر۔ اسی مخلوق سے اور دوسرے کام بھی لئے ہیں کہ وہ غلاظت کو کھا جاتے ہیں اور گندے لوگوں کو بیمار کر دیتے ہیں اور انہیں صفائی پر مجبور کرتے ہیں۔ مکھیاں مغروروں کے غرور کو خاک میں ملاتی ہیں۔

☆☆☆

بھوک اندھا گونگا اور بہرا کر دیتی ہے' وہ ذی حیات جو کسی کی چونچ پنجے یا جبڑے میں دبا ہوا ہوتا ہے کھانے والا اس کی تکلیف کے بارے میں اندھا اور بہرا ہوتا ہے کیونکہ بھوک کی وجہ سے جو اس کے دل و دماغ اور معدے میں ہیجان ہوتا ہے وہ اس کے دور ہو جانے سے سکون محسوس کرتا ہے اور اپنی روزی پا کر خوش ہوتا ہے اور اپنے شکار کی تکلیف سے بے پرواہ ہوتا ہے بلکہ اس کی تکلیف سے اور اس کے تڑپنے سے لذت محسوس کرتا ہے۔

بھوک کی بے شمار قسمیں ہیں' مرد و زن کی بھوک' سگریٹ پان چائے اور شراب کی بھوک۔ میٹھے اور کھٹے کی بھوک' دولت کی بھوک' اقتدار کی بھوک' اقتدار کی بھوک میں تو باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو مار ڈالتا ہے۔ تمتع کی بھوک' دشمن کو ستانے اور بدلہ لینے کی بھوک کسی خاص عہدے کے حصول کی بھوک۔ ایجاد و اختراع کی بھوک' قوم و ملک کی خدمت کی بھوک' علم و حکمت کی بھوک' بزرگی اور روحانیت کی بھوک' الغرض بھوک کی لاتعداد اقسام ہیں اور انہی سے رونق عالم ہے۔ اگر بھوک نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ یہ کسی کو آرام پہنچاتی

Marfat.com

ہے تو کسی کو تکلیف۔ بھوک باعثِ تنزل بھی ہے اور باعثِ ذلت بھی جو لوگ بھوک کو مار دیتے ہیں عیش کرتے ہیں ورنہ مرتے دم تک سرگرداں حیران و پریشان مارے مارے پھرتے ہیں اور روحانیت سے دور رہتے ہیں۔

☆☆☆

کوئی بھی جاندار کسی کو بھی اپنا پورا جلوہ دکھانا نہیں چاہتا۔ فطرت تو اس درجہ بخیل ہے۔ برسوں سائنس دان لگے رہتے ہیں تب کہیں تھوڑا سا راز بتاتے ہیں مخلوق کا یہ حال ہے تو خالق کا کیا حال ہوگا۔ ان گنت انسانوں کی آوازیں بھی ان گنت قسم کی ہیں' اسی طرح ان گنت حیوانوں کی آوازیں بھی ان گنت طرح کی ہیں یعنی جس طرح ہم میں سے ہر فرد کی آواز ایک خاص قسم کی ہے' اسی طرح حیوانوں میں بھی ہر فرد کی آواز جداگانہ ہے گو ہم امتیاز نہیں کر سکتے' یعنی ہر بکرے کی آواز ایسی جیسی نہیں ہے' فرق ضرور ہے اسی طرح ہر چڑیا کی آواز اپنی ہم نوع ہر چڑیا کی آواز سے مختلف ہے۔ مگر اس فرق کو ہم محسوس نہیں کر سکتے۔ مخلوقات کی مختلف آوازیں' ہم پر اثر کرتی رہتی ہیں۔ جن ممالک میں خوش نما پرندے زیادہ ہیں وہاں کے لوگوں کے اخلاق و عادات ایسے ملکوں کے باشندوں کے اخلاق و عادات سے مختلف ہیں جہاں خوش آواز پرندوں کی کمی ہے۔ اسی طرح درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ بھی ہمارے دل و دماغ پر اثر کرتی ہے۔ پہاڑوں کے اشجار و نباتات ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

☆☆☆

اس نے دو قسم کے نور بنائے' ایک ٹھنڈا اور دوسرا گرم پھر دونوں میں اتنا فاصلہ رکھا کہ ٹھنڈے نور پر گرم نور کی گرمی کا اثر نہ ہو' یہ دونوں مخلوق نور کی خاص خاص خدمات انجام دیتے ہیں۔ کوئی غلوں اور پھلوں وغیرہ کو پکاتا ہے' کوئی ان میں رس بھرتا ہے' کوئی جراثیم ہلاک کرتا ہے تو کوئی پیدا کرتا ہے تاکہ توازن حیات و ممات برابر رہے' اس نے فاصلے کی ناپ تول کیسے کی۔ معلوم نہیں۔

☆☆☆

نیند کے آنے یا نہ آنے کا تعلق دماغ سے تو ہے ہی کانوں سے بھی ہے گہری نیند آنے

Marfat.com

یا نہ آنے کا تعلق بھی کانوں سے ہے۔ آس پاس کی آوازیں نیند کو گہرا نہیں ہونے دیتیں' صحیح نیند کے لئے سکون کے ساتھ ساتھ سکوت بھی بہت ضروری ہے۔

☆☆☆

موت صرف ذی روح اشیاء ہی کو نہیں ہوتی غیر ذی روح بھی موت کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ میز' کرسی اور اشیاء ایک دن موت کا شکار ہو جائیں گے موت صرف ذی اجسام ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ جسم سے پاک اشیاء میں بھی ہوتی ہے۔ حقائق و خیالات میں بھی ہوتی ہے جو حکم کسی کا ناسخ ہوتا ہے وہ منسوخ کی موت ہوتا ہے ایک خیال دوسرے خیال کو مار کر اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ حقائق میں بھی موت واقع ہوتی ہے مگر اس کی رفتار اس قدر غیر محسوس ہے کہ ہم ادراک نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

شجاعت بزدلی کی موت ہے۔ بخل سخاوت کی موت ہے اس طرح ایک خلق دوسرے خلق کی موت ہے موت کا یہ سلسلہ ہر آن ہر جگہ جاری رہتا ہے۔ موت کی بے شمار قسمیں ہیں اقوام پر بھی موت طاری ہوتی ہے۔

☆☆☆

ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے جب وقت آ جاتا ہے کام بآسانی ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ماضی پر ہماری گرفت نہیں حال پر قدرے گرفت ہے۔ حال استقبال بن جاتا ہے تو اس پر تھوڑا سا اختیار ہو جاتا ہے۔ پھر استقبال ماضی بن جاتا ہے اور وہ ماضی جو استقبال سے پیدا ہوتا ہے اس سے جو حال پیدا ہوتا ہے اس پر ہماری کچھ گرفت ہو جاتی ہے پھر یہ بھی استقبال بن جاتا ہے اور اس طرح چکر چلتا رہتا ہے۔

☆☆☆

چونکہ انسان اور حیوان کی تخلیق مٹی اور پانی سے ہوئی ہے اس لئے تقریباً سارے حیوان پانی اور مٹی کو پسند کرتے ہیں اور ہمارے بچے صرف مٹی ہی سے کھیلتے ہیں۔ مٹی کے کھیل میں مگن رہتے ہیں۔ آگ بھی ہمارا جزو ہے مگر اس سے سب بھاگتے ہیں۔ اور ہوا

Marfat.com

کے بغیر تو زندگی ممکن ہی نہیں۔ ہوا اور پانی کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں۔ لہٰذا یہ عام ہیں اور مفت ہیں۔ لیکن اب تو ہوا اور پانی بھی فروخت ہونے لگا ہے۔

☆☆☆

ہمارے جسم میں ایک نہیں بہت سے سمجھ دار ہیں جو بڑے کام انجام دیتے ہیں دماغ ایک سمجھ دار ہے جو اپنی درستی کرتا رہتا ہے۔ دل بھی امراض کو دور کر کے اپنی اصلاح کر دیتا ہے۔ معدہ بھی خرابی دور کر لیتا ہے۔ آنتیں بھی، جگر، ہاتھ پاؤں یہ سب سمجھ دار ہیں اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ ہماری کھال بھی موسم کے مطابق چلتی ہے۔ اور سب سے بڑا حکیم طبیعت مدبرہ ہے۔ جو ان سب کو تعلیمات دیتی رہی ہے اور صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرتی رہتی ہے۔

☆☆☆

جزاء سزا کی بے شمار صورتیں ہیں گو قانون تو صرف ایک ہی ہے کہ نیکی پر جزا اور بدی پر سزا ہے بعض لوگوں کے لئے جنت و جہنم اسی دنیا میں ہے یعنی کچھ ہلکی سی صورت بعض لوگوں کے لئے اس دنیا میں ہے۔ یہ دنیا دارالجزاء ہے بعض لوگوں کو کچھ سزا و جزاء یہاں مل جاتی ہے اور کچھ آخرت میں۔ یہ جو بدکردار لوگوں کو آپ سخت تکالیف میں مبتلا رکھتے ہیں یہ دراصل سزا کی بنا پر ہے۔ اور جن لوگوں کو یہاں عیش و آرام میں دیکھتے ہو یہ ان کے حسن عمل کی جزاء ہے۔ مگر ہر مبتلائے مصیبت کو سزاوار سمجھنا اور ہر مبتلائے عیش و عشرت کو سزاوار جزا سمجھنا غلط ہے کیونکہ بڑے بڑے نیک لوگ مبتلائے مصیبت رہتے ہیں اور بڑے بڑے بدکردار آرام و آسائش سے رہتے ہیں بہرحال قانون جزاء و سزا تو ایک ہی ہے مگر اس کے اطوار بے شمار ہیں۔

☆☆☆

ہوا اشیاء میں تروتازگی و شگفتگی اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے لیکن یہی ہوا اگر بند ہو جائے تو باعث فنا بن جاتی ہے۔ اس کو کھانوں کی اشیاء کے ڈبوں سے خارج کر دیا جائے تو وہ برسوں خراب نہیں ہوتے۔ یہی حال اخلاقیات کا ہے وہ حسن خلق سے جو صلاح پیدا کرتا ہے۔ کمینہ کے ساتھ فساد پیدا کر دیتا ہے۔ یہی حال باقی اشیائے عالم کا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

الہام بچوں اور حیوانوں کو بھی گاہے بگاہے ہو جاتا ہے بچوں کو پتا چل جاتا ہے کہ کھانے کا چیز فلاں جگہ رکھی ہے اور بعض اوقات جانوروں کو بھی پتا چل جاتا ہے کہ ان کا شکار ان کی رزق فلاں جگہ ہے۔ سوتے جاگتے ہر وقت دریائے علم بقدر ظرف بہتا رہتا ہے۔ مگر بے ترتیب اور بقدر ظرف ہوتا ہے۔ یعنی القائے ہوتا رہتا ہے۔ (الہام کا لفظ میں نے سمجھانے کے لئے استعمال کیا ہے۔ رحمانی بھی اور شیطانی بھی۔ جاہلوں کو بھی القاء ہوتا ہے۔

☆☆☆

داہنے پاؤں کا جوتا اور ہے بائیں کا اور اللہ تعالیٰ نے داہنے اور بائیں میں فرق رکھا ہے۔ لہٰذا دائیں سے شروع کرو۔ دائیں سے لو دو۔ دائیں طرف سے شروعات کرو دہنی طرف برکت ہے۔

☆☆☆

جو پیسہ بغیر کمائے ملتا ہے اس کا مزا کچھ اور ہے اور جو محنت کرنے سے حاصل ہوتا ہے اس کا مزا اور ہے اور دونوں کی تاثیر مختلف ہے۔

☆☆☆

کسی کام کے کرنے سے کوئی نہ کوئی علم حاصل ہو جاتا ہے۔ عموماً اس چیز سے تعلق رکھنے والی چیز کا علم اور گاہے ایک غیر متعلق چیز کا علم مل جاتا ہے۔

☆☆☆

چڑیا فضا میں اڑتی ہے تو زمین پر اس کا سایہ بھی اڑتا ہے۔ وہ دیوار پر بیٹھ کر حرکت کرتی ہے تو اس کا سایہ بھی اسی طرح حرکت کرتا ہے۔ وہ کھاتی ہے تو سایہ بھی کھاتا ہے وہ نہاتا ہے تو سایہ بھی پیتا ہے وہ بولتی ہے تو سایہ بھی بولتا ہے گویا سایہ ایک حقیقت ہے مگر دراصل بے حقیقت ہے۔

☆☆☆

یوں تو قوت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مگر سب سے بڑی روحانی قوت ہے۔ سے کم تر

Marfat.com

ہے۔ یہ وقت' زمان و مکاں اور کسی چیز کی پابند نہیں۔ جب سگریٹ پینے والا سگریٹ کے کش لیتا رہتا ہے لطف اٹھاتا رہتا ہے جب سگریٹ ختم ہو جاتی ہے تو لطف ختم اسی طرح دنیا کی تمام لذتوں کا حال ہے۔ سارے مزے حلق تک ہیں حلق کے نیچے کھانا پینا اترتے ہی پلاؤ اور چٹنی روٹی سب برابر۔ صرف لذت علم و لذت روح کو بقا ہے باقی سب کو فنا ہے جلد یا بدیر۔

☆☆☆

جس طرح حیوان حیوان کا خون پیتا ہے اس طرح انسان انسان کا خون پیتا ہے۔ فساد خواہشات' ضروریات اور آرزوئیں ہیں۔

☆☆☆

ساری مخلوق ہمیں کچھ نہ کچھ دیتی ہے' کوئی شہد دیتا ہے' کوئی دودھ' کوئی گوشت' کوئی چربی' کوئی کھال۔ یہ پودے ہمارے لئے پھل' غلے اور طرح طرح کی چیزیں مہیا کرتے ہیں اور رات دن ساری کائنات ہمیں دینے پر لگی ہے اور رات دن خدمت کرتی ہے اس کے باوجود ہم کچھ انہیں کچھ نہیں دیتے۔ اگر دیتے ہیں تو کام لینے کے لئے ورنہ ہر چیز پر قدغن لگاتے ہیں۔ ان کے پھل اور ترکاریاں انہیں کھانے نہیں دیتے ہیں۔ کوئی کھا لیتا ہے تو مارتے ہیں۔ ہم لیتے ہیں دیتے نہیں۔ اگر ہمارا بس چلے تو ایک دانہ بھی کھانے نہ دیں۔ بازار اور کھیتوں میں پہرے لگے ہوتے ہیں اگر ہمارا بس چلتا تو ان کے منہ سے دانہ تک نکال لیتے۔ مگر انہیں پتہ نہیں چلتا کہ مالک ہماری جان کا دشمن بھی ہے۔ اسے اس بات کا علم اُس وقت ہوتا ہے جب چھری اس کے گلے کو کاٹ ڈالتی ہے اسی طرح بہت سی معلومات ہمارے لئے بے سود ہوتی ہیں ان پر وقت ضائع نہ کرو۔ جمادات الفاظ سے متاثر نہیں ہوتے ہیں نباتات سے متاثر ہوتے ہیں۔

حیوانات بعض الفاظ سے متاثر ہوتے ہیں۔ انسان ہر لفظ سے متاثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کو گالی دیتا ہے تو وہ لاٹھی ڈنڈے سے کام لیتا ہے۔ اسے مارتا بلکہ مار ہی ڈالتا ہے۔

ایک ایسی مخلوق ہے جو الفاظ سے متاثر ہوتی ہے فرشتے دعاؤں سے متاثر ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ شیاطین بری باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔ جنات میں ہر قسم کے لوگ ہیں اچھے بھی اور برے بھی جادو کے اثر سے کون انکار کر سکتا ہے۔ دیکھو الفاظ کتنے طاقتور ہیں دعاؤں کا اثر ہوتا ہے۔ یہ سارا عالم ان الفاظ کا محکوم ہے اور ہم تو الفاظ کے محکوم ہیں ہی۔

☆☆☆

میں تصوراتی طور پر اپنے ماضی کو حاضر کر سکتا ہے اور حال پر مجھے کنٹرول ہے مگر مستقبل میرے بس سے باہر ہے میں اسے تصوراتی طور پر حاضر نہیں کر سکتا البتہ روحانی کچھ کنٹرول کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

غیر ثابت حقیقتیں قوت و حوادث کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً حالتِ جنگ میں قوم کے اخلاق و عادات بدلتے ہیں۔ وہ پہلے سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ پھر جب جنگ 'تم ہو جاتی ہے تو آہستہ آہستہ ان کے اخلاق بدلنے لگتے ہیں۔ اگرچہ بالکل نہیں بدلتے' کچھ نہ کچھ فرق رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

مداومت کے ساتھ کسی خاص مقام پر کسی خاص وقت میں تنہا بیٹھنے سے ایک جیسے اچھے یا برے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

☆☆☆

سینما گھروں میں جوں جوں فلم چلتی رہتی ہے۔ دیکھنے والوں کو نئے نئے واقعات معلوم ہوتے ہیں حتی کہ وہ جن باتوں کو پہلے بالکل نہ جانتے تھے۔ وہ معلوم ہوتی جاتی ہیں حتی کہ وہ انجام سے باخبر ہو جاتے ہیں جس سے پہلے باخبر نہ تھے مگر یہ سب کچھ فلم پر اس وقت نہیں چھپ رہا ہے یہ تو عرصہ ہوا چھپ چکا تھا مگر دیکھنے والوں کو یہ نئے حوادث اب معلوم ہوئے۔ اس طرح زمانے کی فلم پر سب کچھ لکھا جا چکا ہے' جتنی فلم ہمارے سامنے آتی جاتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اب لکھی گئی ہے۔ جب ہماری کسی کوشش کا انجام سامنے آ جاتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں ایسا اب ظہور پذیر ہوا ہے حالانکہ ہر چھوٹی بڑی بات پہلے سے لکھی ہوئی تھی۔ اس طرح ہر شخص کی فلم بہت پہلے بن چکی ہوتی ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

ایک مرد اور ایک عورت کا شادی سے پہلے رہن سہن اور کھانا پینا ایک دوسرے سے جداگانہ ہوتا ہے۔ پھر جب شادی ہو جاتی ہے تو کھانا پینا اور رہن سہن مشترک ہو جاتا ہے اس طرح بڑی حد تک دونوں کی تقدیروں میں بھی اشتراک ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

ہر انسان ساری دنیا کا مالک ہے جہاں چاہے رہن سہن اختیار کرے، جس کنوئیں، نہر، چشمے اور دریا کا پانی چاہے پیئے اور استعمال کرے، جس درخت کے پھول، پتوں، پھلوں، چھال اور لکڑی سے چاہے فائدہ اٹھائے جس پہاڑ، دریا اور سمندر کی چاہے سیر کرے مگر غاصبوں، جابروں، بادشاہوں، نوابوں، جاگیرداروں اور چودھریوں نے لوگوں کے حقوق غصب کر لئے ہیں۔

☆☆☆

کتا کتے کا دشمن، بلا بلے کا دشمن، مرغا مرغے کا دشمن، انسان انسان کا دشمن الغرض ہم جنس، ہم جنس کا دشمن اور غیر جنس کا بھی دشمن ہے۔

☆☆☆

جس طرح زندگی اور موت کا وقت آگے پیچھے نہیں ہو سکتا اس طرح قوموں کی زندگی اور موت کا وقت بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا یہ بھی طفولیت، شباب اور کہولت کے زمانے دیکھتی ہیں۔

☆☆☆

جس طرح زبان زبان سے باتیں کر سکتی ہے اسی طرح دل، دل سے باتیں کر سکتا ہے۔ مگر یہاں الفاظ و لہجہ و آواز کی ضرورت نہیں پڑتی۔

☆☆☆

انسان اپنا رزق نہیں بڑھا سکتا، مال جتنا چاہے بڑھا لے۔ بعض لوگ مال دار ہوتے ہوئے بھی کچھ کھا نہیں سکتے۔ بیماری یا بخل آڑے آ جاتا ہے۔ جب رزق مقسوم پورا کر لیتا ہے تب ہی مرتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

مرض کو سلب تو کیا ہی جا سکتا ہے۔ منتقل بھی کیا جا سکتا ہے یعنی کسی بھی مرض کو ایک جسم یا بہت سے اجسام میں منتقل کیا جا سکتا ہے اور اس طرح اس کے زور کو توڑا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

نیند جو کہ آدھی موت ہے' تمام جسم کو نیم مردہ کر دیتی ہے مگر روح اس کے قابو میں نہیں آتی بلکہ اور زیادہ قوی ہو جاتی ہے لہٰذا وہ موت کی گرفت میں بھی نہیں آتی بلکہ خوب قوی ہو جاتی ہے چونکہ جسم نیند کی گرفت میں آ جاتا ہے لہٰذا وہ موت کی گرفت میں بھی آ جاتا ہے۔

☆☆☆

ایک خالق خیر ہے اور ایک خالق شر۔ یہ نظریہ اہرمن و یزداں خواہ کیسا ہی ہو مگر اس میں شک نہیں کہ ہر انسان کے اندر ایک اہرمن اور ایک یزداں' ایک نیکی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا بدی کا۔ اللہ تو ایک ہی ہے۔

☆☆☆

سبز رنگ خوش کن اور مسکن ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بے حد عام کر دیا ہے کہ چرند پرند انسان اور حیوان اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں اور جڑی بوٹیوں اور درختوں کے پتوں میں اس نے اس قدر فولاد بھر دیا ہے کہ حیوانات انہیں کھا کر توانائی حاصل کرتے ہیں اور ہر پتے مختلف مزے کے ہیں کہ حیوانات اکتا نہ جائیں۔ سبز رنگ کی اس قدر بہتات ہے کہ جھیلوں اور تالابوں کی سطح پر بصورت کائی جم جاتا ہے۔ زمین پر جگہ جگہ گھاس اُگ پڑتی ہے۔ گھاس کو یہ سبزی کس نے عطا کی۔ آیا زمین نے یا پانی نے اور ماہئیت نے' ہوا نے یا سورج نے۔

زمین سے پیدا ہونے والے بوٹے کو دیکھو جس نے ابھی تک زمین کے سینے کو چیر کر سر بلند نہیں کیا۔ تو سبز سبز پتیاں نظر آئیں گی معلوم ہوا سورج نہیں زمین ہی ہر پودے کو سبزی عطا کرتی ہے۔ ابھی تک اسے ہوا بھی نہیں لگی معلوم ہوا' ہوا بھی جڑی بوٹیوں کو سبز رنگ عطا نہیں کرتی' رہا پانی تو وہ بے رنگ ہے وہ بھی کسی کو سبز رنگ عطا نہیں کر سکتا۔ اگرچہ ہوا اور پانی سبزی کی بقا کے ضامن ہیں کیونکہ اگر انہیں ہوا' پانی نہیں ملتا تو وہ سوکھ کر زرد پڑ جاتے۔

Marfat.com

اس طرح سورج بھی پتوں کی سبزی میں دخیل ہے کہ اگر مناسب دھوپ نہ نکلے تو وہ گل سڑ جاتے ہیں۔ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کتنی سبزی بھر دی ہے کہ جو اس کی آغوش سے نکلتا ہے سبز جامہ ہی پہنے ہوتا ہے۔

☆☆☆

بے ترتیبی بھی مزا دے جاتی ہے۔ پہاڑوں کی بے ترتیبی مزا دیتی ہے۔ صحرا میں درختوں کی بے ترتیبی مزا دیتی ہے۔ دریا کی بے ترتیب روانی بھلی لگتی ہے۔ اگر یہی دریا ترتیب کے ساتھ بہے تو وہ مزا نہیں آتا جو اس کے بے ترتیب بہنے میں ہوتا ہے۔ یہی حال پہاڑوں اور درختوں کا ہے۔ معلوم ہوا بے ترتیبی میں بھی لطف ہے۔ جو بات بے تکلفی و سادگی میں ہے وہ تکلف و تصنع میں کہاں۔

☆☆☆

غفلت در غفلت' حجاب اندر حجاب۔ دنیا بھر کے سارے کام حجاب اندر حجاب ہوتے ہیں۔ بکرا' بچھڑا اور مرغ وغیرہ اپنی ماں پر چڑھ جاتے ہیں۔ انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ ہم یہیں سے تو نکلتے ہیں۔ کتا اپنی ماں کی فرج کو سونگھتا ہے نہ اُسے پتا نہ ماں کو پتا کہ یہ سخت بے ادبی ہے عالم حیوانات و نباتات تو سخت غفلت میں ہیں۔ انسان جو کچھ کرتا ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ جنگ کی تیاریاں زور و شور سے ہوتی ہیں اور کسی کو پتا نہیں ہوتا کہ انجام کیا ہوگا۔ ہم رات' دن کام کرتے ہیں حالانکہ انجام سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ہم بستری کرتے ہیں پتا نہیں ہوتا کیا ہوگا فطرت' پیدائش اور موت کے کام بڑی رازداری سے انجام دیتی ہے۔ نہ جینے والے کو پتا نہ مرنے والے کو۔

☆☆☆

ہماری اولاد امتحان پر امتحان پاس کئے جاتی ہے بڑی مشکل سے ڈگری حاصل کرتی ہے مگر کسی کو پتا نہیں ہوتا کہ اس ساری عمر کی کاوش کا کیا نتیجہ نکلے گا' کہیں ملازمت ملے گی یا نہیں۔ ہم عرضی دیتے ہیں معلوم نہیں ہوتا منظور ہوگی یا نہیں۔ اس طرح کے سارے چھوٹے بڑے کام جو رات دن ہم کرتے رہتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا ہماری کوشش بار آور ہوگی یا نہیں۔ غفلت ہم سے جدوجہد کرائے جاتی ہے۔ اگر ہمیں معلوم ہو کہ کوشش بیکار جائے گی۔

Marfat.com

تو کیوں تکلیف برداشت کریں۔ آرام سے لیٹے رہیں۔ اس طرح ساری دنیا جو کچھ کرتی ہے عالم خواب وغفلت میں کرتی ہے۔ اور حجاب اندر حجاب میں لپٹی ہوئی ہے۔ زمین سے لے کر آسمان تک پردے ہی پردے ہیں۔ اور ایک مخلوق اس سارے عالم میں ایسی ہے جو ہمیں دکھائی نہیں دیتی اور جو ہمیں کامیاب اور ناکام کرتی ہے' بیمار یا صحت ور بناتی ہے۔ ہمارے بگڑے کام درست کرتی ہے اور درست جدوجہد پر پانی پھیر دیتی ہے۔

☆☆☆

بعض معمولی ضربیں بھی دور دور تک اثر کرتی ہیں۔ ہم کسی بچے کو تھپڑ مارتے ہیں تو اس کی ماں اگرچہ دس بیس گز کے فاصلے پر ہوتی ہے مگر وہ اس ضرب سے متاثر ہوتی ہے۔ بچے پر اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا ماں کے دل پر ہوتا ہے۔

☆☆☆

فضا کا قطع کرنا بہ نسبت زمین کے قطع کرنے کے آسان ہے۔ ایک کوا ایک منٹ میں ایک فرلانگ فضا کو قطع کر جاتا ہے۔ جبکہ ایک عام گھوڑا ایک منٹ میں ایک فرلانگ قطع نہیں کر سکتا۔ فضا کا قطع کرنے والا زمین کو بھی قطع کر جاتا ہے۔ اگرچہ اس کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

☆☆☆

عشق زمان ومکان کا پابند نہیں' عاشق ومعشوق میں ہزاروں میلوں کا فاصلہ ہوتا ہے۔ تب بھی یہ جوں کا توں باقی رہتا ہے۔ انسان کہاں اور خدا کہاں۔ یہ زمانے کی قید و بند سے بھی آزاد ہے ہر آن اور ہر وقت قائم ودائم رہتا ہے۔

☆☆☆

دیوار پر جو مچھر بیٹھا ہے میں نے اچانک اس زور سے اس پر ہتھیلی ماری کہ دیوار پر صرف ایک سیاہ سا نشان رہ گیا۔ کیا اس مچھر کو اپنی موت کا علم ہوا۔ کیا اسے موت کی تکلیف محسوس ہوئی ظاہر ہے اس کے جسم کو یقیناً تکلیف ہوئی۔ مگر ایک سیکنڈ سے بھی کم میں وہ نیست ونابود ہو گیا۔ کیا اس مچھر کو جو اپنی انا کا ڈنکا بجاتا پھرتا تھا موت کی تو تکلیف ہوئی یقیناً اس مچھر کو جو انا انا کہتا پھرتا تھا اپنی موت کا علم نہیں ہوا۔ اس طرح بہت سے انسان اور جاندار

Marfat.com

اچانک مرجاتے ہیں یقیناً تکلیف ہوتی ہے مگر اس انا کہنے والے کو پتا بھی نہیں چلا لہٰذا اسے تکلیف بھی نہیں ہوئی معلوم ہوا کہ موت ضروری نہیں کہ مرنے والے کو بتا دے مگر حیات شروع سے بتا دیتی ہے کہ میں حیات ہوں اور تو زندہ ہے اس لئے کہ حیات ایجاب ہے۔ اور موت سلب ہے۔ وہ وجود ہے اور یہ عدم۔ عدم تو عدم ہی ہے۔ حیات بتا دیتی ہے کہ میں ہوں۔ موت نہیں بتاتی کہ میں ہوں۔

☆☆☆

نیکی اور بدی میں بھی ازدواج اور توالد تناسل ہوتا ہے۔ ایک نیکی سے دوسری نیکی جنم لیتی ہے اور ایک بدی سے دوسری بدی پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور کبھی ایک نیکی کی ایک بدی سے شادی ہو جاتی ہے اور کبھی ایک بدی کی کسی نیکی سے ہو جاتی ہے۔ پھر ان سے دوغلی نسل پیدا ہو جاتی ہے پھر یہ نسل مدت تک باقی رہتی ہے اور کبھی فنا ہو جاتی ہے اور کبھی یکسر بدل جاتی ہے۔

☆☆☆

میں محدود ہوتے ہوئے بھی لامحدود ہوں' میرے جسم کے بال لاتعداد ہیں' میرے بدن کے خلئے اور جراثیم بے شمار ہیں' میرے عمل وعلم لامحدود ہیں اور میری ایجادات کی کوئی حد نہیں اور نہ تصورات کی۔

☆☆☆

پانی جو مدار حیات ہے۔ اگر ہم دریا میں ڈوب جائیں تو یہ باعث ممات بن جاتا ہے معلوم ہوا مفید چیزیں بھی افراط سے باعث ضرر ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تفریط سے بھی۔ بس اعتدال ہی مفید ہے۔ نہ صرف کھانے پینے کی چیزوں میں بلکہ ہر چیز میں حتی کہ خیالات وحرکات وعادات میں بھی۔

☆☆☆

حیا وعقل چیخنے چلانے سے روکتی ہے۔ بھیڑ بکری اسی لئے پوری طاقت سے چلاتے رہتے ہیں۔ یہی حال دوسرے جانوروں کا ہے اور ہمارے بچے بھی پوری طاقت سے روتے ہیں کیونکہ وہ شرم وعقل سے محروم ہوتے ہیں۔ پھر جوں جوں حیا وعقل آتی جاتی ہے

Marfat.com

چلانے سے کترانے لگتے ہیں۔ ویسے زیادہ تر شرم بے جا اور بجا بھی چلانے سے روکتی ہے۔ بعض بچے اور بڑے عقلمند تو ہوتے ہیں مگر شرم کے مارے زور سے نہیں بولتے اور بہت شرمیلے لوگ تقریر نہیں کر سکتے۔ وہ زیادہ لڑ جھگڑ نہیں سکتے۔ عوام خوب خوب چلاتے ہیں اور نعرے اور احتجاج خوب کرتے ہیں۔

☆☆☆

یہ دنیا کیا ہے؟ اچھا خاصا میدانِ جنگ ہے۔ ہر چیز دوسری چیز سے ٹکراتی ہے۔ جراثیم جراثیم سے' کیڑے مکوڑے' کیڑوں مکوڑوں سے حیوان حیوان سے' انسان انسان سے حتی کہ آواز آواز سے نظریات نظریات سے اور خیالات خیالات سے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں ایک قوت مدبرہ رکھ دی ہے جو ہر وقت' بدن کی گرمی سردی جراثیم' امراض وسمیات سے حفاظت کرتی رہتی ہے۔ ہم دوائیں کھا کھا کر جسم کو دواؤں کا عادی اور قوت مدبرہ کو ضعیف کر دیتے ہیں۔ جس طرح اس نے ہمارے بدن کی حفاظت کے لئے ایک ماہر طبیب مقرر کر دیا ہے۔ اسی طرح اس نے ہماری روحانی حفاظت کے دل میں ایک مرشد تعینات کر دیا ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ یہ کام برا ہے اور وہ اچھا ہے مگر جب ہم اس کی بات نہیں مانتے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

زمین ساری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور سب کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔ حتی کہ ارواح' علوم وحقائق ومعارف کو بھی۔ فضا زمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور خدا فضا اور سب فضاؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

☆☆☆

پوری تقدیر شکم مادر میں ستاروں کے عمل کے تحت چلتی ہے۔ پھر شکم مادر سے نکلنے کے بعد تقدیر میں مرض وصحت' ماحول اور تعلیم وغیرہ کے اثرات کے تحت بدلتی رہتی ہے۔ مجموعی طور پر تقدیر دماغ کی ساخت کے تحت مکمل ہو جاتی ہے پھر دل کی ساخت کے بھی کچھ اثرات پڑتے ہیں۔ مغز کے خانے اور خلئے تقدیر کی لوح ہیں۔ انسان ساری عمر بھیجے کی بافتوں اور

Marfat.com

دل کی ساخت کے تحت کام کرتا رہتا ہے۔اور تعلیم وغیرہ کے اثرات کے تحت بھی ان کا اثر ضرور رہتا ہے۔اس طرح ہم گویا تقدیر کے ہاتھوں مجبور ہیں۔مگر بعض تقادیر میں تدابیر سے تبدیلی کر لیتے ہیں۔ ہمارے ہر عضو پر اس کی تقدیر لکھی ہوئی ہے۔ دیکھئے ناک اور حلق کی ساخت کے مطابق ہی انسان آواز نکالنے پر مجبور ہے۔تو گویا ہمارا گانا' رونا اور بولنا تقدیر کا پابند ہے جس سے خلاصی ممکن نہین۔ اس طرح ہم اپنے پیروں کے تلوؤں کی ساخت کے مطابق دوڑ سکتے ہیں۔تو ہمارے چلنے کے بارے میں ہمارے تلوؤں پر نوشتۂ تقدیر چسپاں ہے۔اس طرح ظاہری و باطنی ہر عضو پر اس کی تقدیر کندہ ہے جگر' معدہ' گردے سب پابند تقدیر ہیں۔اگر ماں کے پیٹ سے کم زور جگر لے کر اس دنیا میں آئے تو یہ کمزوری مرتے دم تک ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔ دوا علاج سے ہم کچھ تھوڑی سی تبدیلی کر سکتے ہیں یہی حال آنکھوں' ہاتھوں اور لبوں وغیرہ کا ہے۔بعض لوگوں کے لب ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بول سکتے ہیں۔بعض کی زبان ایسی ہوتی ہے کہ وہ تیزی سے چل نہیں سکتی۔الغرض ہر عضو پر اس کی تقدیر لکھی ہوئی ہے اور اس پورے مجموعہ تقدیر سے ہماری ایک عام تقدیر بنتی ہے جس کے ہم ہمیشہ مرہون رہتے ہیں۔اسی کے مطابق افعال و اعمال کرتے ہیں۔

☆☆☆

صدیوں تک انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہماری کسی اندرونی فساد کی وجہ سے بیماری ہوتی ہے پھر عرصہ دراز کے بعد اسے پتہ چلا کہ بیماری کا اصل سبب جراثیم ہوتے ہیں۔ دونوں نظریے ایک حد تک درست ہیں مگر ابھی تک انسان کو یہ معلوم نہیں کہ امراض کو ارواح خبیثہ پھیلاتی ہیں۔ یہ ارواح خبیثہ بعض تو ذی جرم ہیں جیسے مکھی' مچھر اور کھٹمل وغیرہ اور بعض ایسی ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتیں اور دراصل امراض کا سبب یہی ہیں یہ ہمارے اجسام میں داخل ہو کر فساد خلطی پیدا کر دیتی ہیں یا جراثیم پیدا کر دیتی ہیں یا جراثیم داخل کر دیتی ہیں جیسے اب انسان جراثیم کو پیدا کرنے اور پرورش کرنے پر قادر ہو گیا ہے اس طرح یہ ارواح خبیثہ بھی جراثیم پیدا کرنے اور پرورش کرنے پر قادر ہیں پھر ان کا حملہ بعض اوقات' مادی دواؤں سے زائل ہو جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے کیونکہ ارواح خبیثہ کی طاقت' ہماری مادی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور کبھی یہ ارواح ہماری دواؤں کی طاقت کو زائل کر دیتی ہیں اور

Marfat.com

ہماری مادیات کو زیر کر لیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تیر بہدف دوائیں دیتے ہیں مگر وہ کچھ بھی اثر نہیں کرتیں کیونکہ یہ ارواح خبیثہ ان کے اثرات کو زائل کر دیتی ہیں۔

بعض اوقات یہ ارواح خبیثہ ایسے جراثیم پیدا کر دیتی ہیں جن سے آنکھوں کی وبائی بیماری پھیل جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے جراثیم پیدا کر دیتی ہیں جن سے کانوں کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، بعض اوقات کسی گاؤں یا شہر کی پوری فضا کو تکلیف دہ یا قاتل جراثیم سے بھر دیتی ہیں۔ اس طرح ایک وبائی صورت پانی یا ہوا دونوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ حال تو ان جراثیم کا ہے جو ہماری گندگی سے پیدا ہو جاتے ہیں یا ارواح خبیثہ کے تصرف سے پیدا ہو جاتے ہیں مگر ان کے علاوہ ستاروں کی چالوں یا عالم بالا کے فسادات سے بھی جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سب کے علاوہ ایسی بلائیں اور شیطانی ارواح بھی ہیں جو ایک خاص دور والی ہیں مگر ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ یہ ارواح خبیثہ رات کو سونے والوں کو تنگ کر کے اور پریشان خواب دکھا کر خوش ہوتی ہیں۔ معلوم نہیں انہیں ہمارے اگلے پچھلے واقعات کیسے معلوم ہو جاتے ہیں کہ انہیں ترتیب دے کر ایک پریشان خواب کی صورت میں پیش کر دیتی ہیں۔ معلوم نہیں یہ ہماری نفسیات سے کیسے واقف ہیں کہ جن چیزوں یا خیالات یا جذبات سے ہم نفرت کرتے ہیں یہ بصورت خواب انہیں، ہمیں دکھا کر ہمیں ڈراتی یا رنجیدہ کر دیتی ہیں۔ بعض اوقات بیداری میں بھی ایسے خیالات پیدا کرتی رہتی ہیں جن سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ خودکشی یا قتل پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پاگل پن ہو سکتا ہے کسی اور وجہ سے ہو مگر زیادہ تر یہ ارواح خبیثہ کی کرتوت ہوتی ہے۔ اور دواؤں سے شفا نہیں ہوتی۔ عملیات یا سحر وغیرہ سے انہیں جلایا جا سکتا ہے۔ یا دور کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایسے بہت سے امراض ہیں جنہیں تعویذ گنڈوں نے دور کیا جا سکتا ہے بعض روحانی لوگ انہیں دیکھ بھی لیتے ہیں اور مار بھی سکتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا کی ساری لذتیں فانی ہیں اور آفات فانی ہیں لہٰذا یہ دنیا بھی فانی ہے۔

☆☆☆

کٹی ہوئی پتنگ کو ہر ایک لوٹ سکتا ہے مگر جس کی ڈور مالک کے ہاتھ میں ہو اسے کوئی

Marfat.com

نہیں لوٹ سکتا۔ اس طرح جس کا نفس اس کے اپنے قبضے میں نہ ہو اس پر ہر شخص قبضہ کرنا چاہتا ہے مگر جو نفس اپنے مالک کے قبضے میں ہو اسے کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

☆☆☆

ہر پتنگ اڑ سکتا ہے بشرطیکہ کوئی اڑانے والا ہو پھر اڑانے والے کی صلاحیت یہ ہے کہ وہ اسے اونچا اڑا سکے اگر اڑانے والا باکمال ہے تو وہ اُسے بہت اونچا لے جا سکتا ہے۔ اسی طرح نفس کا معاملہ ہے وہ چاہے تو انسان کو بلندی پر لے جا سکتا ہے چاہے تو پستی کی نذر کر دے۔

☆☆☆

خالص نفع کسی بھی چیز میں نہیں ہے پھل' ترکاری' میوے' گوشت اور سارے مشروبات وغیرہ میں نفع کے ساتھ کچھ نہ کچھ نقصان ضرور ہے۔ اس کی قدرت کے قربان نفع وضرر کا چولی دامن کا ساتھ رکھا ہے تا کہ گہما گہمی رہے۔

☆☆☆

روزانہ زندگی کے بالکل معمولی واقعات کا دل کو پیشتر سے پہلے علم ہو جاتا ہے کیا ان ذرا ذرا سی باتوں کا فضا میں کوئی ریکارڈ محفوظ ہے یا زمانے کی تختی پر یہ واقعات بھی کندہ ہیں کہ آج شام ایسا ہوگا اور تھوڑی دیر میں ایسا ہونے والا ہے کہ دل وہاں سے دیکھ یا پڑھ لیتا ہے۔

☆☆☆

کوئی بھی نئی تحریک اچھی ہو یا بری' عموماً دولت مند' معزز اور بڑے لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں' اس کے لئے مال خرچ کرتے ہیں اور جدوجہد کرتے ہیں مگر عوام' غریب اور گرے پڑے لوگ عموماً اس کی تائید کی طرف سبقت کرتے ہیں۔ سعی بلیغ کرتے ہیں اور قربانی دیتے ہیں' جب عوام کی کثرت تائید کرنے لگتی ہے تو بڑے لوگوں کو اس طرف دھیان دینا پڑتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ وہ اس تحریک کے ہم نوا ہو کر اس کے لئے دل و جان سے کوشش کرنے لگتے ہیں پھر یہ تحریک عوام نہیں ایک عام تحریک ہو جاتی ہے۔ پھر جس قدر عوام اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو جاتے ہیں یہ تحریک مسخ ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

گو' گوبر گلی سڑی چیزیں کھاد نباتات کی غذا ہیں۔ نباتات کے پتے بھس جانوروں کی غذا ہے' پھل پھول' گندم غلے' میوہ جات انسان کی غذا ہے۔ گندم ہمارے لئے ہے بھوسا ہمارے جانوروں کے لئے ہے' بھوسا کھا کر جو گوبر ہمارے جانور ہگتے ہیں وہ نباتات کی غذا ہے۔ اول درجے کی مخلوق کی غذا اول درجے کی ہے' دوم درجے کی مخلوق کی غذا دو درجے کی ہے اور سوم کی سوم درجے کی۔ کتے کو اگر کچھ کھانے کو نہ ملے تو وہ انسان کی گندگی سے پیٹ بھر لیتا ہے۔ جو مخلوق بہت لطیف ہے اس کی غذا بھی لطیف ہے وہ پتوں کی تری اور نباتات کے رس پر گزارہ کرتے ہیں۔ فرشتوں کی غذا ذکر اذکار اور اشغال ہیں۔

☆☆☆

کبھی خواب' حقیقت بن جاتی ہے اور کبھی حقیقت خواب بن جاتی ہے' کبھی خیالات حقائق کا جامہ دھار لیتے ہیں اور کبھی حقائق خیالات کا۔

☆☆☆

مٹی ہر جگہ دکھائی دیتی ہے' پانی جا بجا ہے دکھائی دیتا ہے' ہوا ہر جگہ ہے مگر دکھائی نہیں دیتی۔ آگ چھپی ہوئی ہے' پتھروں میں' درختوں میں' بادلوں میں' پہاڑوں میں زمینوں میں مگر دکھائی دیتی ہے جیسے پانی پہاڑوں' بادلوں اور زمینوں میں چھپا ہوا ہے۔

☆☆☆

دنیا کیا ہے ایک میدانِ کارزار ہے ایک کو ایک مارتا پیٹتا' حملہ کرتا' شکار کرتا ہے اور ایک دوسرے کو کھا جاتا ہے۔ نہ صرف مادیات میں بلکہ حقائق میں بھی ہر وقت جنگ ہوتی رہتی ہے۔ حق و باطل اور صدق و کذب آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ بری روحیں اچھی روحوں سے برسر پیکار رہتی ہیں۔ فرشتے شیطانوں سے لڑتے رہتے ہیں۔ ارواح بد بیماریاں پھیلاتی ہیں۔ اچھی روحیں ان کا دفعیہ کرتی ہیں۔ کبھی یہ غالب کبھی وہ غالب۔ ابھی تک انسان کی رسائی جراثیم تک ہوئی ہے' دراصل بدروحیں بیماریاں اور وبائیں پھیلاتی ہیں۔ یہی گندگی وغیرہ سے، انہیں پیدا کرتی ہیں۔ جراثیم ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ دراصل امراض روحیں پیدا کرتی ہیں اس لئے روحانی علاج بھی کام یاب رہتا ہے اور بعض امراض

Marfat.com

تو علاج معالجے سے کسی طرح دور نہیں ہوتے' حکیم اور ڈاکٹر عاجز آ جاتے ہیں مگر روحانی علاج سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوا بیماریاں اور ارواح بد پھیلاتی ہیں' جراثیم پیدا کرتی ہیں اور انہیں ہواؤں کے ذریعے دور دور تک پہنچا دیتی ہیں۔

ہم بعض عملیات میں ارواح بد کو خطاب کر کے انہیں ڈراتے یا بھگا دیتے ہیں یا جلا ڈالتے ہیں۔ خطاب تو اس کو کیا جا سکتا ہے جو موجود ہو۔ سحری و ساحری میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہم حکم دیتے ہیں اور وہ حکم مانا جاتا ہے اور ماننا پڑتا ہے۔

☆☆☆

زمانہ ایک سلک مسلسل ہے' ماضی و حال و استقبال اعتباری اور خیالی چیزیں ہیں۔ لہٰذا ہم کسی کو بھی ماضی میں لے جا کر حال میں اور پھر استقبال میں لا سکتے ہیں اور وہ ماضی کی گزشتہ باتوں کو دیکھ سکتا ہے اور مستقبل کی باتوں پر آگاہ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

ساری دنیا میں تصادم ہے' بچوں میں تصادم' میاں بیوی میں تصادم' اولاد میں تصادم' محلوں میں تصادم' نوکروں میں تصادم' پڑوسیوں میں تصادم' مملکتوں میں تصادم' عقلاء میں تصادم' سیاست دانوں میں تصادم' شاعروں میں تصادم' مصنفوں میں تصادم۔ کالج' اسکولوں' فیکٹریوں' دفتروں' اور محفلوں میں تصادم حتی کہ خیالات و نظریات و حقائق میں تصادم۔ اسی سے رونق عالم ہے اور اسے کوئی نہیں مٹا سکتا۔ حیوانات' جڑی بوٹیوں' پھلوں' پھولوں' غذاؤں اور مشروبات تک میں تصادم ہے۔

☆☆☆

جس طرح اچھا شعر اپنی غزل میں لطف دیتا ہے۔ تنہا فرد یا بیت میں وہ لطف نہیں ہوتا' اسی طرح بڑا آدمی اپنے جتھے میں جتنا بڑا لگتا ہے' اپنے جتھے سے باہر نہیں لگتا۔

☆☆☆

دماغ میں ہر چیز کا ریکارڈ محفوظ رہتا ہے حتی کہ ان تصورات کا بھی جو برسوں پہلے ہمارے دماغ میں گزرے تھے۔ اسی لئے سوتے جاگتے وہ تصورات آتے جاتے رہتے ہیں' اسی طرح زمانے میں جو امتداد و غیر متناہی ہے ہمارے سارے اعمال کا ریکارڈ محفوظ رہتا

Marfat.com

ہے۔اسی لئے نجومی اور عامل لوگ پچھلی باتیں بتا دیتے ہیں اور اگلی بھی۔

☆☆☆

جہات ستہ بالکل اعتباری ہیں مگر ان بے اعتباری چیزوں پر بڑی بڑی اعتباری چیزیں قائم کی جاتی ہیں۔ہم اپنے خادم سے کہتے ہیں' ہمارے پیچھے پیچھے چلا کر' اپنے باڈی گارڈ سے کہتے ہیں ہمارے آگے آگے چلا کر اور اپنے نوکر سے کہتے ہیں یہ درخت جو میری داہنی جانب کھڑا ہے اسے کٹوا دیتا۔اور یہ دیوار جو میری بائیں جانب اسے درست کرا دینا۔

☆☆☆

بعض تکلیفوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے مزہ رکھا ہے جیسے خارش' داڑھ کی تکلیف اور کان کا زخم' اسی طرح بعض لذتوں اور خوشیوں میں بھی ذرا سا الم ہوتا ہے۔اور مرحوم پر رونے میں بھی ایک قسم کی لذت ہوتی ہے۔

☆☆☆

معلق آوازیں بھی معانی کی حامل ہوتی ہیں جیسے جانوروں کی آوازیں' سائرن کی آوازیں' کاروں اور ریل گاڑیوں کی آوازیں اور آوازیں آوازوں سے مل کر نئے نئے معانی پیدا کر دیتی ہیں۔جیسے الفاظ الفاظ سے مل کر نت نئے معانی پیدا کر دیتے ہیں۔

روشنیاں بھی معانی کی حامل ہوتی ہیں۔قدیم زمانے میں اس سے زمانہ جنگ میں پیغام رسانی کی جاتی تھی۔راہوں کی روشنیاں' کاروں کی روشنیاں اور مشینوں کی روشنیاں معانی پر دلالت کرتی ہیں۔اور روشنی روشنی سے مل کر نئے نئے معانی پیدا کر دیتی ہے۔جیسے الفاظ الفاظ سے مل کر نت نئے مضامین پیدا کر دیتے ہیں۔آوازیں' خوشی یا غم بھی پیدا کر دیتی ہیں۔اس طرح رنگ بھی' آوازیں ہیبت و رعب پیدا کر دیتی ہیں۔صور یا نرسنگھے کا تصور بھی یہی بتاتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے نسب کی حفاظت کے لئے عورت کو ماہواری دے دی ہے تا کہ اس کی گرمی دور ہوتی رہے اور وہ باعصمت رہے اور خون کی صفائی سے حسین بھی رہے۔

ماہواری اس لئے بھی دی تا کہ عورت کو کچھ دنوں کی چھٹی مل سکے اور حمل سے بچ

Marfat.com

سکے۔ایک قسم کے کھانے یا پینے سے دل بھر جاتا ہے یہ عطیہ الٰہی ہے۔قدرتی طور پر اشارہ اس جانب ہوتا ہے کہ اب جسم کو کسی اور ماکول ومشروب سے نوازنا چاہئے۔ وہ قدرتی طبیب جو صلاح بدن کے لئے اللہ نے ہر جسم میں رکھا ہے جسم میں کسی چیز کی زیادتی سے روک دیتا ہے اور بعض اوقات جب خاص چیز کو دل چاہتا تو دراصل اس میں شفا ہوتی ہے مگر سچی خواہش اور عادی خواہش کے درمیان فرق کرنا مشکل ہے۔

☆☆☆

کسی کے گھر میں کتنے ہی ہیرے جواہرات ہوں۔کسی گوشے میں چپ چاپ پڑے رہتے ہیں۔ان کی کوئی خاص رونق نہیں ہوتی۔دراصل بچے ہیرے جواہرات ہیں۔روتے ہیں' ہنستے ہیں' شور مچاتے ہیں' لڑتے ہیں' جھگڑتے ہیں۔کھیلتے کودتے ہیں تو گھر میں رونق رہتی ہے۔

☆☆☆

جس طرح ماں باپ کا خون بچے کی رگوں میں دوڑتا ہے' اسی طرح ان کے عادات و اطوار امراض و عقائد و خیالات دوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنے ماں باپ کے مذہب کو سچا جانتے ہیں کیونکہ انہیں ان سے ہی ایمان واعتقاد ملا ہے۔

☆☆☆

بچہ اپنے ماں باپ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا' پھر جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے کچھ نہ کچھ جانتا جاتا ہے حتی کہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور بہت کچھ جان جاتا ہے۔ پھر بھی مرتے دم تک اپنے ماں باپ کو پوری طرح نہیں جانتا' جن کے ساتھ وہ دن رات رہتا ہے' مجازی خدا اور مجازی رب کے بارے میں انسان کا یہ حال ہے تو خدائے حقیقی کو کیسے جان سکتا ہے۔

☆☆☆

انسان جس قدر علم سے دور تھا حیوانیت سے قریب تھا۔نخوت' غضب' بے جا غیرت' تکبر جیسے عیوب کو کنٹرول کرنا نہیں جانتا تھا لہٰذا ذرا ذرا سی بات پر کٹ مرتا تھا۔اب بھی جن قبائل میں جہالت ہے معمولی سی بات پر کٹ مرتے ہیں۔علم نے کنٹرول کرنا اور توازن کو

Marfat.com

قائم رکھنا سکھایا۔

☆☆☆

میری سوا سال کی نواسی عورت اور مرد کی تصویروں میں امتیاز کر لیتی ہے۔

☆☆☆

بعض راگ راگنیوں سے بعض دلوں کو ایک خاص نسبت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کا ان پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جبکہ دوسروں کو کم یا بالکل نہیں۔

☆☆☆

جو بچے زیادہ ہنستے یا روتے ہیں۔ یا جن کے گدگدی زیادہ لگتی ہے وہ حساس ہوتے ہیں۔ یہی حال افراد کا ہے۔

☆☆☆

دم آخر تک ہر شخص میں کچھ نہ کچھ طفلانہ حرکات ضرور رہتی ہیں اور روزانہ کسی وقت ان کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔

☆☆☆

بے ہودہ بات سننے سے روح مکدر ہو جاتی ہے اور جب کبھی بھی وہ بات یاد آ جاتی ہے روح پر برا اثر پڑتا ہے اگر چہ دل اس بات سے نفور رہا ہو۔

☆☆☆

ہر انسان' چرند پرند اور حیوان جانتے ہوئے کہ میں اپنے قاتل کو کوئی زک نہیں پہنچا سکتا' اس کی صورت کو ضرور دیکھنا چاہتا ہے اگر چہ نفرت و دہشت و عداوت سے اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے مگر ہر مقتول کی یہ آخری خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے قاتل کو ایک نظر تو دیکھ لے کہ وہ کیسا ہے۔ کچھ نہ کچھ جاننے کی خواہش ہر انسان اور حیوان کو آخر تک رہتی ہے۔

☆☆☆

جب کوئی شخص پاگل ہو جاتا ہے تو وہ بعض اوقات جان بوجھ کر بھی پاگل پن کی باتیں کرنے لگتا ہے۔ جبکہ اسے پورا شعور ہوتا ہے مگر اہل عقل کو بے وقوف بناتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

مارکٹنگ میں بڑا مزا آتا ہے مگر بچوں کو بڑوں سے بھی زیادہ لطف آتا ہے اس لئے کہ بڑے آدمی کو پھر بھی اپنی کمائی کے خرچ ہو جانے کا کچھ نہ کچھ ملال ہوتا ہے مگر چونکہ بچے کی جیب سے کچھ بھی نہیں جاتا لہٰذا اس کے لئے مارکیٹنگ سراپا لطف ہے۔ بچوں کو مارکیٹنگ میں اس قدر لطف آتا ہے کہ یہ خود دکان دار بن بیٹھتے ہیں اور طرح طرح کی دکانیں سجاتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں کہ ہمارے پاس بھی مال ہو اور لوگ خریدنے کے لئے آئیں۔ پھیری والوں کی سی آوازیں لگاتے ہیں اور لطف لیتے ہیں۔ یہ شغل انہیں کھیل کود سے بھی زیادہ بھلا لگتا ہے۔

☆☆☆

بچے کھیل کود کی خاطر کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں اور ہر وقت لذت کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس دور میں سارا عالم کھیل کود اور لذتیت کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ معلوم ہوا عالم عقل انسانی طفلانہ ہے اور اسی سے رونق عالم ہے اگر عقل عالم فلسفیانہ یا صوفیانہ ہو جائے تو رونق عالم برباد ہو جائے۔

☆☆☆

کتا اپنے ہم جنس سے لڑتا ہے۔ بلا اپنے ہم جنس سے لڑتا ہے۔ انسان انسان سے بغیر کسی مفاد کے لڑتا ہے تو اس اعتبار سے انسان اور حیوان برابر ہیں۔

☆☆☆

ذبح و مقتول و مبتلائے درد الم ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ خوشی میں بھی ایسا کرتے ہیں۔ دودھ پیتے بچے بھی راحت و تکلیف میں ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ شدت جذبات و مسرت و عشق میں بھی انسان ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اس کی ایک تو جسمانی و طبی وجہ ہوتی ہے، حد ظاہر ہوتی ہے۔ ایک نفسیاتی وجہ بھی ہوتی ہے مگر لاشعوری طور پر ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ جوش و غم کے موقع پر انسان اس لئے بھی ہاتھ پاؤں مارتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہاتھوں سے کچھ کرتا اور پیروں سے چل کر کچھ کام انجام دیتا۔

☆☆☆

Marfat.com

چھوٹے بچے خیالات کے تابع ہوتے ہیں۔ جب اور بڑے ہو جاتے ہیں تو خیالات و جذبات کے تابع ہو جاتے ہیں۔ جب اور بڑے ہو جاتے ہیں تو خیالات و جذبات و رسومات اور وحدانیت اور قوانین کے تابع ہو جاتے ہیں پھر مرتے دم تک اسی بھول بھلیاں میں رہتے ہیں۔

☆☆☆

بچوں کو پیٹ بھر کر روٹی اور عیش و آرام مل جاتا ہے تو وہ کسی وقت بھی سیدھے نہیں چلتے ہر وقت ناچتے کودے اور ٹیڑھے میڑھے چلتے ہیں اور رنگ برنگی شرارتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح عام لوگوں کو جب خوب عیش و آرام میسر آ جاتا ہے تو وہ زندگی کی شاہراہ پر ٹیڑھے میڑھے چلنے لگتے ہیں' انہیں نئی نئی شرارتیں سوجھتی ہیں اور وہ بے جا دولت اڑانے لگتے ہیں۔ برائی کی طرف زیادہ اور بھلائی کی طرف کم آتے ہیں۔

☆☆☆

بچے کو جو چیز پسند آ جاتی ہے کہتا ہے یہ میری ہے اور سچ مچ اسے اپنی ملکیت سمجھتا ہے اور اس پر قبضہ رکھنا چاہتا ہے۔ روتا ہے' پیٹتا ہے مارتا ہے مگر حق ملکیت سے دست بردار نہیں ہونا چاہتا۔ انسان جب بڑا ہو جاتا تو اپنی ہر پسندیدہ چیز کو اپنی ملکیت میں رکھنا چاہتا ہے خواہ جائز طور پر یا ناجائز طور پر۔

☆☆☆

اگر آپ بچے سے یہ کہہ دیں کہ یہ چیز تمہاری ہے تو وہ پختہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ چیز میری ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ میں کس حق کی بنا پر اس کا مالک ہوا ہوں۔ نہ وہ بیع و ہبہ کو جانتا ہے اسے ملکیت کی نوعیت سے سروکار نہیں ہوتا صرف ملکیت سے ہوتا ہے۔ اگر آپ اس سے لینا چاہیں تو وہ آپ سے لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے کیونکہ اسے یقین کامل ہوتا ہے کہ یہ میری ہے۔

ہم ساری زمین' پہاڑوں اور دریاؤں میں پھرتے ہیں کیونکہ ہم ان پر اپنا حق سمجھتے ہیں۔ جس درخت کو چاہے توڑ دیتے ہیں جس پتھر کو چاہے ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں' جہاں سے چاہے زمین کو کھود کر مٹی کو اپنے تصرف میں لے آتے ہیں مگر ہمیں کبھی اس بات کا خیال

Marfat.com

تک نہیں آتا کہ ہم کیسے ان کے مالک بنے آیا بیع وشراء کے ذریعہ یا ہبہ کے ذریعہ؟ ہمیں کس نے ان کا مالک بنایا اور کیوں بنایا؟ ہمیں اس سے غرض نہیں' ہم تو اپنا تصرف جاری ہی رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو ان کا مالک کل سمجھتے ہیں' پھر اگر کوئی دوسرا شخص ان پر تصرف کرنا چاہتا ہے تو ہم اس سے لڑتے ہیں۔

☆☆☆

شوق ملکیت انسان کو بے انصافی اور ظلم پر مجبور کرتا ہے۔ دیکھو بچوں کے سامنے کوئی کھلونا ڈال دیا جاتا ہے تو ہر ایک اسے لینا چاہتا ہے لڑتا ہے' روتا ہے اسے اپنا ہی حق سمجھتا ہے۔ اسے اس سے غرض نہیں ہوتی کہ یہ کہاں سے آیا اور اس پر میرا حق کیسے قائم ہوا۔ یہ حق ملکیت ڈاکوؤں اور چوروں میں شدت سے ہوتا ہے اور سلاطین میں سب سے زیادہ۔

جب یہ جنون کسی پر سوار ہو جاتا ہے تو وہ حق وانصاف کو بالکل بھول جاتا ہے اور کسی نہ کسی طرح اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ یہی شوق ملکیت ایک دن سارے عالم کو ملیا میٹ کر دے گا۔

☆☆☆

ایک کتا دوسرے کتے پر ناسمجھی سے بھونکتا ہے۔ لڑتا ہے اور مارتا ہے اور لڑنے بھڑنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہوتی وہ دونوں آپس میں محبت کے ساتھ بھی رہ سکتے ہیں۔ مگر ناسمجھی رنگ لاتی ہے۔ یہ سمجھ کے تابع فرمان نہیں ہوتے' جذبات کے تابع فرمان ہوتے ہیں۔ یہی حال انسانوں کا ہے کہ وہ وجہ وجیہ کی بنا پر نہیں لڑتے جذبات کی بنیاد پر لڑتے ہیں۔ اور انہیں ناسمجھی' خودغرضی اور جذباتیت صلح کی طرف آنے نہیں دیتی۔ جب تک بچگانہ سمجھ رہتی ہے ساتھیوں سے لڑتی رہتی ہے اور یہ ناسمجھ لوگ رونق عالم ہیں۔

☆☆☆

چہرے پیشانی رخساروں کی ہڈیاں خول ہیں اور ناک' تھوک سے بھری رہتی ہیں۔ مجھے ان سے بڑی نفرت ہوتی ہے۔ میں خود اپنے آپ سے نفرت کرتا ہوں۔ ناک' حلق اور گلے میں رطوبتیں بھری ہوتی ہیں جو قابل نفرت ہوتی ہیں۔ یہ میرا وجود کس قدر قابل نفرت ہے۔ پیٹ کے اندر تو غلاظت ہی غلاظت بھری رہتی ہے۔ ہم گالوں' پیشانیوں اور رخساروں کو چومتے ہیں۔ یہ قابل نفرت مواد سے بھرپور رہتے ہیں۔ لوگ میرے

Marfat.com

چمڑے کو دیکھ کر ریجھ جاتے ہیں اس کا ذرا سا ٹکڑا آگ میں ڈال دیا جائے تو بڑی سخت بدبو دور تک پھیل جائے اور اگر بالوں کو جلایا جائے تو دور دور تک ایسی بدبو پھیل جائے کہ لوگوں کو قے ہونے لگے۔ میرا یہ قابلِ نفرت وجود اپنے عمل و علم سے قابل تحسین ہے۔

☆☆☆

اکثر چار پایوں یا دو پایوں والے جانوروں کے بچے خورد و نوش میں اپنے ماں باپ کے محتاج رہتے ہیں۔ کیونکہ قدرت چاہتی ہے کہ ان کے ماں باپ کی آنکھیں ان کی دید سے ٹھنڈی رہیں۔ اور ان کی ایک عائلی حیثیت رہے مگر بہت سے جانور ایسے ہیں جو ماں باپ کی پرورش کے محتاج نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان کی عائلی زندگی نہیں ہوتی وہ یا تو انفرادی زندگی گزارتے ہیں یا جتھے کی صورت میں رہتے ہیں کہ نہ ماں باپ انہیں اپنی اولاد سمجھتے ہیں نہ وہ اپنے ماں باپ کو پہچانتے ہیں۔

☆☆☆

جن جانوروں کو لوگ شوقیہ پالتے ہیں اور ان سے کوئی کام نہیں لیتے بڑے آرام سے رکھتے ہیں کہ انہیں رزق حاصل کرنے کے لئے بھی جدوجہد کرنی نہیں پڑتی۔ بس کھانا پینا اور سونا آرام کرنا ان کا کام ہوتا ہے مگر چونکہ قدرت نے جوں، پسو، مچھر، کھٹمل وغیرہ جراثیم پیدا کر دیئے ہیں جو انہیں رات دن ستاتے رہتے ہیں لہٰذا وہ بے چین رہتے ہیں سچ ہے دنیا دارالمحن ہے، یہاں مکمل عیش کسی کو بھی نصیب نہیں۔

☆☆☆

جب شیر یا بھیڑیا وغیرہ کسی جانور کو پکڑتا ہے تو وہ کسی کو مدد کے لئے نہیں بلاتا نہ تکلیف سے چیختا چلاتا ہے وہ فریاد کے طور پر نہیں چلاتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہاں فریاد رسی کرنے والا کوئی نہیں نہ یہاں کا دستور ہے صبر کر لیتا ہے مگر جب انسانوں کی بستی میں کوئی انسان بکرے یا مرغ وغیرہ کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہتا ہے تو وہ فریاد کے طور پر پوری طاقت سے چیختا ہے کہ شاید انسان اس کی فریاد رسی کرے گا۔

☆☆☆

موسیقی، راگ گیت، رقص و مزامیر قدرت نے کائنات میں پھیلا دیئے ہیں۔ چڑیاں

Marfat.com

طرح طرح کے گیت گاتی ہیں۔ مور، کبوتر اور مرغ رقص کرتے ہیں۔ بعض حشرات الارض گاتے ہیں۔ درخت گاتے اور رقص کرتے ہیں اور مزامیر بجاتے ہیں۔ پہاڑوں پر موسم برساتے میں ایسی ٹڈیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کے پروں سے مزامیر بجتے ہیں۔

☆☆☆

عام پرندے بے شمار ہیں اور شکاری پرند بہت کم کیونکہ انہیں صرف ان پر کنٹرول کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور انہیں ایسے بازو عطا کئے ہیں جو عام پرندوں کے بازوؤں سے مختلف ہیں تا کہ آسانی سے انہیں پکڑ سکیں۔ اسی طرح چوپائے بے شمار ہیں مگر درندے بہت کم ہیں کیونکہ انہیں صرف کنٹرول رکھنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے یہ عام چوپایوں سے زیادہ طاقتور ہیں تا کہ انہیں آسانی سے پکڑ سکیں۔

☆☆☆

مخلوق کی بہت بڑی تعداد خون اور گوشت کو پسند کرتی ہے، سمندری مخلوق ایک دوسرے کو کھا کر گزارہ کرتی ہے۔ چڑیاں اپنے نوزائیدہ بچوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کیڑے کھلاتی ہیں تا کہ وہ جلدی سے نشوونما پا جائیں گھاس کے بھنگے اگرچہ گھاس اور گھاس کی تری پر گزارہ کرتے ہیں مگر گھاس پر بیٹھنے والے جسم انسانی و حیوان کو لپٹ جاتے ہیں۔ چڑیاں فضائی مخلوق کو کھا جاتی ہیں۔

☆☆☆

کتے جس گاؤں، علاقے، محلے یا گلی میں پیدا ہوتے ہیں وہ اس کے مالک بن بیٹھتے ہیں جسے نہ تو انہوں نے خریدا نہ کسی نے انہیں حق ملکیت دیا اسی طرح کلبی انسان زمین کے وارث بن بیٹھتے ہیں۔

☆☆☆

کتا روتا ہے اور آنسوؤں سے بھی روتا ہے۔

☆☆☆

یہ چڑیاں، چرند اور پرند جو بھانت بھانت کی بولیاں بولتے رہتے ہیں۔ دراصل تسبیح الٰہی کرتے ہیں گو انہیں کچھ معلوم نہیں کہ ہمارا خالق و مالک کون ہے۔ بس لاشعوری طور پر

Marfat.com

اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات کوئی جائع تعجب نہیں کیونکہ مخلوق زیادہ تر کام لاشعوری طور پر کرتی ہے اگر ان کی تسبیح خوانی نہ ہوتی تو دنیا اور فضا میں ایک وحشت ناک سکون و جمود ہوتا جسے ہم برداشت نہ کر سکتے۔ یہ چرند و پرند اپنی آوازوں سے سکوت و سکون کو توڑتے رہتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک طریقہ تسبیح سکھا دیا ہے جسے نہ یہ سمجھتے ہیں نہ ہم۔ بعض پرندوں کے پروں سے اڑتے وقت نغمے نکلتے ہیں۔ ہر جانور دو قسم کی آوازیں کرتا ہے ایک تو وہ آوازیں جو اپنی ضروریات کے پورا کرتے اور آپس میں باتیں کرنے کے لئے کرتے ہیں اور دوسری وہ آوازیں جو وہ بلاوجہ نکالتے رہتے ہیں۔ یہی ان کی تسبیح ہے۔

وہ جانور جو دماغ کی گرمی یا غصے یا بیماری کے دفعیہ کے لئے آوازیں نکالتے ہیں وہ ان ہر دو امور سے خارج ہیں جیسے کتے اکثر اوقات بلاوجہ بھونکتے ہیں یا گدھے پھیپھڑوں کی نائٹروجن نکالنے کے لئے ہینچتے ہیں۔ ہر مخلوق کی عجیب و غریب احکامات ہیں جنہیں دوسری مخلوق سمجھنے سے قاصر ہے۔

☆☆☆

درخت اور عمارتیں اپنے سایوں کے ذریعے رکوع و سجود کرتے ہیں۔ جانور جو کچھ کرتے ہیں یہ ان کی نماز ہے۔

☆☆☆

پرند صرف ایک جگہ یا ایک درخت پر نہیں چہچاتے بلکہ مختلف مقامات پر جا کر چہچاتے ہیں تا کہ سکوت سکون عالم ٹوٹے اور مختلف فضائیں نغموں سے گونجیں، یہی ان کی تسبیح ہے کہ حمد خداوندی سے کائنات کو بیدار رکھیں۔

☆☆☆

بعض حیوانوں کے دل، انسان کے دل پر ہیں، یہی وجہ ہے کہ بلی کا بچہ اتنی جلدی مانوس نہیں ہوتا جتنی جلدی کتے کا بچہ مانوس ہوتا ہے کتے کا بچہ تو دیکھتے ہی دم ہلانے لگتا ہے مگر بلی کا بچہ غراتا اور پنجے مارتا ہے۔ بلی میں قدرے بے وفائی ہے۔ کتا سراپا وفا ہے۔ مالک کے لئے جان دے دیتا ہے۔

Marfat.com

☆☆☆

پرندوں کو ایسی حس عطا کی گئی ہے کہ انہیں پہلے سے زلزلہ کا علم ہو جاتا ہے کہ وہ فضا میں اڑ کر اپنی جان بچا سکیں لیکن چونکہ مقصود انسان کے کارخانوں' عمارتوں اور خود اس کو برباد کرنا ہوتا ہے لہٰذا اسے ایسی حس عطا نہیں کی گئی۔

☆☆☆

اس نے گرمی محفل کے لئے کتے کو پیدا کیا اور اس کا دماغ کچھ اس طرح کا بنایا کہ اسے ہر نئی چیز' نئی صورت' نئے لباس اور ہر نئی آواز پر غصہ آ جاتا ہے لہٰذا وہ ضبط نہیں کر سکتا حتی کہ اپنے ہم جنس کو بھی نہیں دیکھ پاتا' پھر دماغ ایسا مضبوط بنا دیا ہے کہ ہر دم بھونکنے سے درد تک نہیں ہوتا۔ دیہات میں کتے شب و روز رونق رکھتے ہیں۔

☆☆☆

آدمی بعض اوقات آنکھ' ناک اور ہاتھ کے اشاروں سے مافی الضمیر ادا کرتا ہے حیوانات بھی اشاروں سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں۔ کتا اور بلی خاص طور سے دُم سے مالک کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ خوشامد کر کے مانگتے ہیں اگر بلی بھوکی ہوتی ہے تو علاوہ گلے سے مانگنے کے اشاروں سے بھی مانگتی ہے۔ خصوصاً جب وہ بہت بھوکی ہوتی ہے تو اپنا منہ مالک کے پیروں سے رگڑتی ہے۔ چڑیاں' کبوتر اور کوے پھدک پھدک کر اور سر پر اڑ اڑ کر مانگتے ہیں اسی طرح مویشی بھی اشاروں سے کام لیتے ہیں۔

☆☆☆

اگر مکھی کوئی چیز چوس لیتی ہے تو ہم اسے واپس نہیں لے سکتے اور اگر وہ ہمیں چھیڑنے پر لگ جائے تو ہم اس پر کسی طرح قابو نہیں پا سکتے۔ کتنی ہی کوشش کریں مار نہیں کھاتی' اس کے پروں میں کوئی ایسا رڈار ہے جو خبردار کر دیتا ہے۔ جیسے کہ چمگادڑ کے پروں میں بھی ایسا رڈار ہے کہ وہ مار نہیں کھاتی۔ مکھی کو معلوم ہے کہ میرے داہنے پر میں شفا اور بائیں میں زہر ہے لہٰذا وہ ہمیشہ بایاں پر ڈبوتی ہے۔ اللہ نے اسے بیماری پھیلانے کے لئے پیدا کیا ہے۔

☆☆☆

حیوانات' چرند پرند' حشرات الارض اور کیڑے مکوڑے ہماری مختلف امتیں ہیں جو بنا

Marfat.com

بہ شکل وصورت وکردار و رنگ کے ایک دوسرے سے ہمیشہ ٹکراتی رہیں گی۔ کالے اور گورے کبوتر' کالی بلیاں اور خوش رنگ بلیاں' چوہے کبھی ایک دوسرے کے دوست نہیں بن سکتے۔ رنگ کے علاوہ کردار کا اختلاف بھی شدید تعصب کا باعث ہے۔ اور اختلاف رنگ و کردار کو مذہبی اختلاف کی سی اہمیت حاصل ہے۔ کوا چڑیوں کا دشمن ہے مگر ان کی تیز پروازی کی وجہ سے انہیں پکڑ نہیں سکتا۔ ایک کا ایک رزق ہے۔ تو یہ بھی آپس کے اختلاف کا ایک بڑا سبب ہے۔ یہ امتیں بھی ہماری طرح اپنی قوم کو دوسری قوموں سے برتر سمجھتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کھا جانا یا کم از کم مارنا پسند کرتی ہیں۔ جس طرح ہماری زبانیں مختلف ہیں ان کی بولیاں بھی مختلف ہیں۔ اور ان میں سے بعض' بعض کی بولی کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ چنانچہ کتا' بھیڑ' بکری' بندر اور گدھ وغیرہ کی آواز کو ناپسند کرتا ہے۔ جیسے ہمیں دوسری اقوام کے کالے پسند نہیں آتے ایسے ہی انہیں بھی شکل وصورت وکردار تو باعث اختلاف ہیں ہی بعض اور باتیں بھی باعث اختلاف ہیں۔

☆☆☆

ہم نے بلے سے گیند ماری گیند دور گئی' اس کا دور جانا اور نہ جانا دونوں برابر' نہ کوئی نقصان نہ نفع۔ بس ایک لغو کام ہے۔ لغویات' بے ہودہ باتوں کھیل کود' میں مزا آتا ہے۔ سنجیدہ باتوں میں کم مزہ آتا ہے۔

☆☆☆

بہت سی لڑائیاں بغیر کسی حاصل حصول کے ہوتی ہیں۔ ایک کتا دوسرے کتے سے لڑتا ہے۔ کسی ہڈی یا بوٹی پر نہیں صرف ضد' ہٹ اور نفرت وغیرہ کی وجہ سے دوسرے کو کتے کو اپنے محلے میں نہ دیکھ سکنے کی وجہ سے۔

بلا بلے سے لڑتا ہے۔ مرغ مرغ سے لڑتا ہے۔ بغیر کسی مادی چیز کے لڑتے ہیں۔ بس غصہ یا اُپج۔ جانتے ہیں کہ ملے گا کچھ نہیں۔ بس چند زخم مل جائیں گے اور بس غلبہ و دفع وجہ ہوگی اور کچھ نہیں۔

اس طرح انسان شان وشوکت دکھانے یا مذہب ورسومات پر لڑتے ہیں سامنے کوئی مادی چیز نہیں ہوتی۔

Marfat.com

☆☆☆

جو پرندہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے اک دم اڑ جاتا ہے۔ جو ذرا بھاری ہوتا ہے وہ اک دم نہیں اڑ سکتا۔ جو بہت بھاری ہوتا ہے اسے تھوڑا تھوڑا دوڑنا پڑتا ہے پھر اڑتا ہے یہی حال روحانی ترقی کرنے والوں کا ہوتا ہے۔

☆☆☆

تصنیف و تالیف کے سلسلے میں ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور ایسی بھول ہو جاتی ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں کہ ایسا کیسے ہوا؟ اور میرا ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ نظامِ عالم کو چلانے والی ذات غلطی اور بھول سے ایسی پاک ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ اس سے بھول یا فروگزاشت کبھی کیسے نہیں ہوئی؟ اتنے بڑے نظام کے چلانے میں بھی کوئی فروگزاشت نہیں ہوئی۔

☆☆☆

بچے بہت بولتے ہیں معلوم ہوا جو لوگ زیادہ بولتے ہیں کم عقل ہوتے ہیں چونکہ عقل زبان کو لگام دیتی ہے لہٰذا جتنی عقل اتنی ہی کم گفتگو۔

☆☆☆

مولیٰ ہر چیز میں دخیل ہیں خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ۔

☆☆☆

نیک لوگوں کو اچھے الہام ہوتے ہیں برے لوگوں کو برے، شاعروں کو شاعرانہ اور اہلِ فن کو ان کے فن کے متعلق الہام ہو جاتا ہے۔ حیوانوں کو بھی بعض اوقات الہام ہوتا ہے۔ انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا شکار کہاں چھپا ہے اور بعض اوقات ان کا دل بتا دیتا ہے کہ ان بچوں پر کیا گزری ہے۔

☆☆☆

گائے بکری جیسے جانور کے بچوں کا رزق ان کے آنے سے پہلے اس کے دروازے پر پہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے وہ نکلتے ہیں۔ جب پیدا ہو جاتا ہے تو چاروں طرف حیرانی سے زمین، آسمان کائنات کو دیکھتا ہے۔ اسے پتہ نہیں ہوتا میرا رزق کہاں ہے۔ ماں جو

Marfat.com

اسے چاٹ چاٹ کر بتاتی ہے کہ میں تیری ماں ہوں میرے تھنوں سے دودھ پی چونکہ اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا وہ بار بار تھنوں کو اس کے منہ پر مارتی ہے۔ اس طرح کرتے رہنے سے اور دودھ کی خوشبو سے وہ تھنوں کو چوسنے لگتا ہے مگر چباتا نہیں کیونکہ فطرت نے اسے بتا دیا ہے کہ آہستہ آہستہ انہیں زبان سے دبا۔ اسے باپ کی ضرورت نہیں پڑتی لہٰذا وہ نہیں جانتا کہ ماں کے سوا کوئی اس کا ہمدرد ہے چونکہ انسانوں کی طرح انہیں نام ونسب جاننے کی ضرورت نہیں لہٰذا وہ اپنے باپ کو نہیں جانتے کہ کون تھا اور نہ باپ جانتا ہے کہ میرا بیٹا کون ہے اللہ نے بقدر ضرورت ہر ایک کو فہم وسمجھ دی ہے باقی سے غافل رکھا ہے۔

☆☆☆

وہ مخلوق جو ماں باپ کے نطفے' انڈے یا تخم سے پیدا ہوتی ہے بہت ہی تھوڑی ہے بہ نسبت اس مخلوق کے جو ان اسباب کے بغیر پیدا ہوتی ہے جیسے لاتعداد جڑی بوٹیاں' اشجار اور جراثیم وغیرہ۔

☆☆☆

ایسے درختوں کی تعداد زیادہ ہے جو نہ پھول دیتے ہیں نہ پھل' ان سے کم تعداد والے وہ درخت اور جڑی بوٹیاں ہیں جو پھول تو دیتے ہیں مگر پھل نہیں دیتے۔ پھر بعض کے پھول رنگ تو رکھتے ہیں خوشبو نہیں رکھتے ان سے کم تعداد ان درختوں کی ہے جو پھل اور پھول دیتے ہیں۔ پھر کسی کے پھل بہت میٹھے' کسی کے ترش اور کسی کے اور اور قسم کے اس طرح انسان بھی ایسے درختوں کی مانند ہیں جو نہ پھول دیتے ہیں نہ پھل ان کے بعد وہ لوگ ہیں جو پھول والے ہیں مگر بے ثمر ہیں۔ پھر بعض کے پھول بدبودار اور بعض کے خوشبودار ہیں اور ایسے بہت کم ہیں جو پھل بھی دیتے ہیں اور پھول بھی اور مخلوق ان سے شادکام ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو جاندار ماں باپ کے ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں ان کی تعداد بہ نسبت ان جانداروں کے بہت ہی کم ہے جو بغیر ماں باپ اور انڈے کے پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح جو نباتات تخم کے ذریعے پیدا ہوتی ہے ان کی تعداد ان نباتات واشجار اور جڑی بوٹیوں کی

Marfat.com

نسبت سے بہت ہی کم ہے جو بغیر تخم کے پیدا ہوتی ہیں۔ عالم اسباب بھی بغیر اسباب ظاہری کے زیادہ خوبی سے چلتا ہے۔ ذرا سے تخم میں رنگ' مزہ بو اور شکل و قامت الغرض ہر چیز محفوظ ہوتی ہے حتی کہ بیماری بھی اور جس عمر کو پہنچ کر اس کے ماں باپ درخت کو بیماری لگی تھی اس عمر میں اس کو بھی وہی بیماری لگتی ہے' بیج اگر کانا ہوتا ہے تو پھل بھی ضرور کانا ہی ہوگا۔ جس عمر میں ماں باپ کو بیماری لگے گی اسی عمر میں اولاد کو لگے گی اور جو اس کا انجام ہوگا' وہی اولاد کا انجام ہوگا۔

☆☆☆

ہزاروں سال تک انسان کو پتہ نہ چلا کہ درخت سوتے ہیں۔ پھر ہزاروں سال تک پتہ نہ چلا کہ یہ آپس میں حس کرتے ہیں' عشق کرتے ہیں اور بعض درخت سے وہ بیاہ کرتے ہیں۔ یہ بوٹیاں اور شجر تسبیح بھی کرتے ہیں اور سجدہ بھی کرتے ہیں۔ ہم جان نہیں سکتے یہ کیسے سوتے ہیں اور کیسے غذا ہضم کرتے ہیں۔

☆☆☆

درخت صبح صادق سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بیدار ہو جاتے ہیں چونکہ یہ سویرے سو جاتے ہیں۔ لہٰذا آٹھ گھنٹے کی نیند پوری کر لیتے ہیں۔ پرند وغیرہ بھی چونکہ سویرے سو جاتے ہیں چنانچہ صبح صادق سے بہت پہلے بیدار ہو جاتے ہیں۔ اگر چہ اچھی طرح روشنی پھیلنے کے بعد نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو آٹھ گھنٹے آرام کا حق دیا ہے۔ ہمیں چوبیس گھنٹے میں آٹھ گھنٹے ضرور پورے کر لینے چاہئیں۔ اس طرح اعصابی نظام کے علاوہ ہضم وغیرہ بھی درست رہتا ہے۔

☆☆☆

پتنگ بنانے والے کا پتنگ پر کوئی اختیار نہیں رہتا' نہ فروخت کرنے والے کا اختیار اسے ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں اس کی ڈور ہوتی ہے۔ سب کچھ مولا کے اختیار میں ہے۔

☆☆☆

اونی کپڑوں کتابوں وغیرہ میں جو نہ دکھائی دینے والے جراثیم ہوتے ہیں جب غذا ختم ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو کھانے لگتے ہیں۔ اس لئے کتابوں وغیرہ میں کچھ نظر

Marfat.com

نہیں آتا۔ بڑی مخلوق چھوٹی مخلوق پر گزارہ کرتی ہے۔قوی مخلوق ضعیف مخلوق کو کھا جاتی ہے۔چھوٹی مخلوق بڑی مخلوق کا رزق ہے۔

☆☆☆

کسی کے لئے آسمان سے دسترخوان اترتا ہے۔جس پر رنگے برنگے کھانے دھرے ہوتے ہیں کسی کے لئے بے موسم پھل آتے رہتے ہیں۔کسی بوڑھے میاں بیوی کو بیٹا عطا ہوتا ہے کسی اندھے کو بینائی مل جاتی ہے۔کسی کو اوڑھنے کے لئے جنگل میں کمبل مل جاتا ہے۔شیخ باہو کو ہرن کے سینگ پر بھنی ہوئی مچھلی ملتی ہے۔

بہ بیں طرفہ تماشا شیخ باہو

برات عاشقاں بر شاخ آہور

ہمارے ایک دوست کے بٹوے سے ہمیشہ تازہ چھپا ہوا سو کا نوٹ ملتا ہے۔ان کے مرید دوست احباب دیکھتے تھے۔بعض لوگوں کو صبح صبح پانچ کا نوٹ ملتا ہے۔بعض لوگوں کو نوٹوں کی گڈی مل جاتی تھی۔مردے زندہ ہوئے' اندھے سوانکھے ہوئے یہ ایسی حالتیں ہیں کہ ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا' مگر جن لوگوں کو اس طرح کی چیزیں غیب سے ملتی تھیں انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کمبل کہاں سے آیا مچھلی کیسے بھنی اور ان تک پہنچی یہ باتیں راز ہی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رازوں کو چھپاتے ہیں۔پس ضرورت کے مطابق کسی اپنے ولی کی دعا سے جنگل بیاباں میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا مگر یہ پتہ نہیں کہ یہ کہاں سے آیا۔

فطرت اپنے راز چھپاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے راز چھپائے اپنے دوستوں کی ضرورت پوری کر دی مگر یہ نہیں بتایا کہ یہ سب کشف و کرامات کیسے ہوئیں۔کھانا کیونکر تیار ہوا کیونکہ اس ہستی کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔مرتے دم تک کبھی انہیں پتہ نہ لگا کہ ایسا کیوں ہوا اور کہاں ہمیں میلوں دور بیٹھے اپنے عزیزوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے یہ سب کیسے ہوتا ہے؟ یہ ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔دوستوں کے دلوں کی بات معلوم ہو جاتی ہے مگر ہم نہیں بتا سکتے کہ کیسے ہوتی ہے بہر حال بعض حقیقتیں ایسی ہیں جو ہمیشہ راز رہتی ہیں۔

☆☆☆

دوست' احباب میں سے اگر کوئی شخص سخت بیمار ہوتا ہے اور مر جاتا ہے تو عالم خواب

Marfat.com

میں اسے زندہ دکھایا جاتا ہے۔ اور اگر کسی کے لڑکا پیدا ہوتا ہے تو لڑکی دکھائی جاتی ہے معلوم نہیں یہ اتنی بات کیوں کرتے ہیں راز کو پورا ظاہر ہونے نہیں دیتے۔

☆☆☆

خالی پیٹ انسان جو کچھ سوچتا ہے جو اس سے یقیناً مختلف ہوتا ہے جو بھرے پیٹ سوچتا ہے۔

☆☆

تین چیزیں باعثِ فساد ہیں۔ مذہب' ملکیت اور بہمیت۔

☆☆☆

تاریخ اپنے واقعات کو اس طرح دھراتی ہے کہ برج اور ستاروں کی چالیں ایسی یا اس کے قریب قریب ہو جاتی ہیں۔

☆☆☆

ماں اپنے بچے کے مونھ میں لقمہ دیتی ہے تو اُسے بڑا مزہ آتا ہے۔ وہ ایسا محبت کی بنا پر کرتی ہے۔ شوہر بیوی کے منہ میں لقمہ دیتا ہے تو اسے بڑا مزہ آتا ہے وہ بھی محبت کی بنا پر ایسا کرتا ہے' اسی طرح محبت سے مٹھائی کھلانے اور کھانے میں مزہ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پوری مخلوق کو کھانا کھلاتا ہے معلوم ہوا وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔

☆☆☆

کتا کتے سے لڑتا ہے' بلی بلی سے لڑتی ہے۔ مرغا مرغے سے لڑتا ہے کسی چیز کے حصول کے لئے نہیں صرف اپنی قوت کے اظہار کے لئے اور تفوق حاصل کرنے کے لئے معلوم ہوا کہ جنگ ضروری ہے۔

☆☆☆

میں ایسے بزرگ سے ملا ہوں جب وہ اللہ کہتے تو دل بھی کہتا دل کی آواز عجیب طرح کی تھی۔ صاف اللہ نکلتا تھا مگر اس طرح نہیں جس طرح زبان سے نکلتا ہے۔ اور ایک ایسے بزرگ سے ملا جن کا مقام قلب ہر وقت ہلتا رہتا تھا یعنی قلب کا جاری ہونا اوپر کے عضلات سے صاف نظر آتا تھا اور ایک بزرگ اپنی تسبیح کا دانہ دوسرے دانے پر گراتے تو اس سے

Marfat.com

اللہ نکلتا تھا۔

☆☆☆

عالم ملکوت کے ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ عالم ظاہر کے عجائبات ان کے سامنے ایسے ہیں جیسے سمندر کے سامنے قطرہ۔

☆☆☆

موت صرف روح ہے اور جسم کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہے۔ نہ جسم کو فنا کر سکتی ہے نہ روح کو۔

☆☆☆

آسمانی مذہب نے عورت کے لئے لوہے کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ مادی مذاہب نے اس کے ہاتھوں میں توپ اور بندوق تھما دی۔ انصاف نہیں کیا اور غیر فطری کام کیا۔ عورت تو گھر کی ملکہ ہوتی ہے۔

☆☆☆

اگر کوئی شخص رزق کو سڑا کر پھینکے نہ خود کھائے نہ کسی کو کھلائے تو ایسا کرنے سے اس کا رزق کم ہوتا ہے۔

☆☆☆

مخلوق کو علم کی نسبت ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔ مگر اس دور میں ادب کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ علم کو کافی سمجھا گیا ہے۔ یہی باعث فتنہ ہے۔

☆☆☆

دنیا میں تاریخ سے زیادہ غیر متعبر اور غیر یقینی کوئی بھی فن نہیں ہے ہر دور میں تاریخ کو بری طرح مسخ کیا گیا ہے کہ کسی بھی حقیقت کا دریافت کرنا بڑا دشوار ہے۔ تاریخ کی کوئی بھی کتاب بھروسہ کے قابل نہیں ہے خواہ وہ کتنی ہی مستند کیوں نہ ہو۔

☆☆☆

یہ غلط ہے کہ زمانہ قدر نہیں کرتا۔ زمانہ ہر شخص کی اس کمال کے مطابق قدر کرتا ہے مگر ہم لوگ اپنی قیمت زیادہ لگاتے ہیں اور زمانہ صحیح اندازہ لگا کر اس کے مطابق اجر دیتا ہے۔

Marfat.com

البتہ کچھ دیر ہو جاتی ہے تو بھی وہ ہماری کسی کمی پر مثلاً یہ کہ ہم صاحبِ کمال تو ہیں مگر صاحبِ حسن وخلق نہیں تو ان جیسی باتوں سے قدر دانی میں فرق پڑ جاتا ہے یا یہ کہ ہم نے ایسے فن میں کمال پیدا کیا جسے زمانے نے بے وقعت کر دیا اور وہ بے وقت کی راگنی میں شمار ہوتا ہے زمانہ ہر شخص کی قدر بقدر اس کے علم وفن کے کرتا ہے ہاں کبھی مرنے کے بعد بھی کراتا ہے۔ اور بعض لوگوں کی قدر زندگی میں خواب کرا دیتا ہے۔ مرنے کے بعد کچھ نہیں۔ ناپ تول کا پورا پورا حساب کتاب ہے۔ لوگ خواہ مخواہ زمانے کی ناقدری کا گلہ کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

☆☆☆

جراثیم کش دوائیں اور پوڈر چھڑکنے سے نزلہ زکام تو ہوتا ہی ہے کوکش، حلق و بینی متاثر ہوتے ہیں۔ آنکھیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔

☆☆☆

بعض لوگ ایسی چیزیں دیکھ سکتے ہیں جنہیں کسی بھی آلہ کے ذریعے نہیں دیکھا جا سکتا اور کسی بھی عقلی طور پر نہیں پہچانا جا سکتا۔ یعنی جہاں بصیرت کی رسائی نہیں ہو سکتی مطلب یہ کہ لوگ نورِ بصیرت سے ایسے حقائق کو دیکھ لیتے ہیں جو مادیات سے مبرا ہوتے ہیں اور عقل کی گرفت سے باہر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی کا زیادہ دارومدار الہام پر ہے۔ شروع سے بچہ الہام کے تحت چلتا ہے۔ جوانی کے جذبات الہام سے جانتا ہے۔ بڑھاپے اور موت کو الہام سے پہچانتا ہے۔ چڑیوں کے جوڑِ اپنے جوڑے کو کیسے پہچانتے ہیں ان کی شکلیں ایسی جیسی ہوتی ہیں۔ فضا میں اڑنے والے کیڑے اور پرندے اپنے گھر کو کیسے پہچانتے ہیں۔ مرغ اذانِ شب کے وقت کو کیسے پہچانتا ہے۔ اس طرح اکثر جانور اوقات و ساعات کو الہام کے ذریعے جانتے ہیں۔ اور بعض میں کوئی اور حس ہے۔ جو انسانوں میں نہیں ہے۔

☆☆☆

جس طرح مادیات میں چھوت ہوتی ہے۔ جیسے بعض بیماریاں اور جراثیم ایک جسم سے

Marfat.com

دوسرے جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں اس طرح روحانیت میں بھی چھوت ہے۔ جیسے ایک دوست کے اخلاق دوسرے دوست میں سرایت کر جاتے ہیں۔ مادیات کے ذریعے بھی روحانی چھوت لگتی ہے جیسے کسی بزرگ کا پس خوردہ کھانے یا کسی پیر کے لنگر کا کھانا کھانے سے اس بزرگ کی روحانی کھانے والے کو متاثر کرتی ہے۔ روحانیت کے ذریعے بھی مادی چھوت لگ جاتی ہے یعنی ہم اپنی روحانی طاقت سے ایک جسم سے دوسرے جسم میں مادی چھوت پیدا کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

رونق عالم ان لوگوں سے ہے جنہیں کچھ پتا نہیں کہ اعمال کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جن کے دلوں اور آنکھوں پر پردے پڑے ہیں۔ لہٰذا وہ بڑے شوق سے گناہ کر جاتے ہیں اور گناہ کرنے کے لئے کیسی کیسی تیاریاں کرتے ہیں۔ کیسی تدبیریں لڑاتے ہیں۔ خوب جدوجہد کرتے ہیں اور پھر سزا سے بچنے کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے۔ پکڑ دھکڑ' عدالتوں کی رونق انہیں سے ہے۔ دیکھو ایک بکری کے بچے کو پتا نہیں کہ جس پر میں چڑھ رہا ہوں وہ میری ماں ہے۔ ایک ڈاکو کو پتا نہیں کہ اس کے فعل کا کیا انجام ہے۔ اور قاتل نہیں جانتا کہ بدلہ ضرور چکانا ہے۔ عقلمندوں سے زیادہ رونق نہیں ہے۔ نہ نیکوں سے۔

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

روحانیاتِ صارمؔ

الازہری

ندوی

عاصمہ فرحتؔ

صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ اپوا کالج، لاہور

Marfat.com

Marfat.com

خیال وایمان کی قوّت

خیال وایمان میں بڑی طاقت ہے' اس قدر کے بیان میں نہیں سما سکتی۔ ایک صوفی لکھتا ہے کہ آواز الست میرے کانوں میں اس طرح گونج رہی ہے جیسے یہ کل کی بات ہے۔ دیکھا آپ نے خیال ایمان میں کیا قوت ہے؟ ان دونوں طاقتوں کے لیے نہ بُعدِ مکانی کوئی چیز ہے نہ بُعدِ زمانی' نہ کہ دشوار کوئی بات ہے نہ ناممکن۔

یہ طاقت جن لوگوں کو حاصل ہو جاتی ہے وہ زمین وآسمان کے خزانوں کے مالک ہو جاتے ہیں بلکہ خدا کی طرح تصرف کرنے لگتے ہیں۔ ایمان میں ایک خدائی طاقت مضمر ہے' اس لیے بانیانِ مذہب پہلے ایمان کا مطالبہ کرتے ہیں اور وہ بھی ایمان بالغیب کا جو بڑا طاقتور ہوتا ہے' تمام مذاہب کی بنیاد اسی پر ہے۔ جب یہ ایمان حاصل ہو جاتا ہے تمام اعمال کو اپنے رنگ میں رنگ دیتا ہے اور حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دکھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب کا پیرو اپنے مذہب کی حقانیت اور دوسرے مذہب کے بطلان کو پاتا ہے اور جب کسی قوم کا اس اَمر پر شدید ایمان ہو جاتا ہے کہ اُس کا مذہب بالکل سچا ہے تو وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کے لیے سربکف ہو جاتی ہے اور اس میں ایک خدائی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح وہ ایک انقلاب لانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ پھر جوں جوں یہ طاقت گھٹتی جاتی ہے اور قوم کو اپنے مذہب کے ضعف کا علم ہونے لگتا ہے تو وہ خودغرض ہو جاتی ہے اور اُس میں وہ جذبہ و ولولہ نہیں رہتا۔ لہٰذا کمزور ہو جاتی ہے۔

بالآخر کمزور ہوتے ہوتے مٹ جاتی ہے۔ ہر قوم میں کچھ صاحبِ ایمان ایسے ہوتے ہیں جو قوم کو سنبھالے رہتے ہیں اور ان کے ایمان کو تازہ کرتے رہتے ہیں اور ہر جائز و ناجائز تاویل سے مذہب کی بنیاد کو قوی کرتے ہیں اور بعض وقت

Marfat.com

ایسی باتیں کر کے قوم کو مطمئن کر دیتے ہیں جن کی سچائی پر انہیں خود بھی یقین نہیں ہوتا۔
ہر مذہب کے صوفیاء کے یہاں اس طاقت کا ظہور اس شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے

یہی صوفیاء اس شدتِ ایمان کی بدولت ایسے مرتبہ پر پہنچ گئے کہ دُنیا میں اچھی خاصی خدائی کر گئے کیونکہ وہ مخلوق کی کارسازی کرتے تھے

Marfat.com

جسم اور نفس کا انضباط

کچھ ایسی صورتیں ضروری ہیں جن سے خیالات پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور ان کے بہاؤ کو ایک رُخ پر لگایا جا سکا ہے۔ اس طرح بیٹھو کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی رہے۔ اس طرح چلو کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی رہے تو خیالات بس میں رہتے ہیں اور عالی ہمتی پیدا ہوتی ہے۔ ایسی غذائیں جو خیالاتِ فاسد کو پیدا کری ہیں' نہ کھانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے جیسے مسور' بینگن' مرچ وغیرہ۔ خیالات پر کنٹرول کرنے سے دین و دنیا کی بڑی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں مگر خیالات پر کنٹرول کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ جیسے سانس کو کنٹرول کرنا مشکل ہے۔ اس سے روحانی ترقیاں بہت آسان ہو جاتی ہیں۔ مراقبات کو خیالات برباد کرتے ہیں۔ مختلف خیالات آنے سے شرکت رہتی ہے اور خدا شرک کو گوارا نہیں کرتا۔ جب سارے خیالات ختم ہو جاتے ہیں تو پھر وہ ہی وہ جلوہ گر ہوتا ہے۔ خیالات پر کنٹرول ہو جانے سے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے اور حکمت ہاتھ آتی ہے۔ جب تک جذبات و خواہشات پر قابو نہیں ہوتا خیالات پر کنٹرول نہیں ہوتا۔ دو جذبے یعنی محبت و نفرت کنٹرول نہیں ہونے دیتے۔ نہ کسی سے محبت کرو' نہ کسی سے نفرت۔ بس سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ بغیر ترک کے کام نہیں بنتا بلکہ ترک کا ترک بھی ضروری ہے کہ دنیا کی بنیاد محبت و نفرت پر ہے۔ بغیر ان کو ترک کیے انسان تارکِ دنیا نہیں بن سکتا مگر اس سے میری مراد رہبانیت نہیں ہے۔ نہ ہر شخص کو ایسا مشورہ دیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ امر خلافِ فطرت ہے۔ ہاں! البتہ نفس کو کنٹرول کرنے کے لیے کچھ دنوں کے واسطے ایسا کرنے میں کیا مضائقہ ہے جبکہ بغیر اس کے کام ہی نہیں بنتا۔

تھوڑے دنوں کی رہبانیت کو تو کوئی بھی مذہب منع نہیں کرتا تمام صوفیاء نے ایسا کیا ہے

Marfat.com

عالم نفس

ہم جو کچھ ہیں، نفس سے ہیں اور نفس دِل میں رہتا ہے۔ پہلے تخلیق دِل ہی پاتا ہے۔ نفس خداوندی نور سے بنے ہے۔ پھر اس پر مادیت کی تہہ چڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ تب یہ آدمی وغیرہ کی صورت میں آتا ہے۔ لہٰذا میرا یہ خیال کہ تمام دنیا نور سے بنی ہے درست معلوم ہوتا ہے۔ ہر چیز نفس رکھتی ہے حتیٰ کہ درخت بھی

میرے پیچھے بھی یہی نفس زندہ رہتا ہے، موت اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔

بغور دیکھا جائے تو جسم کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ جو کچھ ہے ہمارا نفس ہے۔

یہی سب کچھ کرتا ہے، جسم تو محکوم ہے، خوشی وغم وغیرہ غرض ہر چیز کی بنیاد اس نفس پر ہے۔ نفس سعید ہے تو ہم بھی سعید ہیں، نفس شریر ہے تو ہم بھی شریر ہیں۔ چونکہ نفس کا گھر دِل ہے اس لیے تمام جسم پر دِل کو فوقیت حاصل ہے اور اسی کی اصلاح و فساد باعثِ اصلاح وفسادِ جسم ہے۔ یہ نفس کہاں سے آیا، کہاں سے تخلیق پایا؟ عالم بالا سے آیا اور عالم بالا ہی کے نور سے تخلیق پایا۔ اسی لیے خالد ہے، یہ بڑا صاف و شفاف ہوتا ہے مگر جسم میں قید پا جاتا ہے تو اس پر مادیت کی تہہ چڑھنا شروع ہو جاتی ہے اور کثیف ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس قدر کثافت بڑھتی جاتی ہے، اپنے مرکز سے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔

نفس بھی تمام عالم کی طرح نور سے بنا ہے مگر یہ عالم کی دوسری چیزوں کی طرح نہیں ہے۔ یہ پھر بھی کسی نہ کسی درجے میں منور رہتا ہے۔ جب اس کو ریزہ ریزہ کر دیا جاتا ہے تو اصل شرارے پھوٹ پڑتے ہیں اور نور، نور میں مل جاتا ہے چونکہ اس کا تعلق تو اس ذاتِ اقدس سے ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی، اس لیے موت اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتی اور یہ سالم رہتا ہے، الا ماشاء اللہ

Marfat.com

نفس امارہ یا نفس لوامہ

دِل کے دائیں جانب نفس لوامہ اور بائیں جانب نفس امارہ۔

دراصل ہر انسان دو دِل رکھتا ہے۔ خدا کے نیک بندے ان دو دِلوں میں سے ایک دِل بنا لیتے ہیں جسے نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر معاملے میں یک دِل ہوتے ہیں۔ ہماری طرح مذبذب اور ڈھلمل نہیں ہوتے۔ نفس لوامہ بری باتوں پر ملامت کرتا ہے۔ یہ مظہر رحمٰن ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو صحیح مشورہ دیتا ہے۔ مگر انسان اس کی بات نہیں سنتا۔ لہٰذا یہ دب جاتا ہے اور نفس امارہ جو بری باتوں کا حکم دیتا رہتا ہے' اس پر غالب آ جاتا ہے۔ یہ مظہر شیطان ہے' یا یوں کہئے کہ صفتِ مضل کا ظل ہے۔ کبھی یہ مغلوب ہو جاتا ہے اور جب کوئی انسان اس کو نہیں سنتا تو یہ اپنی حرکتوں سے باز آ جاتا ہے۔ اکثرت ایسی ہے کہ کبھی لوگوں کا نفس امارہ غالب آ جاتا ہے اور کبھی نفس لوامہ لہٰذا وہ ہر روز کچھ نیک کام اور کچھ بد کام کرتے رہتے ہیں۔ زندگی بھر ان کا یہی طور رہتا ہے۔ ایسے لوگ جن کا نفس لوامہ پوری طرح غالب آ جاتا ہے' شاد ہوتے ہیں اور ایسے جن کا نفس امارہ ہی غالب ہوتا ہے یہ بھی کم ہیں اور یہ شیطان کے کارندے ہیں۔ خدا ان سے بچائے مگر کسی کامل کی نگاہ سے یا اللہ کی ہدایت سے یہ بھی گاہے درست ہو جاتے ہیں۔

فرعون' نمرود' شداد اور ظالم لوگ اسی فریق سے ہیں۔ اسی طرح اگر دیکھا جائے تو انسانوں کی اکثریت نیک ہے۔ نیک اس لیے کہ گناہ کرنا ہماری فطرت ہے' ہم سب ان لوگوں کی نسبت سے یقیناً نیک بندے ہیں جو صرف نفس امارہ کی خواہشات پر چلتے ہیں اور کوئی کام بھلائی کا نہیں کرتے اور اگر ان لوگوں کے اعتبار سے دیکھا جائے جن کا نفس امارہ ختم ہو چکتا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام وغیرہ تو ان کے اعتبار سے بھی ہم نیک ہیں کیونکہ ان جیسا بننا یعنی فرشتہ بننا ہماری فطرت کے

Marfat.com

خلاف ہے۔ لہٰذا ہر برے سے برے انسان سے حسن ظن رکھو اور کبھی اس گمراہ بھائی سے مایوس نہ ہو کیا معلوم تمہاری ہدایت سے اُس کی بھلائی کی چنگاری بھڑک اُٹھے۔

Marfat.com

نفس کے بُت کو عشق ہی توڑتا ہے

نفس کو چھوڑ دو تو خدا کو پالو گے' یہی مختصر راستہ ہے۔ میں عرصے تک سخت ترین مجاہدات کرتا رہا۔ عاجز آ گیا پر خدا کو نہ پا سکا۔ ایک دن میں نے اپنے مراقبات میں خدائے تعالیٰ سے اس اَمر کی شکایت کی تو مجھے یہ جواب ملا کہ نفس کو چھوڑ دے تو مجھے پالے گا' یہی مختصر راستہ ہے۔ مگر تمام بتوں کو توڑنا آسان ہے کم از کم مجھے تو کوئی دشواری نہیں محسوس ہوئی' باوجود اس کے میں اس بُت کو نہ توڑ سکا۔ کیسے توڑوں اپنے آپ کو کیسے بھلا دوں' میں اس کو بھلاتا ہوں تو یہ فطری طور پر مجھے اپنی یاد دلاتا ہے۔

میں کھاتا ہوں تو یہ کھانے کو مانگتا ہے' میں سوتا نہیں تو یہ زبردستی سو جاتا ہے۔ ہم اس کے ہاتھوں کٹھ پتلی ہیں۔ بہرحال جس حد تک اس کو چھوڑ گے اسی حد تک خدا سے قریب ہو جاؤ گے۔

خواہ کوئی مذہب ہو ہر مذہب ایک ہی بات سکھاتا ہے' نفس کشی۔ طریقے مختلف ہیں' نسخے جدا جدا ہیں' ترکیبِ استعمال مختلف ہے' سب یہی راہ بتاتے ہیں مگر کسی کی راہ خطرناک ہے' کسی کی ٹیڑھی' کسی کی ترچھی' کسی کی دشوار' کسی کی قریب چونکہ عشق بہت جلد نفس کو مار دیتا ہے اور سارے جھگڑے ختم کر دیتا ہے۔ اس سے سب سے مختصر راہ ہے اس کی ضرب سب سے کاری ہے۔ یہ تمام عیش و آرام اور عزت و ذلت وغیرہ کے فرق کو مٹا دیتا ہے۔

Marfat.com

عرفانِ نفس

نفس کو پہچاننے میں نہ صرف روحانی بلکہ بہت سی دینی و دنیوی مشکلات بھی حل ہو جاتی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ اپنے آپ کو پہچانتے نہیں ہیں' حیف ہے بوڑھے ہو جاتے ہیں' سب کچھ لکھ پڑھ جاتے ہیں مگر خود کو نہیں جانتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چونکہ اپنے مصائب سے نا آشنا ہوتے ہیں لہٰذا ہمیشہ الزام دوسرے کے سر دھرتے ہیں جس کا نتیجہ فتنہ و فساد ہوتا ہے۔ قصور اپنا ہوتا ہے لیکن قصوروار دوسروں کو گردانتے ہیں۔ ہر شخص اپنے آپ کو مبالغہ آمیز شکل میں جانتا ہے یعنی اپنی قیمت بہت زیادہ اور دوسروں کی کم لگاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ عدل و اعتدال کو قائم نہیں رکھ سکتا' جس کا لازمی ثمرہ جنگ و جدل ہے۔ چونکہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے لہٰذا دوسروں کو سب کچھ کہہ جاتا ہے۔ چونکہ دوسروں کو حقیر اور چھوٹا سمجھتا ہے لہٰذا دوسروں کی چھوٹی سی بات کو بھی برداشت نہیں کرتا' طرح طرح کی باتیں سوچتا ہے کہ اس نے میری بے حرمتی کی' اسے جرأت کیسے ہوئی۔ یہ کون' اسے کیا مطلب۔ اس طرح کئی جرم لگا کے بدلہ زیادہ سے زیادہ لیتا ہے اور اس کو اپنا حق سمجھتا ہے اور حبِ ذات کی وجہ سے اپنے قصور سے بالکل ناواقف رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ علماء اور پروفیسر حضرات دوسرے عالم اور دوسرے پروفیسر کو بالکل جاہل کہتے ہیں' یہ کتنی غفلت ہے دوسرے کی جہالت کو تو دیکھ لیتے ہیں اور اپنی جہالت نہیں دیکھتے' دوسرے کی غلطی کو کم علمی اور اپنی غلطی کو نسیان و تساہل و تسامع پر محمول کرتے ہیں لہٰذا ایک کے خلاف ایک خوب زبان چلاتا ہے اور اس کو اپنا حق سمجھتا ہے۔ یہی بات عوام میں بھی ہے۔ صرف اس ایک امر سے سینکڑوں فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص اپنے آپ کو عاقل گردانتا ہے اور دوسرے کو احمق۔ نتیجہ سوئے نفاق ہوتا ہے۔ آپ صحیح طور پر اپنے آپ کو جان لیں گے تو دیکھیں گے فساد کی جڑ آپ ہی ہیں' آپ کے دوست نہیں۔

Marfat.com

انانیت ہر انسان میں ہے

انانیت مٹتی نہیں، رہتی ضرور ہے۔ دُنیا کے ہر بڑے سے بڑے عابد و زاہد میں بھی یہ جلوہ گر ہے گو اکثر اوقات بدلتی رہتی ہے۔ شطحیات اسی انانیت کا ظہور ہوتے ہیں۔ رات دن تو ہم انا' انا کہتے ہیں لہٰذا انانیت مٹ کیسے سکتی ہے البتہ مجاہدات وغیرہ سے کچھ کم ہو جاتی ہے' یا اکثر اوقات دبی رہتی ہے مگر جب انسان انتہائی مجاہدات کرتا ہے تو پھر یہ دوسرے رنگ میں اُبھر آتی ہے۔ یہ جو آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی انا الحق کہتا ہے' کوئی سبحانی ما اعظم شانی کہتا ہے کوئی کچھ اور اور کوئی کچھ یہ سب انانیت کے تحت ہے۔ وہ لوگ جنہیں آپ جھوٹا نبی یا جھوٹا مہدی مانتے ہیں' آپ جانتے ہیں یہ انانیت کے مریض تھے۔ یہ بھی بڑے مجاہد اور پرہیز گار لوگ تھے۔ گو ان کے مخالفین نے ان کے خلاف بہت کچھ غلط پروپاگنڈا کیا ہے۔ جب یہ لوگ مجاہدات کرتے کرتے انتہائی ترقیوں کو پہنچ گئے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ ہم کسی سے کم نہیں ہیں اور اگلے وقتوں کے لوگوں سے پیچھے نہیں رہے تو انانیت ہوئی اور اس نے ایسے دعاوی ان سے کرا دیئے۔

پھر جس کی انانیت انتہائی درجے پر تھی' اُس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا' جس کی کم تھی' اس نے نبوت کا اور جس کی اس سے کم تھی اس نے مہدی و مجدد ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ غرض فکر ہر کس بہ قدر ہمت اوست والا معاملہ ہے۔ شطحیات جو مختلف بزرگوں سے منقول ہیں عجیب عجیب ہیں۔ ذرا ان کو اٹھا کر دیکھو کیسی کیسی بے تکی اور خلافِ شرع باتیں ہیں کہ کافر بھی نہیں کرتے اور کسی طرح اسلام ان کی اجازت نہیں دیتا اور بعض تو اس درجہ مضحکہ خیز ہیں کہ بے ساختہ ہنسی آ جاتی ہے۔ پھر علماء نے جو کچھ ان اقوال کی تاویلیں کی ہیں وہ ان سے زیادہ قابل صد سخریہ ہیں' ان بیچاروں کو کیا پتہ کہ ہم لوگوں پر کیا گزرتی ہے

Marfat.com

خواہشاتِ نفسانی کی غلامی

جو شخص نفس کا غلام ہے' انسان کہلانے کا مستحق نہیں' زیادہ سے زیادہ ہم اُسے حیوان ناطق کہہ سکتے ہیں۔ حیوان اپنے نفس کے غلام ہوتے ہیں' جس چیز کو دل چاہتا ہے' وہی کرتے ہیں۔ کنٹرول کرنا جانتے ہی نہیں۔ جب جی چاہا کھالیا' جب جی چاہا سو گئے۔ جب جی چاہا بولنے لگے' یہی حالت عام انسانوں کی ہے تو پھر بتایئے ان میں اور ایک حیوان میں کیا فرق ہے؟ میں اس دَور کے انسان کو دیکھتا ہوں تو حیرت کرتا ہوں کہ کس قدر نفس پرست ہو گیا ہے۔ دے سگریٹ پر سگرٹ پیئے جاتا ہے' جانتا ہے کہ مال و جان کا زیاں ہے تو پھر یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ جانتے ہوئے بھی انسان وہ چیز ترک نہ کر سکے' علمائے دین کو دیکھتا ہوں کہ پان پر پان اور تمبا کو پر تمبا کو کھائے جاتے ہیں' مُنہ سے پیک دان کی سی بو آتی ہے اور کلام اللہ و حدیثِ رسول اللہؐ کا ذکر ہو رہا ہے۔ ہم اہل مشرق تو پھر بھی غنیمت ہیں' یورپ کا انسان تو بالکل ہی گیا گزرا ہے اور ان کے بیشتر افراد تو اس معاملے میں حیوانات سے بھی سبقت لے گئے ہیں اور نفس پرستی کا دور ہے۔ ہمارے وہ مذہبی لوگ جو تزکیہ نفس کے درپے ہیں وہ بھی ادھر توجہ نہیں کرتے۔ افسوس ہے پھر کیسے نفس پاک ہو سکتا ہے۔ انہی بھی اس طرف دھیان نہیں ہوتا کہ چند بار چائے پی لی اور پان کھالے تو نفس کتنا موٹا ہو گیا۔ اس نفس پرستی کی وجہ سے بڑے بڑے مفاسد پیدا ہو گئے ہیں' جن کے بیان پر اگر میں آ جاؤں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ افسوس تو یہ ہے کہ اسکول و کالج بھی اس طرف دھیان نہیں دیتے' نہ اساتذہ اس کا کچھ خیال کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ چیزیں جائز ہیں' مگر جائز کی کثرت کب جائز ہے۔

Marfat.com

عزت

بندوں کا پروردگار کے سامنے جھک جانا' حق کے سامنے جھک جانا ہے باطل کے سامنے نہیں کیونکہ خلق' امر' غنا اور ملک صرف اسی کے لئے ہے۔ بندوں کے معاملات اس کے مشیت و ارادے کے تابع ہیں اور وہ جس دم اپنی پیشانیاں سجدے میں رب العزت کے سامنے جھکاتے ہیں تو اس وقت وہ پاکیزہ ترین حالت میں ہوتے ہیں' تب وہ اپنی وضع کو پہچانتے ہیں اور خالق کبیر کو اس کا حق دیتے ہیں جس میں کوئی شک نہیں اور جس کے کرنے میں کوئی ظلم و عدوان نہیں۔

مگر بندے کا بندے کے سامنے جھکنا' یہ بلا شک باطل ہے اور متکبر مغرور اپنے نفس کے بارے میں غلط گمان رکھتا ہے۔ دوسروں کو غلام بنانے والا کمینہ اپنی مرتبت سے ناواقف ہے' ایسے بوجھ اٹھاتا ہے جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسلام نے غرور اور ذلت کو حرام قرار دیا ہے اور عزت کو واجب کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جس کے دِل میں رائی برابر غرور ہوگا' اللہ اُس کو جہنم میں مُنہ کے بل گرا دے گا۔''

وقت کے ساتھ نفع حاصل کرنا

ہر گمشدہ چیز لوٹ سکتی ہے مگر وقت نہیں لوٹ سکتا' وہ اگر ضائع ہو جاتا ہے تو اس کے لوٹنے کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی' اس لئے وقت سب سے قیمتی ہے۔ عقلمند انسان کو چاہئے کہ اپنے اوقات کا اس طرح استقبال کرے جس طرح ایک بخیل اپنی نفیس چیز کا استقبال کرتا ہے کہ تھوڑی سی مقدار میں بھی افراط نہیں کرتا چہ جائیکہ بڑی مقدار میں افراط کرے۔ انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی

Marfat.com

کیوں نہ ہو۔

یہ بات تو بڑا دھوکہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو تو ایک جگہ کھڑا سمجھے اور وقت کو چلتا ہوا خیال کرے، یہ تو نظر کا دھوکا ہے کہ انسان یہ خیال کرے کہ کشتی ٹھہری ہوئی ہے اور باقی چیزیں چل رہی ہیں اور وہ بیٹھا ہوا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ زمانہ انسان کو اس کے انجام کی طرف لے جا رہا ہے۔

زمانے سے نصیحت حاصل کرنا

عام کتب تاریخ کے پڑھنے سے زمانے سے نصیحت حاصل ہوتی ہے۔ آفاق میں آیاتِ الٰہی کے مطالعہ اور تدبر احوالِ اُمم سے بھی عبرت حاصل ہوتی ہے کہ قومیں کس طرح کھڑی ہوتی ہیں اور کس طرح گر جاتی ہیں اور کس طرح نشو ونما اور انحطاط پزیر ہوتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لوگ ان ادوار متعاقبہ کی طرف ملتفت ہوں اور وہ ان سے نفع حاصل کرنے کی طرف مائل ہوں۔

Marfat.com

مشاہدات
و
مجربات

ندوی

عاصمہ فرحت

صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ اپوا کالج، لاہور

Marfat.com

Marfat.com

کبھی ایک ضد دوسری ضد کی پیدائش کا سبب بن جاتی ہے، کسی کا غم کسی کی خوشی کا باعث بن جاتا ہے اور کسی کا ہنسنا کسی کے رونے کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر چہ اُس غم سے اُسی جیسے یا اس کی مانند غم پیدا ہوتے ہوں اور اُس ہنسنے سے اسی جیسی یا اُس کی مانند ہنسی پیدا ہوئی ہو، ایک ہی تخم سے متضاد چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

خواب میں دو زندہ انسانوں کی روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں، مشورہ کرتی ہیں یا ہدایات بتاتی ہیں اور ان دونوں کے اجسام و دماغ و دِل حیوانی کو کبھی اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا، پیر اپنے مرید کو خواب میں ہدایت دیتا ہے اور بسا اوقات دونوں کی ایسی ہی حالت ہوتی ہے اور کبھی ایک مُردہ اور زندہ کی روح ملتی ہے۔

رونق عالم اُن لوگوں سے ہے جنہیں کچھ پتا نہیں کہ اعمال کا انجام کیا ہوتا ہے، جن کے دِلوں اور آنکھوں پر پردے پڑے ہیں لہٰذا وہ بڑے شوق سے گناہ کر جاتے ہیں اور گناہ کرنے کے لیے کیسی کیسی تیاریاں کرتے ہیں، کیسی کیسی تدبیریں لڑاتے ہیں، خوب جدوجہد کرتے ہیں اور پھر سزا سے بچنے کے لیے کیا کچھ نہیں کرتے، پکڑ دھکڑ، عدالتوں کی رونق انہی سے ہے، دیکھو ایک بکری کے بچے کو پتا نہیں کہ جس پر میں چڑھ رہا ہوں وہ میری ماں ہے، ایک ڈاکو کو پتا نہیں کہ اُسکے فعل کا کیا انجام ہے اور قاتل نہیں جانتا کہ بدلہ ضرور چکانا ہے۔ عقلمندوں سے زیادہ رونق نہیں ہے، نہ کہ نیکوں سے

جہاں تک ہو سکے پرانے گھروں میں نہ رہنا چاہیے کیونکہ ان میں بعض

Marfat.com

مرنے والوں کی ارواحِ خبیثہ رہ جاتی ہیں اور وہ بعض اوقات تنگ کرتی ہیں، کبھی غم و آلام کی صورت میں اور کبھی بیماری کی شکل میں اور کبھی دوسرے طریقوں سے

چونکہ روح اپنے اصلی عالم کی طرف بے قرار رہتی ہے لہٰذا ہمارے سوتے ہی بقدرِ ظرف گھومتی پھرتی ہے، خواب کی زندگی ہماری اس زندگی سے کچھ علیحدہ سی ہے، فطرت کی مہربانی دیکھئے کہ جب تک انسان عقل سے عاری رہتا ہے تو ایام طفولیت میں خواب صاف نظر آتے ہیں یعنی کھیل، کھلونے اور مٹھائی وغیرہ مگر جب وہ صاحبِ ادراک ہو جاتا ہے تو خواب علامتی بن جاتے ہیں اور رمز و اشارے، کنائے ہونے لگتے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ فطرت ہمیں امورِ غیبیہ سے بے خبر ہی رکھنا چاہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی سے نہیں پوچھیں گے کہ آمدنی کتنی تھی، البتہ خرچ کے بارے میں سوال ہوگا کہ کہاں کہاں خرچ کیا؟ بے جا تو صرف نہیں کیا اور ضرورت کی جگہ خرچ کرنے سے ہاتھ نہیں روکا، نیز اس بات کا سوال ہوگا کہ آمدنی حلال تھی یا حرام؟

قرآن نازل ہوا مگر عورتوں کو کبھی خطاب نہیں کیا، مؤمنوں اور مسلمانوں ہی کو خطاب ہوتا رہا۔ مؤمنات یا مسلمات کا لفظ بھی نہ آیا تو عورتوں نے شکایت کی، تب مؤمنات اور مسلمات کو بھی خطاب ہونے لگا۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تمام ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے پاس گئے اور سب کو کچھ روپیہ دیا اور کہا کہ کسی اور سے ذکر نہ کرنا، یہ روپیہ میں نے تمہیں کو دیا ہے حالانکہ آپ (ﷺ) نے سب کو ہی اتنا دیا تھا۔ اس سے مقصد آپ

Marfat.com

(ﷺ) کو صرف ان زوجہ کو خوش کرنا تھا۔

✿

ہمیں ماضی پر کوئی اختیار نہیں مگر یادداشت کی حد تک ماضی کی ہر حرکت کو یاد کر سکتے ہیں۔ اگر چہ اسے عمل میں نہیں لا سکتے۔ ہم تاریخ کے ذریعے ہزاروں سال پرانے ماضی کو یاد کر سکتے ہیں مگر عمل میں نہیں لا سکتے۔ ہمیں تھوڑا بہت اختیار صرف حال پر ہے۔ مستقل پر نہیں البتہ ہمیں مستقبل پر اتنا اختیار ہے کہ ہم اپنے زمانہ حال میں ایک درخت بوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دو سال بعد پھل لائے گا تو وہ دو سال بعد پھل لے آتا ہے اور جس وقت پھل لاتا ہے وہ مستقبل، حال میں بدل چکتا ہے۔ ہمیں مستقبل پر بس اس حد تک اختیار ہے۔ اختیار صرف حال پر ہے خواہ وہ ناقص ہو یا کامل بلکہ حال پر بھی ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے

✿

عالم ملکوت کے ایسے عجائبات ہیں کہ عالم ظاہر کے عجائبات اُن کے سامنے ایسے ہیں جیسے سمندر کے سامنے قطرہ

✿

ہمارے کالبد کے اندر دو نظام کارفرما ہیں۔ ایک تو یہی ظاہری جسمانی نظام اور دوسرا مخفی بلکہ غیر مرئی نظام، دِل دیکھ سکتا ہے اور آنکھوں سے بہتر دیکھ سکتا ہے۔ پہاڑ، دریا وغیرہ مانع نہیں ہو سکے۔ قرب و بُعد اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتے۔ یہ سن بھی سکتا ہے۔ ہماری زبان اور لب اشیاء میں اثر کر سکتے ہیں اور حقائق کو بدل سکتے ہیں۔ ہمارا دماغ بہت سے کام کر سکتا ہے۔ دوسروں پر اثر ڈال سکتا ہے۔ ان کے خیالات کو آناً فاناً بدل سکتا ہے۔ ہمارے ہاتھ ایسے طاقت ور کام کر سکتے ہیں جو بڑی بڑی مشینیں نہیں کر سکتیں۔ ہم دُور دُور نامہ و پیام کر سکتے ہیں۔ جس طرح ہمارے جسمانی نظام کی غذائیں جداگانہ ہیں۔ علم اور پاکیزہ باتیں غذائے روح ہیں۔

Marfat.com

ریاضتیں اور عبادتیں اس کے تقاضے ہیں۔ جس قدر اسے اس کی مخصوص غذا پہنچتی رہتی ہے' یہ طاقت ور ہوتی چلی جاتی ہے۔ جس طرح ہم اپنے ہاتھوں' پیروں' چالوں اور تدبیروں سے حیوانوں کو تابع فرمان بنا لیتے ہیں' اسی طرح روح بھی جاندار و غیر جاندار کو اپنے تصرف سے تابع فرمان بنا سکتی ہے' یہ جنات اور غیر مرئی مخلوق کو بھی اپنا تابع فرمان بنا سکتی ہے۔

روح کی غذا الفاظ ہیں اور مخفی عالم کی غذا بھی الفاظ ہی ہیں۔ روح کی غذا اعمالِ حسنہ ہیں اور پاکیزہ مخفی مخلوق کی غذا بھی اچھے الفاظ اور اعمالِ حسنہ ہیں۔ ہم فرشتوں سے ان کے ذریعے تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔

•

چھوٹے بچے بھی ہم عمری کا لحاظ کرتے ہیں حتیٰ کہ حیوان و اشجار بھی کیونکہ سب زمانے کے پابند ہیں

•

دِل جب شفاف ہو جاتا ہے تو مسافتیں اور رکاوٹیں ختم ہو جاتی ہیں۔ دُور کی چیزیں دکھائی اور سنائی دینے لگتی ہیں۔ جیسے آئینہ باوجود دُوری کے سورج کو منعکس کر لیتا ہے۔

•

ہر صاحبِ بصیرت اپنے بارے میں اندھا ہے یا اپنی قیمت بہت زیادہ لگاتا ہے' یا کم۔ ہر شخص اپنے عیوب سے اندھا ہے اگر جانتا بھی ہے تو انہیں خفیف سمجھتا ہے اور دوسروں کے معمولی عیوب کو بھی بڑا محسوس کرتا ہے۔ صوفیہ کے شطحیات کی بنیاد اپنی ناقدر شناسی ہے۔

•

ہماری قوتِ خیالیہ صرف ہمارے اعمال و خیالات کے مطابق خواب دکھا

Marfat.com

سکتی ہے۔ روحانی یا پاکیزہ خیالات چونکہ اس کے پاس نہیں ہوتے یا اس کے قبضے میں نہیں آ سکتے وہ انہیں خواب میں نہیں لا سکتی۔ اگر کوئی شخص پاکیزہ روحانی زندگی گزارتا ہے تو خواب میں ایسے ملکوتی یا لاھوتی خیالات آ سکتے ہیں لیکن اگر یہی شخصیت جو خواب میں روحانی لوگوں یا روحانی خیالات سے ملتا تھا اگر بدکار ہو جاتا ہے تو اچھے خیالات پھر نہیں آتے' اس لیے کہ اچھے خیالات اس کی قوتِ خیالیہ میں نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں تو دب جاتے ہیں یا یہ کہ تجلیاتِ الٰہی و ملکوتی ایسی گندی قوتِ خیالیہ میں آتے ہی نہیں' ہماری قوتِ خیالیہ میں خیالات کے درجات ہیں۔ معمولی' درمیانی اور اعلیٰ۔ یہ ہمارے کردار کے مطابق انہیں خواب میں پیش کرتی رہتی ہے۔

۞

جس نے پالیا' اُس نے کچھ نہیں پایا۔ جس نے نہیں پایا' اُس نے پالیا

۞

جس طرح عالم بالا میں وزن کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح عالم ارواح میں وقت کوئی چیز نہیں ہے' جو وہاں پہنچ گیا وقت کی بندش سے آزاد ہو گیا' نہ بیماری' نہ بوڑھاپا' نہ موت۔

۞

جو انسان خدا کو بھول جاتا ہے' وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور جو شخص جتنی دیر خدا کو بھولے رکھتا ہے' وہ اپنے آپ کو بھولے رکھتا ہے

۞

اس نے اپنے سارے اوصاف انسان کے اندر بھر دیئے ہیں' مگر وہ ناکارہ یا زنگ آلود ہونے کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے۔ بعض لوگوں کو الہام اور علم غیب سے نوازا ہے۔ ان میں سے بعض تو پیدائشی ہوتے ہیں اور بعض کسب سے عالم الغیب ہو

Marfat.com

جاتے ہیں

شیر، چیتے، درندے اور سانپ وغیرہ جیسے جانور جمال و جلال کا مظہر ہیں، ظاہر میں جمال ہے تو باطن میں جلال۔

ساری کائنات جہالت، غفلت و تاریکی میں ہے، کسی کو پتا نہیں کہ کل کیا ہوگا بلکہ اگلی آن میں کیا ہوگا۔ کوئی اپنے انجام سے واقف نہیں، کوئی نہیں جانتا کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں، اس کا انجام کیا ہوگا۔ سب کچھ پردۂ غیب میں ہے۔ البتہ وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا علم عطا کر دیا جاتا ہے۔ جب ہمارے کام کا انجام سامنے آ جاتا ہے تب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ کیا تھا، اُس کا کیا نتیجہ ہوتا تھا۔ اکتساب کے بعد علم حاصل ہوتا ہے، اکتساب سے پہلے نہیں، بچے کو کچھ پتا نہیں جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو کچھ علم عطا کر دیا جاتا ہے، اسی طرح حسب العمر تھوڑا تھوڑا علم عطا ہوتا رہتا ہے اور مرتے وقت علم الیقین سامنے آ جاتا ہے اور ہم جان جاتے ہیں کہ جو کام کئے تھے ان کے انجام یہ تھے وہ نہ تھے، جو ہم خیال کرتے تھے۔ پوری کائنات جہالت میں ڈوبی ہوتی ہے اور اسی میں زندگی کا مزا ہے، اگر کام کرنے سے پہلے انجام معلوم ہو جائے تو بے لطف ہے

اس طرح جب دورِ حیات ختم ہو جائے گا تو پتا چل جائے گا کہ اب کیا ہونا ہے۔

زندگی خلعت خداوندی ہے، جو سر سے پاؤں تک ہے۔ مگر بظاہر دکھائی نہیں دیتی۔ یہ خلعت ہمارے اعمال سے غبار آلود اور بدرنگ بھی ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو

Marfat.com

ہمارا خلعت دکھائی دیتا ہے اور وہ اس کی برائی یا اچھائی سے متاثر ہوتے ہیں۔

✿

اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کو بقدر اُس کے وجود کے انتقام کی طاقت عطا کی ہے۔ دیکھو مجبور محض انسان کم از کم اپنی زبان سے انتقام لے سکتا ہے۔ یہ زبان جہاں آلۂ لذت ونطق ہے تو آلۂ انتقام بھی ہے۔ کسی بادشاہ نے مجرم کے قتل کا حکم دیا تو وہ گالیاں دینے لگا۔ بادشاہ نے وزیر سے پوچھا: یہ کیا کہتا ہے؟ کہا حضور! آپ کو دوام دولت وتخت کی دعا دیتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: اسے جانے دو۔ مجرم نے اپنی زبان سے انتقام لیا اور وزیر نے اپنی زبان سے اکرام ودُعا میں بدل دیا۔

✿

ہم بحالتِ بیداری جو باغ' باغیچہ لگاتے ہیں وہ خیالی باغ باغیچے ان باغ باغیچوں سے مختلف ہوتے ہیں' جنہیں ہماری قوتِ خیالیہ سوتے میں لگاتی ہے کیونکہ بیداری کے خیالی باغوں سے وہ خیالی باغ ذرا مختلف ہوتے ہیں کیونکہ بیداری کی خیالی گل کاریوں میں کچھ نہ کچھ اصلیت ہوتی ہے۔

✿

اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے جسم میں ایک طبیب رکھا ہے جو اس کے جسمانی امراض کو دُور کرتا رہتا ہے اور ایک روحانی یا نباتاتی رُشد بھی دیا ہے جو ان کی روحانی یا جسمانی بیماریوں کو دُور کرتا رہتا ہے۔

✿

مجھے ایک دفعہ ناک کے بڑے آپریشن کے سلسلے میں بیہوش کر کے ہڈی کاٹی گئی' جس وقت وہ آپریشن جتنے وقت تک کیا گیا' ایک ماہ تک میرا دماغ اُس خاص وقت میں پریشان سا رہتا تھا۔ جب وہ وقت گزر جاتا تو خود بخود اچھا خاص ہو جاتا

Marfat.com

جیسے اُس نے قطع و برید کا وہ وقت یاد رکھا ہو۔

میں نے انتہائی کڑوئی چیزوں کا عرق کشید کیا تو اُن کی تلخی عرق میں نہیں آئی، مگر بو محفوظ رہی۔

پالتو جانور جب ارد گرد چکر کاٹنے لگے اور پاس سے نہ ہٹے اور بار بار محبت کا اظہار کرے تو سمجھ لو کہ وہ بھوکا ہے۔ اگر بلی پاؤں پر مُنہ رگڑے تو وہ سخت بھوکی ہوتی ہے اور اگر کبوتر سر پر آ بیٹھے تو سمجھ لو کہ انتہائی بھوکا ہے۔

ندامت، خجالت اور شرم کا احساس جانوروں کو بھی ہوتا ہے۔ کتا اپنے مالک کو کھاتے دیکھتا ہے تو دیکھتا رہتا ہے مگر شرم سے نگاہیں نیچی بھی کر لیتا ہے

اسی طرح جب ایک بلی کا بچہ کسی بڑے بلّے پر غرّاتا ہے تو خوب زور دکھاتا ہے مگر جب وہ اُسے دبوچ لیتا ہے اور مُنہ میں اُٹھا لیتا ہے تو اس کا سر ندامت سے جھک جاتا ہے۔ ایک جانور جب دوسرے جانور سے شکست کھا جاتا ہے تو پھر اُس سے آنکھ نہیں ملا سکتا

کبوتروں کو اپنے گھر سے اس قدر محبت ہوتی ہے کہ اگر انہیں اپنے بچوں کے ساتھ جنہیں وہ پھراتے ہوں، دوسری جگہ لے جایا جائے تو وہ انہیں بھی اور اپنے جوڑے کو بھی چھوڑ کر بھاگ آتے ہیں، خواہ دوسری جگہ انہیں کتنا ہی آرام کیوں نہ ملتا ہو۔

داڑھ کے درد یا کھوکھلا ہونے سے آنکھ میں درد ہو سکتا ہے اور ناک میں

Marfat.com

بھی، سر میں بھی اور سر کے ایک رخ میں بھی اور گھٹنے میں بھی۔

جب بھی یہ خواب دیکھا کہ لوگ ایک درخت کو زمین میں لگا رہے ہیں اور چاروں طرف سے مٹی دے رہے ہیں تو کسی عزیز کا انتقال ہوا۔

کہیں زخم ہو جاتا تھا تو بھرتا نہ تھا، نہ پیشاب میں شکر تھی، نہ خون میں۔ بڑی اچھی اچھی زخم بھرنے والی ٹیوبیں ڈاکٹروں نے لگانے کے لیے دیں مگر چھ، سات دن سے پہلے معمولی سا زخم بھی نہ بھرتا تھا۔ ایک دفعہ انگلی کٹ گئی۔ میں نے فوراً پھٹکری پسی ہوئی بھر دی، اُسی وقت زخم بھر گیا اور ایک دفعہ ایسا ہوا کہ جو خون زخم سے نکلا، اُسے وہیں لگا رہنے دیا تو وہ زخم بھی بھر گیا۔

مریض بواسیر کو کوئی ایسی دوا نہیں دینی چاہیے جس میں گندھک ہو کیونکہ تکلیف بڑھ جاتی ہے خواہ بواسیر بادی ہو یا خونی۔

ریڑھ کی سب سے آخری ہڈی کی دھکن رحم کی بیماری کی دلیل ہے۔

اگر کسی شخص کو نزول الماء شروع ہوا ہو اور وہ میٹھا بالکل ترک کر دے تو پانی رک جاتا ہے اور باقی بھی صاف ہو جاتا ہے۔

بھنگی چماروں وغیرہ کی اولاد میں تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بھی میں نے

Marfat.com

ان میں وہی اخلاق دیکھے جو اُن کے آباؤ اجداد میں تھے۔

✿

میں نے گھیکوار کے پودے کو ایک ماہ تک تاروں کے چھینکے میں ڈالے رکھا' نہ پانی دیا' نہ دھوپ تو وہ زندہ ہی رہا۔

✿

ایک سوزاک والی عورت نے بیان کیا کہ جب زخموں کا زور ہوتا ہے تو معدہ پر سخت درد ہوتا ہے اور جب زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں تو درد خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔

✿

وٹامن ''K'' پیشاب کا خوب اخراج کرتا ہے اور گردے اور مثانے کو صاف کرتا ہے۔

✿

اہل پنجاب کھانے کے اس قدر شوقین ہیں کہ وہ لوگ جنہیں کھانا بالکل ہضم نہیں ہوتا وہ بھی پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں اور جب ہضم نہیں ہوتا تو اُنگلی ڈال کر قے کر دیتے ہیں اور ایسا مدۃ العمر کرتے رہتے ہیں۔ ہیضہ کے مریض کو اگر ہم کہتے ہیں کہ کھانا نہ کھائے تو اُس کے ورثاء کہتے ہیں مگر نہ کھانے سے تو کمزوری ہو جائے گی اور کھلا کر رہتے ہیں' اسی طرح وہ بوڑھے جنہیں قے' دست لگے ہوں منع کرنے پر بھی حسبِ سابق ہی کھاتے ہیں۔

✿

مسہل اور قبض کشاء گولیاں بارہ سال رکھنے پر بھی بے اثر نہ ہوئیں۔

✿

موجودہ دَور میں فتق وغیرہ کی بیماری سائیکل کی وجہ سے بکثرت ہو رہی ہے'

Marfat.com

خصوصاً پیٹ بھرے پر سائیکل چلانے یا سائیکل پر بوجھ رکھ کر چلانے یا روزانہ کئی کئی میل چلانے سے' ایک سبب اس قسم کی بیماریوں کا سیڑھیوں پر کثرت سے اترنا' چڑھنا بھی ہے خصوصاً بوجھ لے کر چڑھنا' اترنا جیسے بالٹی میں پانی بھر کر اوپر لے جانا۔ ایک سبب قبض بھی ہے اور قبض زیادہ تر بسکٹ' کیک' پیسٹری اور انڈے کی کثرت سے ہے۔ میدے کی مصنوعات نے انسانی غذا کی مقدار کم کر دی ہے' بعض لوگوں کو پیٹ بھرے پر جماع کرنے سے اس قسم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔



وہ لوگ جن کے ناک کے نتھنے شدتِ زکام سے پھٹ جاتے ہیں یا پاؤں جاڑوں میں ہونٹ پھٹتے ہیں' انہیں چاہیے کہ دن میں آٹھ دس بار مکھن' گھی یا ویزلین یا روغن زیتون ملیں' ایک دو بار کسی دوا کے لگانے سے فائدہ نہیں ہوتا۔



اہل پنجاب کو گرم داوؤں سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا خصوصاً وہ لوگ جو چائے بھی نہیں پی سکتے۔ اکثر گرم دوائیں کھانے سے انہیں نزلہ ہو جاتا ہے اور سرد دواؤں سے آرام پہنچتا ہے۔ ان کے نزلہ کو بھی سرد دواؤں جیسے بہدانہ وغیرہ سے آرام ہوتا ہے اور بعض کی قوتِ باہ سلب ہو جاتی ہے تو کوئی بھی گرم سے گرم معجون یا دوا اثر نہیں کرتی' سرد چیز ہی اثر کرتی ہیں۔

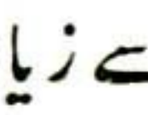

داڑھ کے درد کے لیے تمباکو سے بہتر شاید کوئی بھی دوا نہیں ہے۔

سوتے یا جاگتے میں جو چیز منہ اور پیشانی پر کاٹتی ہے وہ گوبھی یا اسی قسم کی چیزیں ہوتی ہیں' مچھر یا پسو صرف چہرے ہی کو نہیں لپٹتے اور ان کا مرکز گھر میں وہ جگہ ہوتی ہے جہاں کوڑا کرکٹ نمی کے ساتھ جمع ہو' وہیں ان کی پیدائش بھی ہوتی ہے۔ ان

Marfat.com

میں سے ایک تو سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور ایک سیاہ باریک بھنگے کی طرح جو مشکل سے نظر آتا ہے۔ میں سوات گیا تو سوتے ہی اور اندھیرا کرتے ہی کوئی چیز مُنہ اور پیشانی پر آ کر لپٹتی تھی، روشنی کرتا تو دکھائی بھی نہ دیتی، ہوٹل بہت صاف تھا، کہیں کوڑا کرکٹ نہ تھا۔ بہت تنگ آ گیا تو جستجو کی کہ یہ کہاں ہے کہ جو فلٹ مارے سے بھی نہیں جاتی، دیکھا تو کوڑے کے ڈرم میں بھری ہوئی تھی۔

✿

آپنے سے بہت چھوٹے آدمی سے دشمنی نہ کرو کیونکہ اگر دشمن بہت حقیر ہو تو مقابلہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے، دیکھو مچھر، پسو، چیونٹیوں اور مکھیوں وغیرہ کا مقابلہ کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔

✿

چڑیاں سم الفار کھاتے ہی مر جاتی ہیں مگر چھوٹی چوہیاں یا تو کھاتی نہیں یا مرتی نہیں۔ میں اس اَمر کا صحیح اندازہ نہیں کر سکا البتہ بڑے چوہے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ انہیں شدید گرمی اور پیاس لگتی ہے اور وہ پانی کی طرف دوڑتے ہیں، پانی کے پاس ہی پڑے پڑے مر جاتے ہیں اور جو چوہا ایسے چوہے کا مُنہ سونگھ لیتا ہے وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔

✿

ایک آدمی کئی ارواح سے مرکب ہوتا ہے، جو ایک روحِ کبیر کے تحت کام کرتی ہیں اور جن سے روح کبیر کی ترکیب ہوتی ہے، روحِ حیوانی اور ہے روحِ انسانی اور۔

✿

میں نے گھیکوار کے پودے ایسی جگہ لگائے جہاں سخت دھوپ تھی اور ایسی جگہ بھی جہاں دھوپ نہ تھی، دھواں رہتا تھا اور دوسرے بوٹے جل جاتے تھے اور ایسی

Marfat.com

جگہ بھی جہاں دھوپ بالکل نہ آتی تھی تو وہ ہر سہ مقامات پر خوب پلے بڑھے مگر دھوپ نہ ملنے کی کمی کو ایک ماہ سے زیادہ برداشت نہ کر سکے۔

اس ہر چیز کی کثرت مضر ہے' آرام کی کثرت بھی باعثِ تکلیف و آلام ہے' زیادہ پڑے رہنے یا بیٹھے رہنے سے جسم ڈھیلا ڈھالا' ست' تکلیف برداشت نہ کر سکنے والا تو ہو ہی جاتا ہے' زیادہ پڑے رہنے سے سر میں درد رہنے لگتا ہے' دِل کمزور ہو جاتا ہے اور زیادہ بیٹھے رہنے سے تو تمام ہی اعضاء پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ گردے صحیح طور پر اپنا کام انجام نہیں دے سکتے' قبض رہتا ہے' کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا اور ہاتھ پاؤں درد کرنے لگتے ہیں' چلنے پھرنے سے بہت سے امراض دُور ہو جاتے ہیں۔ اخلاق پر بھی اثر پڑتا ہے اور زیادہ عیش پرستی اخلاق کو برباد کر دیتی ہے۔

کوئی عورتیں ایسی ہیں جن کے سارے جسم پر داد پھوڑے اور پھنسیاں تھیں' انہوں نے بیان کیا کہ عرصہ دراز سے ہم مختلف ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج کرتے رہے ہیں' بالکل فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے ایسی عورتوں کو کوئی مصفی خون دوا نہیں دی' صرف ماہواری جاری کرنے کی دوا دی تو بالکل آرام ہو گیا۔

اسی طرح ایک لڑکے کو میں نے اصلاحِ جگر کی دوائیں دیں تو وہ ٹھیک ہو گیا اور ایسے ہی ایک مریض کو کھٹائی خوب کھلوائی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

کوئی قانون خواہ کیسا ہی ہو اور کتنے ہی عقلاء نے بنایا ہو کبھی دائمی نہیں ہو سکتا۔ قانون نام ہی ہے ایک وقتی چیز کا ہے اور جس قانون پر عام لوگ عمل نہ کر سکیں لغو ہے اور ایسا قانون بنانا بیکار ہے جس پر گرفت نہ ہو سکے۔ باہم مجرم کو سزا نہ دے

Marfat.com

سکیں۔

جتنے بھی مصنوعی گھی ہیں ان میں سے کسی ایک قسم کو اگر استعمال رکھیں تو جسم عادی ہو جاتا ہے مگر جب دوسری قسم کھائی جاتی ہے تو درد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیاہ شادیوں کے کھانے نزلہ' زکام اور کھانسی کر دیتے ہیں۔

بارہ سال رکھنے پر بھی اصلی گھی کی خوشبو جوں کی توں رہی

قدرت نے انسان کو مستقیم القامت اس لیے بھی بنایا ہے کہ وہ ذرا سی جگہ میں کھڑا ہو سکتا اور بیٹھ سکتا ہے مگر حیوانات بیٹھنے اور کھڑے ہونے کے لیے بڑی جگہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

لال بیگ کو تلوں کی بوری میں رہا تو کالا پڑ گیا اور اس کا یہ رنگ پختہ رہا۔

عموماً پہلے انسان یا حیوان کی روح بیمار ہوتی ہے' جسم اس کے بعد بیمار ہوتا ہے البتہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پہلے جسم متاثر ہوتا ہے اور پھر روح۔

موسم سرما میں پیر فرتوت عموماً رات کے وقت مبتلائے بخار ہو جاتے ہیں اور انہیں ریڑھ کی ہڈی میں خنکی محسوس ہوتی ہے۔ میں نے ایسے لوگوں کا علاج ہمیشہ صرف معجون اذاراقی سے کیا تو بخار زائل ہو گیا۔ میں نے بخار اتارنے کی کوئی دوا

Marfat.com

نہیں دی۔

ہر ملک کے کچھ اخلاق و عادات ہوتے ہیں۔ اہل پنجاب ہر شخص کے نام کو بگاڑ دیتے ہیں' جس ملک وقوم میں یہ رواج ہو سمجھ لو کہ جہالت عام ہے یا وہ بدزبان ہے۔

ہمارے ایک دوست کا سامنے کا آدھا دانت ٹوٹا ہوا تھا۔ ہم نے پوچھا: یہ کیسے ٹوٹا؟ بولا میں چھوٹا سا تھا' بھاگا جا رہا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کیا ہی اچھا ہو جو میں اس وقت گر پڑوں' چنانچہ گر گیا اور آدھا دانت ٹوٹ گیا۔

میرے چار دوست ہر وقت پان تمباکو کھاتے تھے۔ ہر ایک کو کینسر ہوا اور ایک دوست نسوار بہت کھاتا تھا' اس کی زبان میں کینسر ہوا اور ایک تمباکو خور کو گلے میں دو کو داڑھوں میں اور ایک کو گلے میں۔

ہمارا ایک ملازم جوان اور بڑا طاقتور ہے' جب کبھی اس کے کسی ذرا سے زخم پر اسپرٹ لگائی جاتی ہے تو فوراً بیہوش ہو کر پیچھے کو گر پڑتا ہے' کبھی ذرا سی خراش بھی ہو جاتی ہے اور ذرا سی بھی سپرٹ لگائی جائے تو ایسا ہو جاتا ہے۔

ریڑھ کی ہڈی کی بالکل آخری کورسرین کی طرف کی سیلان والی عورتیں درد کی شکایت کرتی ہیں یا جن کے رحم خراب ہیں اور اس نوک کے بالمقابل سامنے کی

Marfat.com

طرف کی بھی شکایت کرتی ہیں۔

جس طرح مادیات میں چھوت ہوتی ہے' جیسے بعض بیماریاں اور جراثیم ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں' اسی طرح روحانیات میں بھی چھوت ہے' جیسے ایک دوست کے اخلاق دوسرے دوست میں سرایت کر جاتے ہیں۔ مادیات کے ذریعہ بھی روحانی چھوت لگتی ہے جیسے کسی بزرگ کا پس خوردہ کھانے یا کسی پیر فقیر کے لنگر کا کھانا کھانے سے اس بزرگ کی روحانیت کھانے والے کو متاثر کرتی ہے اور روحانیت کے ذریعہ بھی مادی چھوت لگ جاتی ہے یعنی ہم اپنی روحانی طاقت سے ایک جسم سے دوسرے جسم میں مادی چھوت پیدا کر سکتے ہیں۔

کیا مرد کسی عورت کے رنگ سے محبت کرتا ہے یا گوشت سے یا کھال سے یا ہڈی سے۔ رنگ اڑ جاتا ہے' گوشت پگھل جاتا ہے البتہ کھال اور ہڈیاں عموماً برقرار رہتی ہیں اور محبت اسی طرح برقرار رہتی ہے اور گاہے عورت کے بیمار یا بوڑھا ہو جانے سے محبت کمزور پڑ جاتی ہے یا بالکل ختم ہو جاتی ہے تو دراصل مرد عورت کی کسی چیز سے محبت کرتا ہے' سچی محبت تو اخلاق و کردار کی وجہ سے ہوتی ہے اور اسی سبب سے باقی بھی رہتی ہے گو کشش رنگ روپ نے ابتدائی طور پر پیدا کی ہو' دراصل تو روح روح سے محبت یا عداوت کرتی ہے' جسمانی عوارض دیرپا نہیں' نہ ان کے اثرات دیرپا ہیں جو کچھ ہے روح ہے اور اخلاق روح کے تابع ہوتے ہیں۔

میں نے ابرک محلوب کو سو کے قریب آنچیں دیں مگر کام کا نہ بنا' جب تک

Marfat.com

کہ اُسے پھر گھیکوار و مدار وغیرہ میں نہ پھونکا۔

ہر بچے کو اپنے ماں' باپ سے کچھ جسمانی اقدار بطور وراثت ملتی ہیں' بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ ان سے باہر قدم مار سکے۔ اسی طرح ہر بچے کو اپنے ماں' باپ سے روحانی و مذہبی اقدار ورثہ میں ملتی ہیں لہٰذا وہ بڑی مشکلوں سے ان سے باہر قدم مار سکتا ہے اور یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ آیا اس کی آبائی مذہب و مسلک صحیح ہے یا غلط' اگر وہ اپنے ماں' باپ کے مسلک سے جدا راہ اختیار کر لیتا ہے تب بھی کسی نہ کسی حد تک موروثی اقدار میں پھنسا رہتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ اپنے طوطے کے پنجرے میں کچھ تنکے رکھ دیئے۔ وہ طوطا جو دس سال سے ہمارے ہاں پل رہا تھا اور بچپن سے آیا تھا' وہ گھونسلے کو کیا جانے مگر جب میں نے تنکے رکھ دیئے تو وہ اس طرح آسودہ ہو کر اُن پر بیٹھا کہ کبھی ایسا آسودہ خاطر ہو کر نہ بیٹھا تھا۔

میں اپنے طوطے کی کمر پر ہاتھ پھیرتا ہوں تو وہ اس طرح خوشی میں جھومتا ہے جیسے صوفی وجد کی حالت میں جھومتے ہیں اور اُس کی آنکھیں ایسی نشیلی ہو جاتی ہیں جیسے قوالی سنتے وقت کسی باحال صوفی کی۔

جہاں کہیں اپنی اولاد کی شادی کرو' دیکھ لو کہ اُس کے ماں باپ' بھائی اور بہنوں کی ازدواجی زندگی کیسی گزری؟ قریب قریب ایسا ہی برتاؤ ہوگا اور اُسی جیسے واقعات پیش آئیں گے۔ خصوصاً ماں' باپ کی ازدواجی زندگی کا بڑا گہرا اثر

Marfat.com

ہوتا ہے۔

✿

جس شخص کی [illegible] اور ذرا آگے کو جھکی ہوئی سی ہو وہ بہت متحمل مزاج اور سیاسی انسان ہوتا ہے۔

✿

اگر کوئی شخص بالکل تندرست ہو اور وہ کسی ایسے پہاڑی مقام پر جائے جہاں کا پانی عمدہ ہو مگر اس کی بھوک میں کوئی اضافہ نہ ہو یا کم ہو جائے تو یہ اس اَمر کی دلیل ہے کہ اس کا دل کمزور ہو چکا ہے' دل و دماغ کو بھی ہضم طعام میں بڑا دخل ہے۔

✿

Marfat.com

تجربہ

جنگلی کبوتروں کے پروں میں فیروزی رنگ جھلکتا ہے۔ میں ان کے نہانے کے لیے ایک ٹب میں پانی رکھا کرتا تھا تو پانی کے اُوپر ان کے پروں کا فاختی رنگ دکھائی دیتا تھا' مگر نیچے سے سارا پانی سبز رنگ کا ہوتا تھا۔

چوہے کی مینگنیوں میں کبھی کیڑا نہیں لگتا۔ میں نے انہیں برسوں پسوا کر رکھا تب بھی کیڑا نہیں لگا۔ گنج کے لیے سر کے میں ملا کر لگانا مفید ہے اور پیشاب لانے کے لیے مثانے پر پانی میں ملا کر لیپ مفید ہے۔

عورتیں بہ نسبت مردوں کے زیادہ چٹوری ہوتی ہیں' کڑوی دوا کھانا کم پسند کرتی ہیں۔

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے خراطین کا قیمہ کر کے کوفتے بنا کر کھائے تو اس دن سے ایسا دورہ پڑتا ہے کہ میں گر کر بے ہوش ہو جاتا ہوں' دورے سے پہلے ایسا لگتا ہے کہ ایک لہر مقعد سے چل کر سر کو جاتی ہے پھر مجھے ہوش نہیں رہتا' مرگی نہیں ہے مگر یہ مرض لاعلاج ہے۔

میں نے موسم سرما میں جوڑوں کے درد وغیرہ کے لیے ہیرے کا کشتہ کھایا تو بہت فائدہ ہوا' مگر میری ناک کے داہنے نتھنے میں ریزش کی ایک خاص جگہ شروع میں بن گئی' جہاں ڈلی کی صورت میں ریزش جمع ہو جاتی ہے' بلغم خشک اور کم ہو جاتا ہے اور مزید کچھ دنوں کھانا تو ایسا محسوس ہونے لگا' ایک مثانے سے ایک لہر مثانے کی

Marfat.com

طرف جاتی ہے اور پیشاب میں جلن اور رکاوٹ اور عجیب سی تکلیف رہنے لگی تو وہ کشتہ کھانا چھوڑ دیا۔ رفتہ رفتہ یہ تکلیف خود بخود رفع ہوگئی۔ مجھے اس کشتے سے خوب فائدہ ہوا' اس وقت عمر ستر سال تھی۔

✿

نور خواہ کتنا ہی ٹھنڈا کیوں نہ ہو' اس میں حرارت ضرور ہوتی ہے' یہی وجہ ہے کہ آنکھ ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا سے خوش ہوتی ہے۔ میں اپنی آنکھ میں ایک دوا ڈلوایا کرتا تھا' وہ فرج میں رکھی رہتی تھی۔ بچے کہتے یہ تو بے حد ٹھنڈی ہے' آپ کو تکلیف دے گی مگر مجھے تو کوئی ٹھنڈک محسوس نہیں ہوتی تھی۔ معلوم ہوا نور جہاں بھی ہوگا حرارت ضرور ہوگی کیونکہ نور کسی نہ کسی حد تک گرم ضرور ہوتا ہے۔

✿

جب کوئی ہنستا ہے تو خوشی کی لہر تقریباً دس گز تک پھیل جاتی ہے اور جب کوئی روتا ہے تو غم کی لہر دُور تک پھیل جاتی ہے۔ یہی وجہ یہ کہ ہم کسی کو ہنستے دیکھتے ہیں تو ہم بھی مسکرانے لگتے ہیں اگرچہ ہمیں ہنسی کی وجہ معلوم نہ ہو' یہی حال رونے کا ہے کہ روتے کو دیکھ کر دِل ملول ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی معاملہ جمائی کا ہے کہ پھیپھڑوں سے نکلی ہوئی آکسیجن دوسرے انسانوں کے پھیپھڑوں پر اثر کرتی ہے اور اُسے جمائی آجاتی ہے۔

Marfat.com

مکاشفہ

آنکھوں میں بصارت ہوتی ہے اور دِل میں بصیرت۔ جس طرح ہم آنکھوں سے دُور دُور تک دیکھ سکتے ہیں' اسی طرح دِل سے بھی دُور دُور تک دیکھ سکتے ہیں اور دور کی باتیں سن سکتے ہیں اور آئندہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے' اُسے بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ روشن ضمیر کے لیے زمان و مکان کے فاصلے بے معنی ہیں۔ جس طرح آنکھوں کی بصارت کم اور زیادہ ہوتی ہے' اسی طرح دِل کی بصیرت بھی کم اور زیادہ ہوتی ہے اور صاحبِ بصیرت کی مشغولیت یا گناہ اس کی بصیرت کو کمزور یا زائل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسرارِ قدرت کا اظہار ظرف دیکھ کر فرماتے ہیں۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے' اس پر قدرت کے اسرار کھلتے جاتے ہیں' وہ موت و حیات سے شناسا ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اسے اپنی پیدائش کا دھندلا' دھندلا تصوّر سامنے آتا جاتا ہے۔ پھر وہ خود تخلیق کے لائق ہو جاتا ہے تو اسے اس کا طریقہ بتا دیا جاتا ہے۔ اسرارِ قدرت کا انکشاف بھی اسی وقت ہوتا ہے جبکہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اسرارِ تخلیق وغیرہ کو ہر بچے کے سامنے افشاء کرتا نہیں پھرے گا اور اسرار کو اسرار رکھے گا۔

اسی طرح جو لوگ روحانی ریاضتیں کرتے ہیں' ان پر بقدرِ ان کے ظرف کے اسرار کا اظہار ہو جاتا ہے کہ ایسا نہ ہو وہ سمجھ نہ سکے یا ہوش و حواس کھو بیٹھے یا خواہ مخواہ ہر کس و ناکس کے سامنے بیان کرتا پھرے۔ بعض لوگوں میں صلاحیت ہی نہیں ہوتی تو وہ جتنی بھی ریاضت کریں ان پر اسرار کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ پھر جن لوگوں کی صلاحیت کا اندازہ کر لیتا جاتا ہے کہ وہ خوارقِ عادت کو دیکھنے سے ڈر نہیں جائیں گے یا دیوانے نہیں ہو جائیں گے یا نااہلوں کے سامنے بیان نہیں کرتے پھریں گے' تو ان کے سامنے رجال الغیب وغیرہ آوازیں اور روشنیاں آنے لگتی ہیں اور ان پر آنے

Marfat.com

والے احوال' افراد واشخاص واطرافِ عالم کا اظہار ہونے لگتا ہے' فرشتے دکھائی دینے لگتے ہیں اوران سے ہم کلامی بھی نصیب ہو جاتی ہے۔انہیں دستِ غیب وغیرہ عطا کر دیا جاتا ہے جبکہ پورا اطمینان کر لیا جاتا ہے کہ وہ حال کو بے جا صرف نہیں کر دے گا اور ایسی قسم کی خوارق وعادات عطا کر دی جاتی ہیں' جو اس کے علم وعقل' طرف وماحول وعقائد کے مطابق ہوتی ہیں۔

یہ جو لوگ مختلف قسم کی ریاضتیں' مواہدات اوراذکار کرتے ہیں' انہیں ان کے حسب حال وماحول وتعلیم وغیرہ اللہ تعالیٰ ایک خاص راہ پر ڈال دیتے ہیں' کچھ اس طرح کہ انہیں پتا بھی نہیں چلتا۔اس طرح ان لوگوں سے مختلف قسم کے خوارقِ عادات کا ظہور ہونے لگتا ہے اور راہ ان کے لیے کشادہ ہوتی چلتی جاتی ہے۔

ہمارا یہ عالم مادی اسباب وعلل کے تحت چلتا ہے۔ہم حسب اسباب و روایات اسے چلاتے ہیں لیکن یہ عالم دراصل ایک اور عالم کے تحت چل رہا ہے جس سے ہم واقف نہیں۔بعض ستاروں کے عمل میں حشرات الارض زیادہ پیدا ہو کر امراض پھیلاتے ہیں اورامراض واموات کے تحت ہمارا نظام اخلاق وغیرہ بدل جاتا ہے۔بعض ستاروں کے عمل میں جنگ بھڑکتی ہے اور ہم صلح کے لیے بڑی جدوجہد کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہو پاتے پھر امن کا ستارہ طلوع ہو کر بآسانی صلح وآشتی پھیلا دیتا ہے۔اس طرح صلح وجنگ کے ادوار میں اخلاق واقدار بدل جاتے ہیں اور نظام عالم تبدیل ہو جاتا ہے۔پاک وناپاک روحیں بھی بہت کچھ کرتی ہیں۔

الفاظ بھی ماحول' ملک اور دنیا پر اثر کرتے ہیں۔عوام وخواص جو کچھ بولتے ہیں ان کا ماحول پر اثر پڑتا ہے۔عوام جو بیہودہ باتیں کرتے ہیں' بات بات پر گالیاں

Marfat.com

دیتے ہیں' ان سے بھی ماحول گندا ہوتا ہے اور مسجدوں' مندروں' گرجاؤں اور دینی مدارس میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں وہ بھی ماحول پر اثر کرتے ہیں۔ پھر یہ اثر پورے علاقے' پورے ملک پر اور پھر پوری دُنیا پر اپنا کچھ نہ کچھ اثر چھوڑتا ہے۔ اس طرح الفاظ سے جسمانی اور روحانی بیماریاں جنم لیتی ہیں اور شفا پاتی ہیں۔ الغرض دنیا پر الفاظ کی غیر محسوس حکمرانی ہے اور ہندسے کی بھی۔

دینے والا سمجھتا ہے کہ میں نے اس شخص کو دیا اور لینے والا سمجھتا ہے کہ مجھے اس شخص نے دیا حالانکہ لین دین کرنے والا پس پردہ ہے جو دیتا ہے اور واپس بھی لیتا ہے' میں نے جو کچھ کیا سامنے آ گیا۔ اپنی کوتاہیوں کی سزا پا گیا۔

بوڑھاپا تو سراپا گندگی ہے
جوانی سراپا زندگی

Marfat.com

Marfat.com

منظومات

حصّہ سوم

Marfat.com

حمد

اے خالق و رازق و توانا اے قادر بے مثال یکتا
میں جب سے ہوا ہوں تیرا قائل ہر گز نہ ہوا کسی پہ مائل
ہر شے کی تجھی سے ابتدا ہے ہر چیز کی تجھ پہ انتہا ہے
کیا مجھ کو واسطہ کسی سے ہر میرا آسرا تجھی سے
رازق میں تجھی کو جانتا ہوں خالق میں تجھی کو مانتا ہوں
مالک بھی تو کریم بھی ہے رحمان بھی تو رحیم بھی ہے
بھٹکے ہوؤں کو رہ دکھائی تجھ سے ہی ہدایت ہم نے پائی
یا رب ہمیں، نور وہ عطا کر کر دے جو دو جہاں اُجاگر

☆☆☆

ہے تیری ذات غنی میرے قادر و مختار ہیں ترے رحم کے محتاج کافر و دیں دار
وہ فضل تیرا ہے ہم پر نہیں ہے حد جس کی کہ تو نے ہم کو عطا کی ہے عقلِ گوہر بار
دیا ہے تو نے ہر اک کو بقدرِ استعداد ہیں تیرے ہم پہ وہ احساں نہیں جن کا نہیں شمار
ہمارے واسطے کیا کیا عطا کیا تو نے زمیں کو قوتِ تخلیق آب و برگ و بار
کبھی بھی شکر ادا تیرا ہو نہیں سکتا ہمیں بنایا ہے ساری ہی خلق کا سردار
بہت ہیں ہم پہ عنایات تیری روز و شب بڑی ہے تیری عنایت بڑا ترا دربار

☆☆☆

آپ سے دور ہو گیا ہوں میں بڑا رنجور ہو گیا ہوں میں
بڑا مجبور ہو گیا ہوں میں پاس ہوں دور ہو گیا ہوں میں

Marfat.com

مناجات

تو کریم ہے تو رحیم ہے تری شان جل جلالہ ترا فضل فضل عمیم ہے تری شان جل جلالہ

☆☆☆

مجھ کو ساقی ازل اپنا ہی مستانہ بنا بادۂ عرفاں پلا دے اپنا دیوانہ بنا
میرے دل سے دور کر دے معصیت کے زنگ کو اے خدا سینے کو میرے آئینہ خانہ بنا
بادۂ عشق حقیقی سے مجھے سرشار رکھ شیشۂ دل کو مئے عرفاں کا پیمانہ بنانا
بھول جاؤں سارے ہی عالم کو تیری یاد میں اپنی الفت دے مجھے' دنیا سے بیگانہ بنا
توڑ دوں سارے بتوں کو سب سے رخ کو موڑ لوں دل مرا کعبہ بنے یا رب' نہ بت خانہ بنا
اے مرے ساقی اِدھر بھی ہو نگاہِ التفات بادۂ وحدت کا میرے دل کو خم خانہ بنا
میں نہ ہوں مائل کبھی عشق مجازی کی طرف میرے سینے کو مگر اپنا جلو خانہ بنا
باخبر تجھ سے رہوں تیرے سوا سے بے خبر دل رہے میرا غنی' صورت فقیرانہ بنا
نعمت عشق حقیقی کر عطا یا رب مجھے معرفت کی شمع کا تو مجھ کو پروانہ بنا
اپنے صارم کو شرابِ عشق سے مخمور رکھ ہے وہی دانا جو تیرے غم میں دیوانہ بنا

ہے مرے چاند تری چاندی سی صورت دل میں لب پہ ہے نام ترا ہے تری چاہت دل میں
اپنے اللہ کی رکھتا ہوں محبت دل میں لامکاں لاکھ ہوں' ہے ان کی سکونت دل میں
سر میں ہے نور ترا' ہے تری نکہت دل میں کھنچ گئی تیری قسم' خود تری صورت دل میں
گئے وہ دن کہ تھی دنیا کی محبت دل میں اب نہ ارماں ہے کوئی باقی' نہ حسرت دل میں
مجھے ہر گونہ' ہر اک لحظہ سکوں حاصل ہے عشق مولیٰ ہے کہ اللہ کی رحمت دل میں
مٹ نہیں سکتی مرے مولیٰ محبت کی لگن تیرے دیدار کی ہر وقت ہے حسرت دل میں
کیوں نہ داغ غم الفت کو رکھوں جاں سے عزیز کیوں چھپا کر نہ رکھوں تیری امانت دل میں
تیرا جلوہ ہے نگاہوں میں بقدر وسعت تیری الفت ہے باندازۂ قدرت دل میں
پیت دنیا سے لگا دیکھی پریشاں ہی رہے جب سے چاہا تجھے' رہتی ہے مسرت دل میں

Marfat.com

نام لے لے کے ترا آہ یونہی مر جاؤں
آتی رہتی ہے یہی بس شب فرقت دل میں

جلوہ آنکھوں میں ترا لب پہ مرے نام ترا
رہتی ہے شعلہ فشاں آتش الفت دل میں

لئے پھرتا ہے ترا جوش جنوں صحرا میں
چٹکیاں لیتی ہے مولیٰ، تری الفت دل میں

غیر کی سمت اگر دیکھوں تو آنکھیں پھوٹیں
غیر کی چاہ کی ہرگز نہیں وسعت دل میں

جز خدا اور کسی کا میں طلب گار نہیں
غیر کی چاہ کی باقی نہیں قدرت دل میں

اب کوئی میری نگاہوں میں سما سکتا نہیں
کھب گئی ہے میرے مولا تری الفت دل میں

نہ رہے فرق نہ کچھ طالب و مطلوب کے بیچ
اپنی صورت سے بنائی تری صورت دل میں

تیرا دیوانہ ہے صارم، ترا شیدائی ہے
آ نہیں سکتی کسی غیر کی چاہت دل میں

میرے مولیٰ مرے محبوب نظر بولو تو
آپ کو چھوڑ کر میں جاؤں کدھر بولو تو

میرے آقا مرے گل، میرے قمر بولو تو
آج رہ جاؤ گے کیا تم مرے گھر بولو تو

نور دل، نورِ جگر نور بصر بولو تو
، کیا یہاں کرلو گے اک رات بسر بولو تو

چپ ہو کیوں مالک جاں، مالک سر بولو تو
یہ ہے دل، یہ ہے مری جاں، یہ جگر بولو تو

کبھی آباد بھی ہو گا مرا گھر بولو تو
میری کوشش کبھی لائے گی ثمر بولو تو

ہم رہیں گے یونہی محرومِ نظر بولو تو
کبھی بدلے گی بھی یہ کہنہ ڈگر بولو تو

آپ ہی سے تو ہے آباد یہ ساری دنیا
پھر ہے کیوں اجڑا ہوا میرا نگر بولو تو

شامِ فرقت تھی کہ تھی شامِ جوانی تو بہ
ہونے آئی ہے مگر اب تو سحر بولو تو

لن ترانی کی صدا اب بھی لبوں پر ہے وہی
آج لائے ہو کوئی مژدۂ تر بولو تو

کیا نہیں آپ کا یہ بندۂ ناچیز غریب
کس لئے کرتے ہو پھر ہم سے حذر بولو تو

آہ وہ بھی کوئی انسان ہے انسانوں میں
نہ سنے جس نے ہوں الفاظ دُرد بولو تو

مجھ گنہگار سے بھی چاہئے تھوڑا سا لگاؤ
جلوہ دکھلاتے نہیں ہو، پہ مگر بولو تو

یہ تو بتلاؤ کدھر جاؤں، کہاں جاؤں میں
آپ کے در کے سوا ہے کوئی در بولو تو

کیا نہیں دیکھی کوئی میری محبت کی دلیل
داغِ دل، زخمِ جگر، دیدۂ تر بولو تو

Marfat.com

آتش عشق سے دن رات جلا جاتا ہوں
کیا نہیں آپ کو کچھ خبر میری بولو تو

رخ بھی اس سمت نہیں کرتے کیا بات ہوئی
کیا نہیں ہے مرا دل' آپ کا گھر بولو تو

ہم بھی ہیں آپ کے ناچیز طلب گاروں میں
ہم بھی بیٹھے ہی سرراہ گزر بولو تو

ایسی کیا مجھ سے خطا ہوگئی سرزد پیارے
آپ ناراض ہیں کیوں جان جگر بولو تو

کیا ہوئے آپ کے وہ وعدے الٰہی توبہ
آض کل کیسا ہے یہ رنگ دگر بولو تو

کیوں نہیں سنتے ہو صارم کی ذرا کچھ تو کہو
کیوں نہیں میری دعاؤں میں اثر بولو تو

☆ ☆ ☆

کس کی نظر نے بھر دیا دل میں گداز عشق
ہونٹوں پر آہ آہ ہے سینے میں سوز ساز عشق

ہر اک نماز ہو چکی آؤ پڑھیں نماز عشق
آؤ دکھائیں راہ عشق' آؤ بتائیں راز عشق

جینے کا لطف ہے تبھی' ورنہ ہے لغو زندگی
ایک طرف ہو ناز حسن' ایک طرف نیاز عشق

پائے صنم پہ سجدہ ریز اپنی جبیں رہی سدا
عشق مجاز ہو گیا آخر کو کارساز عشق

عشق کی رفعتیں ہیں کیا' کون و مکاں کی رفعتیں
دیکھا ہے سرنگوں کبھی دوستو سرفراز عشق

کیا کریں مشفقو سنو' کیا کہیں ناصحو سنو
حُسن کے ہیں وہ بادشاہ اور یہ کیا ایاز عشق

کرگس بوالہوس کہاں' عاشق بے جگر کہاں
گرتے نہیں حرام پر دوستوں پاک باز عشق

دنیا بدل گئی مری پیرِ مغاں کے فیض سے
کعبۂ حسن دل مرا سینہ مرا حجاز عشق

زاہد بے نوا ذرا اپنی زباں کو تھام لے
ہم کیا کریں کہ بن پئے بجھتی نہیں ہے آزِ عشق

وعظ و نماز و ذکر ہیں سارے کے سارے کم اثر
گرمی کلام میں کہاں لاؤ اٹھا کے سازِ عشق

ہم سے بچاؤ اس قدر زیبا نہیں جناب کو
خالق حسن تم سہی ہم بھی ہیں نے نوازِ عشق

باتیں وہ اب ذرا ذرا کرنے لگا ہے ٹھیک ٹھیک
جب سے لگا ہے شیخ کو یارو ذرا کزازِ عشق

دونوں ہی ساتھ ساتھ ہی روزِ ازل سے دوستو
عشق ہے کارِ ساز حسن' حسن ہے کارسازِ عشق

زاہد بے خدا کہاں' عاشق با خدا کہاں
پستی زہد پا سکے کیسے بھلا فرازِ عشق

جائے گا اب گرفت سے بچ کر مجال یہ کہاں
طائرِ حسن کے لئے چھوڑ دیا ہے بازِ عشق

صارم کہاں' خدا کہاں ارض کہاں سما کہاں
قائم و میں سے تا فلک سلسلۂ درازِ عشق

Marfat.com

☆ ☆ ☆

آجا مرے چاندا مرے پیارے مرے تارے
میں نے تری آمد کے لئے پھول سنوارے

آجا کہ طلب گار ترے جان سے ہارے
آجا ذرا آجا مری جیون کے سہارے

دل کی یہی حسرت ہے کہ تو اس کو پکارے
دن رات تڑپتا ہے' ترے ہجر کے مارے

دن ڈوبتے ہی ڈوبا ہے دل صدموں کے مارے
بن تیرے مگر رات کوئی کیسے گزارے

سب تیاگ کے آ بیٹھا ہوں میں تیرے دوارے
اب جاؤں کہاں یہ تو بتا دے مرے پیارے

طوفاں میں پھنسی پیار کی نیا میرے پیارے
کر رحم لگا دے اسے دریا کے کنارے

آجا کبھی آتا ہی تھا تو میرے دوارے
آتے ہیں مجھے یاد وہ پُرکیف نظارے

☆☆☆

قبلہ ہو اپنا میکدہ ساقی ہو اپنا مقتدا
جھگڑوں میں فسق و کفر کے ہیں رات دن پڑے ہوئے

بوتل دھری ہو سامنے پھر ہو ادا نمازِ عشق
پستِ خیال پا سکے کیسے بھلا فراز عشق

☆☆☆

جلوے دیکھو ہمارے نگار کے رے
کیسے آئے سنور سنوار کے رے

آئے دن آئے فصل بہار کے رے
کیوں نہ لوٹیں مزے وصل یار کے رے

آئے نزدیک ہم تیرے دوار کے رے
کالی فرقت کی راتیں گزار کے رے

چلے جانا جی رسیا سنگھار کے رے
کشتہ و خستہ' زار و نزار کے رے

ٹکڑے کر دے مرے جسم زار کے رے
ذرا بگڑی کو میرے سنوار کے رے

گئے کس سمت جوہر نکھار کے رے
صدقے سو جاں سے میں تیرے وار کے رے

آیا ہوں سونی راتیں گزار کے رے
نقش ہستی کو میرے ابھار کے رے

مستحق ٹھہرے ہم ان کی دار کے رے
کیسے کاٹے ہیں دن انتظار کے رے

مٹ گئے جھگڑے لیل و نہار کے رے
بڑھ گئے رتبے اپنے مزار کے رے

تجھ میں گھل جاؤں گا' تجھ میں رل جاؤں گا
چار دن زندگی گزار کے رے

ہم بھی اک چاہنے والے ہیں آپ کے
او کروروں' ہزاروں' ہزار کے رے

Marfat.com

ہاں ادھر کو بھی ہو اک نگاہ کرم — ہم ہیں اجڑے اجاڑے دیار کے رے
مجھے پیدا کیا' مجھے شیدا کیا — صدقے جاؤں میں پروردگار کے رے
ان کی نظروں میں ایسی چڑھی چڑھ گئی — کیا نصیبے ہیں مشتِ غبار کے رے
اپنا کیا ہے کریں فکر کیوں کس لئے — دو ہی دن سو وہ بھی ادھار کے رے
تجھے بھولا نہیں مونھ کو موڑا نہیں — تھک کے بیٹھا ہوں پاؤں پسار کے رے
صاف ہو ستھری ہو پاک ہو صاف ہو — ساقی ایسی پلا دے نتھار کے رے
حسرتیں مٹ گئیں' لذتیں کٹ گئیں — جاؤں قرباں میں تیری کٹار کے رے
جب تجھے پا لیا جو ہوا سو ہوا — کیا بتائیں مزے نوک خار کے رے
پوچھتے کیا ہو ہم سے کوئی کام ہے — کام کیا عاشق دل فگار کے رے
وصل کی شب نہ ایسے بہانے کرو — کیا نہیں یہ بہانے فرار کے رے
کہیں ایسا نہ ہو دل جلے آپ کا — تار چھیڑوں نہ دل کے ستار کے رے
ساری آلائشوں سے ہو یک سربری — ساقیا مجھ کو دینا نتھار کے رے
دیکھنا ہے بڑھاتے ہیں ہاتھ وہ — کوئی بیٹھا ہے تھک کر کے ہار کے رے
جنتِ وصل دے یا جہنم میں ڈال — ہم ہیں بندے ترے اختیار کے رے
دوستو اپنا کیا تھا جسے کھو دیا — جھگڑے ہیں عمر ناپائیدار کے رے
ایک دن ان کے دوارے چلا جاؤں گا — زیست کے سارے کپڑے اتار کے رے
رجھ جائے گا وہ بانکا سجیلا مرا — ایسا زیور بنا دے سنار کے رے
پوچھتے کیا ہو صارم کا کیا حال ہے — حال کیا عاشق نابکار کے رے

☆☆☆

سجن مورے تیری لگن من ماں — سجن مورے تیری جلن من ماں
سجن مورے توری دکھن من ماں — سجن مورے توی چبھن من ماں
سجن مورے تیرا وطن من ماں — سجن مورے تورا چمن من ماں
سجن مورے تو ری اگن من ماں — سجن مورے تیری کرن من ماں

Marfat.com

سجن آجا تیرا وطن من ماں سجن مورے تیرا گگن من ماں
سجن آجا توری جلن من ماں سجن آجاتو توری دکھن من ماں
سجن مورے لاگی چبھن من ماں سجن آجا تورا چمن من ماں
سجن کب سے بیٹھی ہوں۔ آس لگا سجن آجا تورا بسن من ماں

☆☆☆

ہاں ادھر بھی ہو اک نگاہِ کرم یہ بھی اک دل فگار ہے مولیٰ
چین دن کو نہ رات کو آرام ہائے کیا انتظار ہے مولیٰ
دو گھڑی کے لئے تو مل بیٹھو زیست بے اعتبار ہے مولیٰ

☆☆☆

پیتم پیتم کہتے ہے آپ ہی پیتم ہوئی اب سے مجھے کسی پتی کی پتن کہے نا کوئی
سیاں سیاں کرتے کرتے رین گئی ناسوئی کتنی راتیں بیتی سیاں یاد کیا اور رو روئی
بھولی اپنے آپ کو سیاں ایسی پیت میں کھوئی تیری خاطر میں نے سیاں اپنی ہستی کھوئی
لاکھ جتن کئے ہیں میں نے پھل لگا نا کوئی اپنے دل میں سیاں میں نے تیری الفت بوئی
دونوں مل کر ایک ہوئے فرق رہا نہ کوئی اٹھ گئے سب دوئی کے پردے، رہی نہ باقی دوئی

☆☆☆

سیاں لے لو نذریا ہماری رے ٹوٹی پھوٹی کٹوریا ہماری رے
سونی سونی بزریا ہماری رے اجڑی اجڑی کٹریا ہماری رے
لٹتی دیکھو سنوریا ہماری رے ہائے ہائے نگریا ہماری رے
آجا آجا دُوریا ہماری رے ڈھونڈے تجھ کو نظر یا ہماری رے
سونی سونی اٹریا ہماری رے کوٹھے اوپر کٹھریا ہماری رے
اجڑی اجڑی نگریا ہماری رے بیتی بیتی عمریا ہماری رے
پکڑو پکڑو انگریا ہماری رے خواجہ لے لو کھریا ہماری رے

Marfat.com

سیاں تیری نہریا ہماری رے بھر دے بھر دے گگریا ہماری رے
پہنچی تجھ تک لہریا ہماری رے چوری چوری نجریا ہماری رے

☆☆☆

پیا راہ میں تیری بسر جاؤں جو بگڑ جاؤں تو سنور جاؤں
پیا مجھ سے جدا' پیا مجھ سے خفا کوئی مجھ کو بتا دے کدھر جاؤں
پیا میری سزا یہ بجا ہے' بتا نہ اِدھر جاؤں' نہ اُدھر جاؤں
پیا تیری گلی' پیا تیری گڑھی میں نہ جانا بھی چاہوں' مگر جاؤں
یہی مرضی تری' یہی مرضی مری ترے غم میں سکھی یونہی مر جاؤں
کبھی تیرے دوارے جو پہنچوں پیا کبھی آؤں نہ لوٹ کے مر جاؤں

•

☆☆☆

پیا تم نے مٹا دی عمر بھر کی ہائے ہو گئی ناکامی عمر بھر کی
پیا تم نے گھٹا دی عمر بھر کی ہائے ہو گئی بدنامی عمر بھر کی
پیا تم نے چھڑا دی عمر بھر کی ہائے صاحب سلامی عمر بھر کی
پیا تم نے بھلا دی عمر بھر کی میری نازک خیالی عمر بھر کی
پیا تم نے بھلا دی عمر بھی کی ہم نے بھر لی تھی. ہامی عمر بھر کی
پیا تم نے ہٹا دی عمر بھر کی ہائے باہم پیامی عمر بھر کی
پیا تم نے ہرا دی عمر بھر کی میں تھی نامی گرامی عمر بھر کی
پیا تم نے لگا دی عمر بھر کی ہائے خیبت مرا می عمر بھر کی
پیا تم نے کرا دی عمر بھر کی ہائے جگ کی غلامی عمر بھر کی
پیا تم نے لکھا دی عمر بھر کی ہائے کلفت دوامی عمر بھر کی
پیا تم نے مٹا دی عمر بھر کی میری خندہ کلامی عمر بھر کی
پیا تم نے چھڑا دی عمر بھر کی میں تھی تمہری اسامی عمر بھر کی

Marfat.com

پیا تم نے گرا دی عمر بھر کی اب تو رہ گئی خامی عمر بھر کی
پیا تم نے جلا دی عمر بھر کی ہائے مورے سوامی

☆☆☆

ہمیں تھے ہمیں تھے ستانے کے قابل ہمارا ہی خوں تھا بہانے کے قابل
یہی ایک سر تھا اڑانے کے قابل یہی ایک دل تھا دکھانے کے قابل
تمہیں ایک تھے دل لگانے کے قابل ہمیں تھے جلانے مٹانے کے قابل
ہمیں نے اٹھایا ہے بارِ امانت ہمیں تھے یہ تہمت لگانے کے قابل
ذرا کان دھر کر مری بات سنیے مری داستاں ہے سنانے کے قابل
ادھر بھی ذرا اک نگاہِ کرم ہو مرے زخمِ دل ہیں دکھانے کے قابل
وہ دارو رسن ہو کہ ہو لن ترانی یہ عنواں نہیں اس فسانے کے قابل
یہ ہیں عشق کی گلیاں صارم سنبھل کر یہ کوچے نہیں آنے جانے کے قابل

☆☆☆

محبت رنگ لائی ہے الٰہی تمہاری یاد آئی ہے الٰہی
بچانا رہزنوں کی رہ زنی سے تمہاری ہی دہائی ہے الٰہی

☆☆☆

سب سے بلند میری ذات سب سے بلند میری ذات
میرے ہی دم قدم سے ہے رونق بزم کائنات
اپنا متاع زندگی سلسلۂ تصورات
سلسلۂ تصورات ایک وجود بے ثبات
کہتا ہے تم کو غیر کون، ہم اور تم تو ایک ہیں
جسم جدا، جدا سہی دونوں ہیں لیکن ایک ذات
گاہے رنگ حسنِ ناز، گاہے بصورت نیاز

Marfat.com

یہ بھی ہے میری کائنات، وہ بھی ہے میری کائنات

ماتم ہجر کیوں کروں طالب وصل کیوں بنوں
فانی غم فراق ہے، لذت وصل بے ثبات

پوچھ نہ حال دہر آہ، رنگ زمانہ اور ہے
حسن کو فکر صید نو جذبۂ عشق بے ثبات

ایک دل شکستہ تھا وہ بھی ہوا نثار حسن
اپنی یہی تھی کائنات لٹ گئی اپنی کائنات

میں تو کسی سے کم نہ تھا بختِ زبوں کو کیا کروں
میرے کمال ہو گئے وقفِ حیات بے ثبات

حسن غرور کا شکار، عشق خودی سے سرفراز
عشق مدائے شش جہات حسن اسیر شش جہات

صارم یہاں نہ دل لگا، دنیا کا اعتبار کیا
دنیا ہے ہیچ و بے ثبات دنیا ہے ہیچ و بے ثبات

مطبوعہ عارف لاہور

مولیٰ

دل بہت سوگوار ہے مولیٰ دامنِ تاتار ہے مولیٰ
آپ نے جب سے مجھ کو چھوڑا ہے مجھے جینے سے عار ہے مولیٰ
آپ کے ہجر میں قسم لے لو دل بہت بے قرار ہے مولیٰ
اب تو ہر شے مجھے ستاتی ہے دل بہت داغ دار ہے مولیٰ
آپ کا دوست آپ کا خواہاں یہ بھی ایک نابکار ہے مولیٰ

Marfat.com

جب سے محفل سے آپ میری گئے　　زندگی ایک بار ہے مولیٰ
آپ کی چاہ آہ میرے لئے　　کیسی ناسازگار ہے مولیٰ
دو گھڑی کے لئے تو مل بیٹھو　　زیست بے اعتبار ہے مولیٰ
آپ نے جب سے مونھ کو موڑا ہے　　صحن گلشن بھی خار ہے مولیٰ
آپ کا عاشق آپ کا شیدا　　صارم نابکار ہے مولیٰ

☆☆☆

دل میں سما گئے ہو تو اپنی نظر کو کیا کروں　　آنکھوں میں بس گئے ہو تم شمس و قمر کو کیا کروں
کس کو بناؤں حال دل، دیدۂ تر کو کیا کروں　　تیر لگا ہے آن کر دل کو جگر کو کیا کروں
دل کو جگر کو کیا کروں، دیدۂ تر کو کیا کروں　　ان کی نظر کو دیکھ کر اپنی نظر کو کیا کروں
سودا ترا دماغ میں، سینے میں تری آرزو　　دل کا بناؤں حال کیا سینۂ و سر کو کیا کروں
راتوں کی نیند چھن گئی، دل کا قرار لٹ گیا　　صبر و سکون کیسے ہو دردِ جگر کو کیا کروں

☆☆☆

کوئی ہے میں لعل و گہر بیچتا ہوں　　بصیر و بصارت بصر بیچتا ہوں
کوئی ہے میں زادِ سفر بیچتا ہوں　　سنو حاصل چشم تر بیچتا ہوں
خریدار و میں دل جگر بیچتا ہوں　　ادھر آؤ شمس و قمر بیچتا ہوں
فروشندہ کو، الحذر بیچتا ہوں　　خدا کو بدستِ بشر بیچتا ہوں
تعجب ہے وہ لعل جو بے بہا ہے　　میں اس لعل کو دربدر بیچتا ہوں
جسے چشم عالم نے دیکھا نہ گاہے　　میں اس کو سر رہگزر بیچتا ہوں

☆☆☆

ترے واسطے میں جگر بیچتا ہوں　　تن و جان و قلب و نظر بیچتا ہوں
کبھی تن کبھی جان و سر بیچتا ہوں　　کبھی قاش لخت جگر بیچتا ہوں
ترے واسطے جانِ جانانِ عالم　　سماؤ سمک بحر و بر بیچتا ہوں

Marfat.com

ترے عشق کا ہوں خریدار پیارے
جہاں کو بآہِ سحر بیچتا ہوں

ترے واسطے دین و دنیا کو بیچا
برا کیا کیا میں نے گر بیچتا ہوں

میں وہ مبتلائے جمال خدا ہوں
جگر بدلے تیرِ نظر بیچتا ہوں

مرے سننے والے نہیں جانتے ہیں
سناں دشنہ تیر و تبر بیچتا ہوں

☆☆☆

میں بھی اکیلا تو بھی اکیلا
ہو گا کہاں تیرا میرا میلا

آیا جی آیا عشق کا ریلا
واہ سماں ہے کیا البیلا

جو کچھ ہے تو ہے پیارے سجنوا
تیرے سوا ہے سب کچھ جھمیلا

☆☆☆

ہے مرا آرام دل آرام جاں سب سے الگ
ہم نشیں پھر کیوں نہ ہو میرا جہاں سب سے الگ

زمانہ اپنا عجب طرزِ فغاں
ہے زباں اپنی نئی اپنا بیاں سب سے الگ

ہے زمانے سے نرالا اپنا طرز زندگی
بارگاہِ عشق کا ہے آستاں سب سے الگ

ہے نئی بوتل نیا ساغر نیا ساقی نیا
میکدہ اپنا جدا پیرِ مغاں سب سے الگ

کیا بتائیں عشق میں آتی ہیں کیا کیا آفتیں
ابتلا اپنا عجب ہے امتحاں سب سے الگ

کفر اور اسلام کے جھگڑوں سے بالاتر کوئی
اب بنائیں گے کہیں ہم اک جہاں سب سے الگ

ہم نہیں ان سے جدا وہ بھی نہیں ہم سے جدا
بات ہے انکے ہمارے درمیاں سب سے الگ

کون سمجھے گا سنائیں کس کو رودادِ الم
رکھتے ہیں دل میں اہم اک راز نہاں سب سے الگ

کچھ تو کہیے حضرت صارم یہ کیا سوجھی تمہیں
ہو گئے بیٹھے بٹھائے ناگہاں سب سے الگ

☆☆☆

یہ کیا غضب کہ مجھ کو جگا کر چلے گئے
اک آگ میرے دل میں لگا کر چلے گئے

اف شمع عیش میری بجھا کر چلے گئے
ہر نقش ما سوا کو مٹا کر چلے گئے

یہ کیا ستم کہ جلوہ دکھا کر چلے گئے
دنیا نرالی ایک بسا کر چلے گئے

تم کیسے کیسے فتنے جگا کر چلے گئے
محفل میں اپنی مجھ کو بٹھا کر چلے گئے

Marfat.com

ہر نقش میرے دل سے مٹا کر چلے گئے
روٹھا ہوا تھا مجھ کو منا کر چلے گئے

تم اپنی ساری باتیں بھلا کر چلے گئے
میں سو رہا تھا مجھ کو جگا کر چلے گئے

پتھرا گئی ہیں آنکھیں مری انتظار میں
تم مژدۂ وصال سنا کر چلے گئے

☆☆☆

تم دل میں سمانے آئے تھے اک جلوہ دکھا کر چلے گئے

اک آگ میرے دل میں لگا کر چلے گئے

تم دل کو بسانے آئے تھے پھر دل کو مٹا کر چلے گئے

تم آگ لگانے آئے تھے سو آگ لگا کر چلے گئے

تم ہاتھ میں ہاتھ تھما کر کے کیوں ہاتھ چھڑا کر چلے گئے

تم اپنے ہوتے ہوئے سب کچھ باتیں بھلا کر چلے گئے

آئے تھے تسلی دینے کو پر ہم کو ستا کر چلے گئے

تم دل کو دکھانے آئے تھے دل کو دکھا کر چلے گئے

ہم کچھ دیکھنے پائے نہ تھے تم جلوہ دکھا کر چلے گئے

اس اجڑی اجاڑی بستی پر اک بستی بسا کر چلے گئے

انصاف سے خود ہی فرما دو یہ بات کوئی زیبا ہے تمہیں

تم پردے اٹھانے آئے تھے سب پردے گرا کر چلے گئے

تھا وصل پیام جدائی کا اب ہم سمجھے اب ہم جانے

تم ساری عمر رلانے کو اک پل کو ہنسا کر چلے گئے

تم سچے سہی ہم جھوٹے سہی کیا وصل اسی کو کہتے ہیں

اک پل کے لئے بیٹھے بھی نہیں بس باتیں بنا کر چلے گئے

کیا وعدہ وصل وفا ہوتا جب سامنے آیا رخ زیبا

Marfat.com

میں کس سے کہوں میں کیسے کہوں تم نظریں چرا کر چلے گئے
تم میرے جیوں ساتھی تھے تم آڑے وقت کے ساجھی تھے
پر بالکل غیروں کی صورت بس ہاتھ لگا کر چلے گئے

☆☆☆

اس عشق نے تمہارے بنایا دوانہ کیا — مخلوق کہہ رہی ہے ہمارا فسانہ کیا
کہتے ہوئے کیا بنائی ادا عاشقانہ کیا — ہم نے کیا ہے کام کبھی عاقلانہ کیا
قاصد بتاؤں کیا تجھے محبوب کا پتا — جو لامکاں میں رہتا ہو اس کا ٹھکانا کیا
مل جائے گر کہیں تو یہ کہنا ادب کے ساتھ — تم جانتے ہو یاروں سے ملنا ملانا کیا
میرا سلام کہنا بصد عجز و اشتیاق — تو جانتا ہے رسم و رہ عاشقانہ کیا
کہنا حضور کرتا ہے دن رات کوئی یاد — تو جانتا ہے خدمت شاہنشہانہ کیا
کہنا کہ بات کرنی ہے خلوت میں آپ سے — تجھ سے کہوں میں راز کوئی محرمانہ کیا
کہنا کوئی تڑپتا ہے فرقت میں رات دن — کر دو گے اس پہ فضل و کرم جاودانہ کیا
ہم آپ کے ہیں اور کسی سے نہیں غرض — پروا نہیں ہم کو کہے گا زمانہ کیا
غیروں کے آستانوں کے چکر لگائیں کیوں — کافی نہیں ہے آپ کا یہ آستانہ کیا
نظروں سے اپنی اس کو گراتے ہیں الاماں — جو جانتا نہیں کہ ہے گرنا گرانا کیا
شانِ کرم پہ کر کے نظر خود ہی سوچئے — ہو گی کبھی نگاہِ کرم عامرانہ کیا
غیروں کو آزمایئے دن رات شوق سے — ہم تو ہیں آپ ہی کے ہمیں آزمانہ کیا
ہم نے تمہارے واسطے سب کچھ لٹا دیا — سرمایہ کس کو کہتے ہیں اور ہے خزانہ کیا
کہنا ہمیں ظلوم و جہول اور بد چلن — یہ قول آپ کا ہے کہو عادلانہ کیا
امکان اور وجوب کی بحثیں نہ چھڑیئے — اپنوں سے ایسا کرتا ہے کوئی بہانہ کیا
بخت رسا پہ صارم ناداں کو ناز ہے — کیا آپ نے کہا اسے اپنا دوانہ کیا

☆☆☆

کیا پوچھتے ہو ہم سے ہے تیرا فسانہ کیا — ناداں جانتے ہیں نہ جانے گا دانا کیا

Marfat.com

میں وہ ہوں باغ باغ ہوں اپنی شکست پر
حملہ ہوا ہے دل پہ مرے فاتحانہ کیا

میرے رباب دل کو نہ چھیڑو گھڑی گھڑی
جذباتِ غم جو سو گئے ان کو جگانا کیا

عاشق کو تیرے دولتِ دنیا سے کیا غرض
تجھ سے سوا بھی ہے کہیں کوئی خزانہ کیا

سو تیرے دل سے لختِ جگر تک اتر گئے
ترچھی نظر نے باندھا ہے تیری نشانہ کیا

کھنچتا ہے ذرہ ذرہ مرے یار کی طرف
انداز میرے دوست کا ہے ساحرانہ کیا

وہ دن ہے یاد جب ترے جلوے تھے رُوبرو
میں کیا کہوں کہ دیکھا تھا عالم سہانہ کیا

محبوب مرے کر دے مری ہر خطا معاف
میں کیا ہوں اور میرا عمل مجرمانہ کیا

صارم یہ راہ عشق ہے کچھ صبر چاہئے
کرتا ہے ہائے ہائے تو روز و شبانہ کیا

دیر و حرم کے جھگڑوں سے ہو بیٹھا بے نیاز
تجھ کو پسند آئی ادا کافرانہ کیا

☆☆☆

سن تو سہی یہ کہتا ہے تیرا دیوانہ کیا
دیوانے بدحواس سے مونھ کو چھپانا کیا

ہم لامکاں میں رہتے ہیں اپنا ٹھکانہ کیا
کہتے ہیں آشیانہ کسے آب و دانہ کیا

جس کی نہ ابتدا ہو کوئی اور نہ انتہا
تم نے سنا بھی ہے کوئی ایسا فسانہ کیا

ان کی نگاہِ ناز کے قربان جائیو
قبضہ کیا ہے دل پہ مرے حاکمانہ کیا

یہ کیا خبر تھی عشق کے پہلے ہی وار میں
رونا بھی بھول جائیں گے ہنسنا ہنسنا کیا

اے دل مقام عشق میں رسوائی ہے ضرور
جو راز چھپ سکے نہ کسی سے چھپانا کیا

دنیا کو ہم نے تج دیا یارو تو کیا ہوا
قارون ساتھ لے کے گیا تھا خزانہ کیا

بربادیوں پر میری ملامت نہ کیجئیو
آسان سمجھے بیٹھے ہو دل کا لگانا کیا

سر میں ان کا سودا تو دل میں ہے ان کی یاد
ہم نے دھرا ہے سر پہ یہ تاج شہانہ کیا

جاتا ہوں آج جامۂ ہستی اتار کے
دیکھیں کریں گے اب کے وہ ہم سے بہانہ کیا

اے دل یہ بارگاہ نہیں بارگاہِ یاس
وہ لاکھ روٹھیں جائیں تو ان کو منانا کیا

یہ راہِ عشق ہے یہاں اک عام بات ہے
سر دینا جان دینا تو خوں میں نہانا کیا

گو وہ بڑے رؤف و رحیم و کریم ہیں
ہر ہر ادا ہے ان کی مگر قاتلانہ کیا

اے عشق جاؤں میں ترے قرباں بصد نیاز
معراجِ روح کے لئے ہے تازیانہ کیا

Marfat.com

میں ایک سیاہ کار ظلوم و جہول ہوں — تم جانتے ہوں خوب ہمیں آزمانا کیا
جلوے دکھا کے عالم بالا کو چل دیئے — پھر لوٹ کے بھی آئے گا ایسا زمانہ کیا
صارم مقام عشق ہے صبر و سکوں کی جا — جو داغ خود وہ دے گئے اس کا دکھانا کیا

☆☆☆

چین سے سو رہا تھا میں تم نے مجھے جگا دیا — آگ لگا دی عشق کی دل کو مرے جلا دیا
بیٹھا تھا میں سکون سے ضبط و سکوں بھلا دیا — شوق سے ہنس رہا تھا میں تم نے مجھے رلا دیا
طالبِ رحم آئے تھے نشتر غم چلا دیا — ہنسنا بھلا دیا ہمیں رونے پہ کیوں لگا دیا
غافل پڑا ہوا تھا میں کیوں مجھے تلملا دیا — دل میں مرے حضور نے غم کا دیا جلا دیا
آپ تو جانتے ہی تھے میرا خمیرا ہے برا — اپنا بنا کے آپ نے نظروں سے کیوں گرا دیا
اپنے ہی آپ سے پتا اپنا ہی پوچھتا ہوں میں — آپ کے عشق نے مجھے جانے یہ کیا بنا دیا
صارم تھا آپ کا حبیب صارم تھا آپ کے قریب — اتنا بتا دے اے خدا نظروں سے کیوں گرا دیا

☆☆☆

خوئے بلبل میں پروردگار ہے ہاں — بوئے ہر گل میں پروردگار ہے ہاں
جام و قلقل میں پروردگار ہے ہاں — ساقی و مل میں پروردگار ہے ہاں

☆☆☆

جوش ہر دل میں پروردگار ہے ہاں — موئے ہر تل میں پروردگار ہے ہاں
آب میں گل میں پروردگار ہے ہاں — جُو میں ساحل میں پروردگار ہے ہاں
زور قاتل میں پروردگار ہے ہاں — خونِ بسمل میں پروردگار ہے ہاں

☆☆☆

عشق ہی اپنا کھیون ہار عشق ہی اپنا کھیون ہار — جیون کے منجدھار میں نیا لگے گی اس سے پار
اسی سے اپنی آس لگی ہے — اسی سے نیا پار لگے گی
پار لگے گی پار عشق ہی اپنا کھیون ہار
یہی دوا ہے یہی مرض ہے — یہی ہے شافی یہی شفا ہے

Marfat.com

یہی تو میرے شکستہ دل کی سدا صدا ہے سدا صدا ہے
عشق ہی اپنا کھیون ہار عشق ہی اپنا کھیون ہار

☆☆☆

خواب میں آیا تھا وہ رشکِ قمر آج کی رات نور ہی نور تھا تا حد نظر آج کی رات

☆☆☆

دل ہو گیا ان کا دیوانہ کیا کہنا کیا کہنا
اس شمع کا ہو گیا پروانہ کیا کہنا کیا کہنا
جاں رہتی نہیں بن ان کے دل لگتا نہیں ہے بن ان کے
کاشانہ ہو گیا ویرانہ کیا کہنا کیا کہنا
آنکھوں میں بسے ہیں میخانے نظروں میں دھرے ہیں پیمانے
ساقی ہے مرا کیا مستانہ کیا کہنا کیا کہنا
ہے اس میں قصور ہمارا کیا دنیا ہی تمہاری مجرم ہے
دیوانہ ہو یا فرزانہ کیا کہنا کیا کہنا
ہیں دل میں انہی کی تصویریں ہیں دل میں انہی کی تنویریں
ہے رشک حرم یہ بتخانہ کیا کہنا کیا کہنا

☆☆☆

مجھے مولیٰ آپ سے عشق ہے مجھے مولیٰ آپ سے پیار ہے
یہی میرے دل کا سکون ہے یہی میرے دل کا قرار ہے
ترا نام ورد زباں رہے' تیرا جلوہ مجھ پہ عیاں رہے
یہی میری روح کی ہے صدا یہی میرے دل کی پکار ہے
ہوئی مجھ سے ایسی خطا ہے کیا مرے مولیٰ مجھ سے خفا ہے کیوں

Marfat.com

ذرا اس طرف کو بھی دیکھ لے مرا حال زار و نزار ہے

مجھے آہ چھوڑ دیا ہے کیوں اجی رخ کو موڑ لیا ہے کیوں

ترے عشق میں مرے خالقاہ مرا سینہ غم سے فگار ہے

ترے عشق نے یہ غضب کیا ترے عشق نے یہ ستم کیا

مرا سینہ کیا ہے میرے خدا مری حسرتوں کا مزار ہے

یہ نگاہیں تیری پھری پھری مرے دل میں چبھتی ہیں جوں چھری

مرا جینا اب تو محال ہے مجھے اب تو جینے سے عار ہے

شب ہجر کی یہ درازیاں غم ہجر کی یہ تباہیاں

مجھے اپنے پاس بلا بھی لے مری جان تجھ پر نثار ہے

☆☆☆

ترے عشق میں مرے دل ربا مجھے صبر ہے نہ قرار ہے

مجھے اپنا مکھڑا دکھا بھی دے مری جان تجھ پہ نثار ہے

مرا درد دل مرا درد سر مرے داغ ہائے دل و جگر

مجھے جان سے ہیں عزیز تر ترے عشق کی یہ بہار ہے

تری ذات کذب سے ہے بری تری بات کذب سے ہے بری

شب وصل وعدہ کیا تھا کیا یہ عجیب قول و قرار ہے

☆☆☆

ان کے کرم کے فیض نے غنچۂ دل کھلا دیا

تیر نظر چلا دیا دل میں گبھا دیا

واہ رے حسن انتخاب اف یہ عطا جناب کی

عاشق کو اپنے کیا دیا اوروں سے غم سوا دیا

Marfat.com

پوچھتے کیا ہو حال دل، دل تو نہ جانے کیا ہوا
آپ کو دل سے کیا غرض آپ نے دل گنوا دیا

میں تو تھا ایک مشت خاک دونوں جہاں سے بے خبر
تم نے جگا دیا مجھے، تم نے مجھے جلا دیا

کس کا قصور کیا کہیں، اپنا قصور ہی سہی
تم نے بڑھائے ہاتھ جب ہم نے بھی دل بڑھا دیا

آتے نہیں نظر کہیں آتے نہیں ادھر کہیں
یہ تو بتاؤ کس لئے عاشق مجھے بنا دیا

ترے عشق میں رب رکھا ہے قدم اب لوٹ کے جانا مشکل ہے
چکر دنیا والوں کے دن رات لگانا مشکل ہے

☆☆☆

مولیٰ مجھے تم سے پیار ہو گیا چنا اچ مچ چنا سچ مچ
میرا دل بے قرار ہو گیا چنا اچ مچ چنا سچ مچ
مرا حال بڑا زار ہو گی چنا اچ مچ چنا سچ مچ
مرا سینہ غم سے فگار ہو گیا چنا اچ مچ چنا سچ مچ
دل حسرتوں کا مزار ہو گیا چنا اچ مچ چنا سچ مچ
اک لمحہ بھی جینا بار ہو گیا چنا اچ مچ چنا سچ مچ
مولیٰ کوئی تم پہ نثار ہو گیا چنا اچ مچ چنا سچ مچ

☆☆☆

یہ تو بتاؤ مہرباں آپ نے ہم کو کیا دیا
بجلی گرا کے عشق کی مزرعۂ دل جلا دیا

یہ تو بتاؤ ہم کہاں جائیں کریں تو کیا کریں
وجہ سکوں تمہیں تو ہو تم نے تو دل ہلا دیا

Marfat.com

دل کا نہ حال پوچھئے ہونا تھا جو سو ہو چکا　　دل سے غرض ہے کیا تمہیں تم نے دل جلا دیا

☆☆☆

ہم عشق کے بندے ہیں صاحب' اپنی ہر اک بات عجب
ہے سب سے نرالی اپنی خوشی آلام عجب صدمات عجب
کیا پوچھتے ہو دنیا والو اس بستی میں ہم رہتے ہیں
جس دیس کے بسنے والوں کے اطوار عجب عادات عجب
ہے اپنی حقیقت اور ہی کچھ' ہے اب تو اپنی ذات عجب
ہنسنا ہے عجب رونا ہے عجب ہر کام عجب ہر بات عجب
اک جام کے پینے سے پہلے نظروں کو نہ کیا کیا دھوکے تھے
اک جام اٹھا کر دیکھا تو دنیا کے تھے کچھ حالات عجب
کیوں مجھ کو ملامت کرتے ہو اے دوستو چھوڑو کیا حاصل
ان عشق کی گلیوں میں آ کر ہو جاتے ہیں عادات عجب
آنکھوں میں سمائے دل میں بسے نظروں سے مگر اوجھل ہی رہے
تم پاس ہو پھر بھی دور رہو ہیہات عجب ہیہات عجب
آتے جو نہیں تو شکل کبھی برسوں بھی ہمیں دکھلاتے نہیں
ہوتے ہیں کبھی جلوے پیہم دن رات عجب دن رات عجب
فرقت میں تری بے چینی ہے دل بے قابو ہے راتیں سونی
آنکھوں میں لگی ہے اشکوں کی دن رات ادھر برسات عجب
دیکھے سے بھی دل کو چین نہیں بن دیکھے بھی دل کو چین نہیں
ہم عشق کے ماروں پر یارب پڑتی ہیں یہ کیوں آفات عجب
کیا پوچھتے ہو روداد الم کیا پوچھتے ہو روداد ستم
ہم اپنی کہانی بھول گئے جب دل پہ لگیں ضربات عجب

Marfat.com

وہ کیا ہے' کہاں ہے کس کو خبر اتنا ہی ہمیں معلوم ہے بس
ہے اس کی ذات صفات عجب ہے' اس کی ہر اک بات عجب

اندوہ و غم و تکلیف و الم بے تابی یا بے چینی
ان حسن بھرے درباروں سے ملتی ہے یہی سوغات عجب

اک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے اک درد سا دل میں ہوتا ہے
اس عشق کے ہاتھوں میں اے صارم کیا بگڑی ہے اوقات عجب

صارم نے تو سب کو چھوڑ دیا مونھ اپنا سب سے موڑ لیا
اس کافر کا اسلام عجب' قرآن عجب آیات عجب

☆☆☆

قصہ غم سنتے ہی ہمدرد سارے رو دیئے
جب سنی میری کتھا شب نے ستارے رو دیئے

اشک ریزی کے سوا کیا کر سکے حامی کار
میں نے جب فریاد کی سارے کے سارے رو دیئے

حوصلے لے کر اٹھے تھے عاشقی کی راہ میں
پہلی ہی منزل میں ہم اے دوست ہارے رو دیئے

کائنات دہر میں گونجی مری رودادِ غم
آہ اک کھینچی تھی میں نے غم کے مارے رو دیئے

یاد نے ان کی ستایا جب شبِ فرقت ہمیں
کر ہی کیا سکتے تھے ہم ان کو پکارے رو دیئے

انتہائی جستجو پر بھی نہ کچھ حاصل ہوا
پہنچے جب منزل پہ ہم پاؤں پسارے رو دیئے

Marfat.com

کھیل سمجھے تھے تماشا عاشقی کو جان کر
ہنسنے والے عشق کی بازی جو ہارے رو دیئے
بحر غم میں جبکہ طوفاں نے اٹھائیں شورشیں
ڈگمگائی میری کشتی تو کنارے رو دیئے
زندگی کیا تھی بہاریں کیا تھیں اتنا یاد ہے
زندگی کے چار دن ہم نے گزارے رو دیئے
باریابی کا شرف جب اس نے صارم کو دیا
دل جگر چشم و نظر صدقے اتارے رو دیئے

☆☆☆

تمہیں ایک نظر جان من دیکھ لیتے
گل و لالۂ و نسترن دیکھ لیتے
ارم دیکھ لیتے عدن دیکھ لیتے
ترے حسن کو ضوفگن دیکھ لیتے
کہیں دیکھ پاتے جو روئے منور
تو ہم بھی چمن در چمن دیکھ لیتے
اگر دیکھ لیتے تمہاری ادائیں
زمانے کا ہم بانکپن دیکھ لیتے
ذرا اک نظر دیکھ لیتے تو کیا تھا
ذرا ہم بھی دل کو مگن دیکھ لیتے
بلا سے اگر جان جاتی تو جاتی
مگر ہم تری انجمن دیکھ لیتے
اگر دیدۂ بینا ہوتا تو ہم بھی
تماشائے اہلِ چمن دیکھ لیتے
دکاں بند کر بیٹھتے جوہری سب
اگر تیرے در عدن دیکھ لیتے
نہ اس طرح تڑپاتے صارم وہ مجھ کو
جو وہ میرے دل کی لگن دیکھ لیتے

☆☆☆

رہتے ہیں ہم انجمن کے درمیان سب سے الگ
راز بھی سب سے الگ ہیں راز داں سب سے الگ
اب بنائیں گے ہم اپنا اک جہاں سب سے الگ

Marfat.com

ہو زمیں جس کی نرالی آسماں سب سے الگ
ہے چمن میں اب تو اپنا آشیاں سب سے الگ

گل نئے ہیں بو نئی اور بوستاں سب سے الگ
سنگ در اپنا نیا ہے آستاں سب سے الگ

عاشقوں کا ہوتا ہے آرام جاں سب سے الگ
کعبۂ مقصود ہے اے قافلے والو جدا

جا رہا ہے اب تو اپنا کارواں سب سے الگ
کفر اور اسلام سے بالا ہے اپنی زندگی

ہے مکاں اپنا جدا اور لامکاں سب سے الگ
کس سے ہیں آباد ویرانے دل عشاق کے

آپ رہتے ہیں کہاں اے جانِ جاں سب سے الگ
ہم نرالے ہیں نرالا اپنا طرزِ زندگی

رسم و رہ اپنی جدا اپنا جہاں سب سے الگ

☆☆☆

لازم ہے ادب اس جگہ سرشار محبت — اللہ کا دربار ہے دربارِ محبت
صارم کو کسی طور سے ہوتی نہیں تسکیں — اللہ کسی کو نہ دے آزارِ محبت

☆☆☆

کٹتے تھے کس طرح تری فرقت میں رات دن
ہم سے تو یہ کہانی سنائی نہ جائے گی

نرمی سے ترش روئی سے سختی سے دوستو
صارم کے دل کی آگ بجھائی نہ جائے گی

Marfat.com

☆☆☆

مار کٹاری مر جاؤں پیا کے قدموں میں گر جاؤں

☆☆☆

ایک خوش دل ترے دربار سے محروم چلا آہ صارم تری سرکاری سے محروم چلا

☆☆☆

فراق یار میں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں سلگ اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

☆☆☆

خواب میں آیا تھا وہ رشک قمر آج کی رات
نور ہی نور تھا تاحد نظر آج کی رات
ترے عشق میں مرے دل ربا مرا حال زار و نزار ہے
مرا سینہ غم سے فگار ہے نہ شکیب ہے نہ قرار ہے

☆☆☆

چودھویں کا چاند ہے رشک قمر چہرہ ترا
دل میں ہے تیرا تصور سر میں ہے سودا ترا

☆☆☆

میرا وہ رشک قمر مجھ سے کوئی بات کرے
آرزو یہ ہے کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے

☆☆☆

ترے عشق میں رب رکھا ہے قدم اب لوٹ کے جانا مشکل ہے
چکر دنیا والوں کے دن رات لگانا مشکل ہے

☆☆☆

Marfat.com

میرے اندر سما گیا ہے کوئی
جیسے ہوتی ہے پھول میں خوشبو

☆☆☆

رفتار دوست دیکھئے کیا لگی کتر گئی
جس سمت سے وہ گزرے ہیں خوشبو بکھر گئی
مجھے ایسا لگتا ہے وہ آ رہے ہیں
اِدھر آ رہے ہیں اُدھر جا رہے ہیں
جلوے بکھیرے ہیں مرے گل رو کہاں کہاں
پھرتی ہے میرے یار کی خوشبو کہاں کہاں
جس طرف سے گزر گیا گل رو
گلی کوچے مہک گئی خوشبو
اٹھی نقاب زوشنی پھیلی جہان میں
وہ کیا چلے کہ ساری ہی دنیا مہک گئی

Marfat.com

آستین بر رخ کشیده هم جو گلنار آمدی
آمدی باصدا داؤ ناز ای یار آمدی
ای شهنشاه جهاں چوں سوی نادار آمدی
خودبخود بهرتماشا در دل زار آمدی
بودی از روز اول مستور در صدها حجاب
آستیں بررخ کشیده سوی بازار آمدی
تو بهار جاودانی تو گل صد رنگ و بو
ای گل من ای گل من زیر صد خار آمدی
جان دادی آبرو و دین و دل در راه عشق
صارم ناکاره صد شکر است درکار آمدی

Marfat.com

يـــاليـــت شـعـــرى من يقول بـانـهٔ

مـــا هـذهِ الاشيـــاءُ خـلـق الخـالقِ

ان الـصـواعـق والبـوارق والـذىٰ

كـل يـدلـى على الحكيم الحاذقِ

Marfat.com

تصانیف

علامہ ظہور الحسن ناظم سیوہاروی

اردو ادب کی انسائیکلو پیڈیا (زیر طبع)

بہادر عورتیں۔ بہادر لڑکے۔ (مطبوعہ ایم ثناء اللہ خان لاہور) اردو زبان اور ہندو (مطبوعہ غلام علی اینڈ سنز لاہور) تاریخ الفقہ (معین الادب اردو بازار لاہور)

تصانیف: صالحہ نزہت مرحوم (بیگم عبدالصمد صارم)

نامور بیٹیاں (مطبوعہ ادارہ علمیہ انارکلی دھنی رام روڈ لاہور)

تصانیف: پروفیسر عاصمہ فرحت بنت صارم

(۱) سیرت نبوی میں عورت کا کردار (مطبوعہ اسلامک پبلیکشنز شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

(۲) قرآنی قصے (مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

تصانیف پروفیسر عبدالصمد صارم

عربی تصانیف: اساس العربیہ (مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور) استاذ العربیہ آزاد کشمیر بورڈ (مطبوعہ شیخ اشرف لاہور)؛ الامالی ابن جرید (سعودی عربیہ)؛ التسدید (شرح کتاب التوحید) شیخ عبدالوہاب نجدی (سعودی عربیہ) الجہاد (مطبوعہ حویلیاں) عربی کی پہلی کتاب (پشاور) آج کی عربی بول چال (فیروز سنز لاہور) حاشیہ وترجمہ مقامات حریری (ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ انارکلی لاہور) حاشیہ وترجمہ الاکامل للمبرد (مطبوعہ مدرسۃ البنات لاہور) البشائر (مطبوعہ قاہرہ، مصر) الآلی منظوم (مطبوعہ حیدرآباد دکن) المنتخب مطبوعہ ادارۂ علمیہ دھنی رام روڈ لاہور) نظر التحقیق علی السیرۃ النبویہ (مطبوعہ سیالکوٹ) عربی کی پہلی کتاب (مطبوعہ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور)

فارسی کتب

(۱) انتخاب فارسی (مطبوعہ لاہور) (۲) فارسی آموز (مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور)

(۳) محمود فردوسی (مطبوعہ حیدرآباد، دکن)

اردو تصانیف

Marfat.com

نزہت الخواطر (محکمہ اوقاف لاہور) تاریخ القرآن۔تاریخ الحدیث۔ تاریخ التفسیر (مطبوعہ معین الادب اردو بازار لاہور) سیرت عثمان غنی (داخل ایم اے اسلامیات) طابع حنیف رامے لاہور۔تاریخ الفقہ مطبوعہ معین الادب لاہور۔(۵) فیروز اللغات اور اسلامی انسائیکلو پیڈیا میں کام کیا۔(۶) شرح اسمائے الٰہی (ملتان)

اللہ جل جلالہ (معین الادب لاہور) محمد رسول اللہ ﷺ (مطبوعہ معین الادب اردو بازار۔ لاہور) زر خالص (مطبوعہ معین الادب لاہور) روح و روحانیات (معین الادب لاہور) اردو عروض (مطبوعہ معین الادب لاہور) سفر نامہ حج و زیارت (طابع امتیاز علی تاج لاہور) سفر نامہ صارم (ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ انارکلی لاہور) تنقیدات طٰہٰ حسین (ثقافت اسلامیہ لاہور) صدائے کروان اور آنسو ترجمہ العبرات (مطبوعہ آزاد بک ڈپو لاہور) جواہر علوم قرآنی (مطبوعہ آزاد بک ڈپو لاہور) قصص القرآن (مطبوعہ معین الادب اردو بازار لاہور) رابعہ بصری (طابع حنیف رامے لاہور) قرآنی اخلاق (طابع شیخ غلام علی لاہور) امیر معاویہ (ناشر حنیف رامے لاہور) عمر بن عبدالعزیز (ناشر حنیف رامے لاہور) عمرو ابن عمر (ناشر حنیف رامے لاہور) مقالات صارم (مطبوعہ ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ لاہور) مضامین صارم (مطبوعہ ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ لاہور) موتیوں کا جزیرہ (مطبوعہ ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ لاہور) قتل پر قتل (مطبوعہ ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ لاہور) سیرت ابوبکر اور سیرت علی لاہور کے ایک بڑے پبلشر نے گم کر دیں۔ ہماری زبان (محکمہ تعلیم پشاور) پول اور ورجینیا (لاہور) ببلوگرافی سیرت نبی (ہمدرد غیر مطبوعہ کراچی) کتاب الصیدلہ (ہمدرد کراچی) زین العابدین (ناشر حنیف رامے) ابو ذر غفاری (ناشر حنیف رامے) شعر العرب (مطبوعہ ادارہ علمیہ انارکلی لاہور) ترجمہ المنجد (دارالاشاعت کراچی) خانہ کعبہ (ناشر حنیف رامے) سیرت ابوبکر (ایم ثناء اللہ خان لاہور) سیرت عائشہ (ایم ثناء اللہ خان لاہور) تخلیق ادب و تنقید مصنفہ ایچ کومز (قریشی بک ڈپو گنپت روڈ لاہور) مقام غالب (ادارہ علمیہ دھنی رام روڈ لاہور) آلہا اور دل (اورینٹل کالج لاہور) اردو کا سب سے بڑا

Marfat.com

شاعر اور محسن (حیدر آباد دکن) خلق مسلم (لاہور) زبان و قلم (حیدر آباد دکن) اردو قواعد و انشا (طابع محمد طفیل نقوش لاہور)

طبّی کتب

دِل اور اسکے امراض (انعام یافتہ غیر مطبوعہ) سل اور دق (انجمن حمایت اسلام لاہور، غیر مطبوعہ) الدر المکنون (حیدر آباد دکن) اسلامی انسائیکلو پیڈیا۔ مواعظ الحسنٰی۔ اربعین اعظم (حیدر آباد دکن) میرے روحانی مضامین آؤ اللہ کو دیکھیں (ملتان) ایمان و عمل (ادارہ علمیہ لاہور) خدائی نشانیاں (ادارہ علمیہ لاہور) اردو عروض (معین الادب لاہور) نگارستان اشعار (حیدر آباد دکن) المرشد الامین ترجمہ کتاب امام غزالی (مطبوعہ معین الادب لاہور) روضۃ اطالبین (معین الادب لاہور) ایوارڈ یافتہ۔ اسلام کا اقتصادی نظام (مطبوعہ حویلیاں) شاہد مقبول (مطبوعہ حویلیاں) اسلام کھنڈ (اورینٹل کالج میگزین) دستور معالم الحکم (حویلیاں) البلاغۃ البالغہ (ادارہ علمیہ لاہور) مقدمہ ابن خلدون (ادارہ علمیہ لاہور) تفسیر آل عمران (ادارہ علمیہ لاہور) عظیم شخصیتیں (ثناء اللہ خان لاہور) تاریخ انسانی کا سب سے بڑا آدمی (مطبوعہ عبداللہ اکیڈمی لاہور)

بچوں کی کتابیں

بچو! اچھے بنو (مطبوعہ فیروز سنز) نقد ایوارڈ انعام یافتہ۔ اسلامی کتاب (قریشی بکڈپو لاہور) اخلاقی کہانیاں (ادارہ اسلامیات لاہور) دنیا بھر کی کہانیاں (ادارہ اسلامیات لاہور) ضروری کہانیاں (ادارہ اسلامیات لاہور) سودیشی کہانیاں (ادارہ اسلامیات لاہور) یسرنا القرآن (مطبوعہ انجمن حمایت اسلام) اصول اسلام (ادارہ اسلامیات لاہور) اچھی کہانیاں (مطبوعہ ثناء اللہ لاہور)

مطبوعات ثناء اللہ خان

فردوسی۔ سعدی۔ امام غزالی۔ جمال عبدالناصر۔ شاہ اسماعیل شہید۔ انور شاہ کشمیری۔ مولانا محمد الیاس۔ عبید اللہ سندھی۔ محمد عبدہ، سید احمد شہید، حسین احمد مدنی، شیخ الہند۔ شبیر احمد عثمانی۔

Marfat.com

رشید احمد گنگوہی۔ مولانا قاسم نانوتوی۔ شاہ عبدالعزیز۔ اشرف علی تھانوی۔ حاجی امداداللہ۔ شاہ ولی اللہ۔ حیات سعدی۔ امام اعظم۔ حافظ شیرازی۔ حسن بصری۔ فریدالدین عطار۔ رابعہ بصری۔ مولانا روم۔ ابن تیمیہ۔ امام رازی۔ ابن قیم۔ امام بخاری۔ امام حنبل۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ زین العابدین۔ امام حسن۔ جناب فاطمۃ الزاہرا۔ عائشہ صدیقہ۔ جناب خدیجۃ الکبریٰ۔ جناب زینب۔ ابراہیم ادھم۔ شکر نعمت۔ قاضی عز الدین۔ جرتج عابد۔ آل فرعون کا ایک مومن۔ بنی اسرائیل۔ بنو اسرائیل کی گائے۔ ملکہ سبا۔ اصحاب الاخدود۔ اصحاب کہف۔ معراج شریف۔ عام الفیل۔ اصحاب قریہ۔ سدرۃ المنتہیٰ۔ قارون۔ حضرت ایوب۔ حضرت عزیر۔ جناب ہابیل۔ حضرت داؤد۔ مطبوعات جامعہ اشرفیہ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور۔

بچّوں کے لئے قرآنی قصّے:

حضرت آدم، حضرت نوح۔ حضرت ہود۔ حضرت صالح۔ حضرت یوسف۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسماعیل۔ جناب ذوالقرنین۔ حضرت طالوت۔ جناب زلیخا۔ حضرت موسیٰ اور خضر۔ غزالی۔ سعدی۔ فردوسی۔ بچوں کی الف لیلیٰ۔ بہت سی کتابیں دوسروں کے نام سے شائع ہوئیں۔ بہت سی نایاب ہیں اور کئی کتابیں جنگ ڈھاکہ کے وقت ضائع ہو گئیں (پبلشر بھی اور کتابیں بھی) ایک کتاب ایک پبلشر کو دی تھی وہ یورپ چلے گئے۔ کشف المحجوب۔ فتوح الغیب۔ سکینۃ الاولیا۔ سفینۃ الاولیاء ان کا ترجمہ ایک پبلشر نے کرایا مگر شائع نہیں کر سکے۔ ایک کتاب اسلام کا نظام احتساب ایک سعودی کو ترجمہ کر کے دی تھی معلوم نہیں کیا ہوئی۔

Marfat.com

Marfat.com

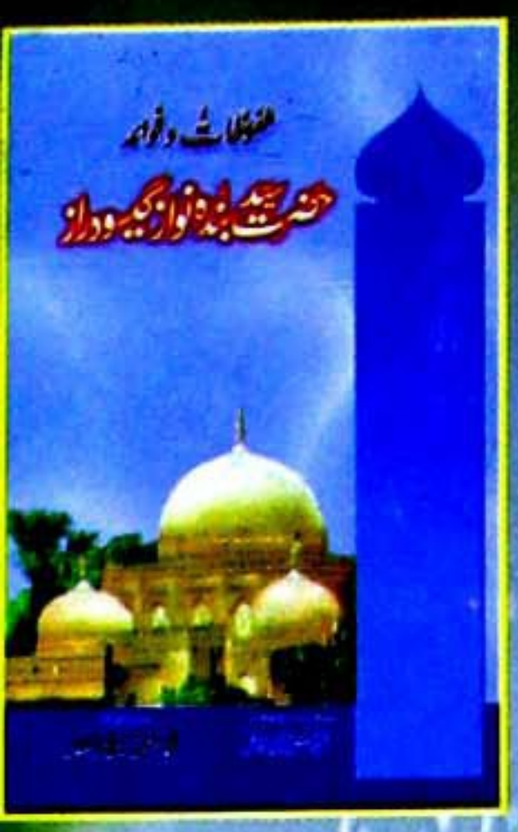

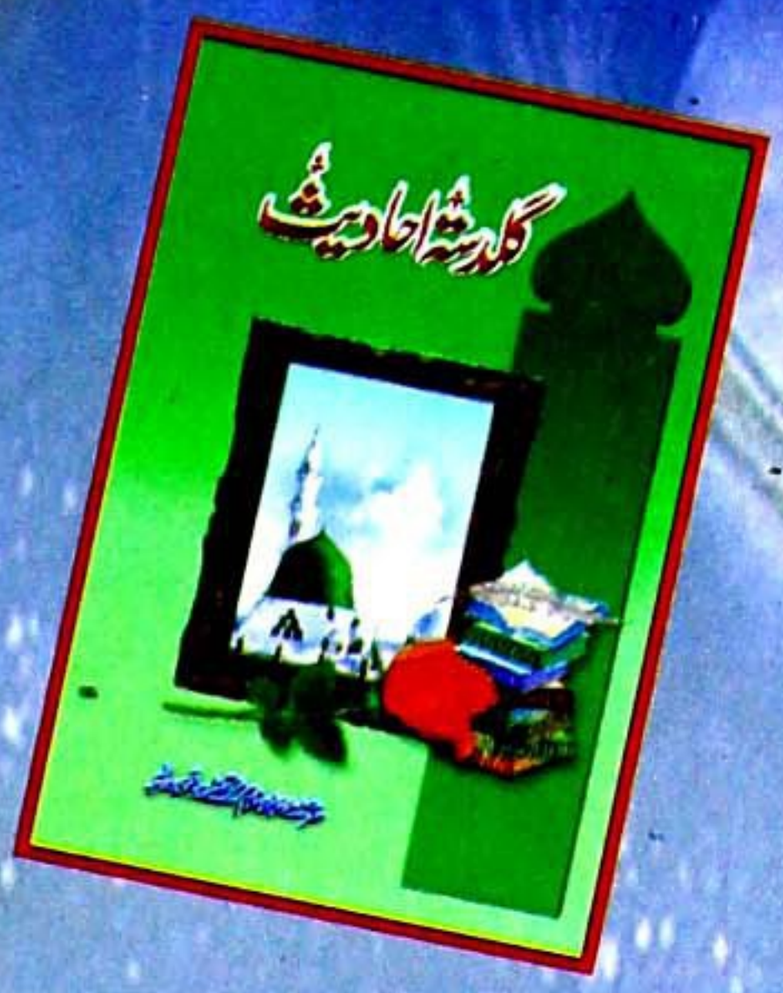

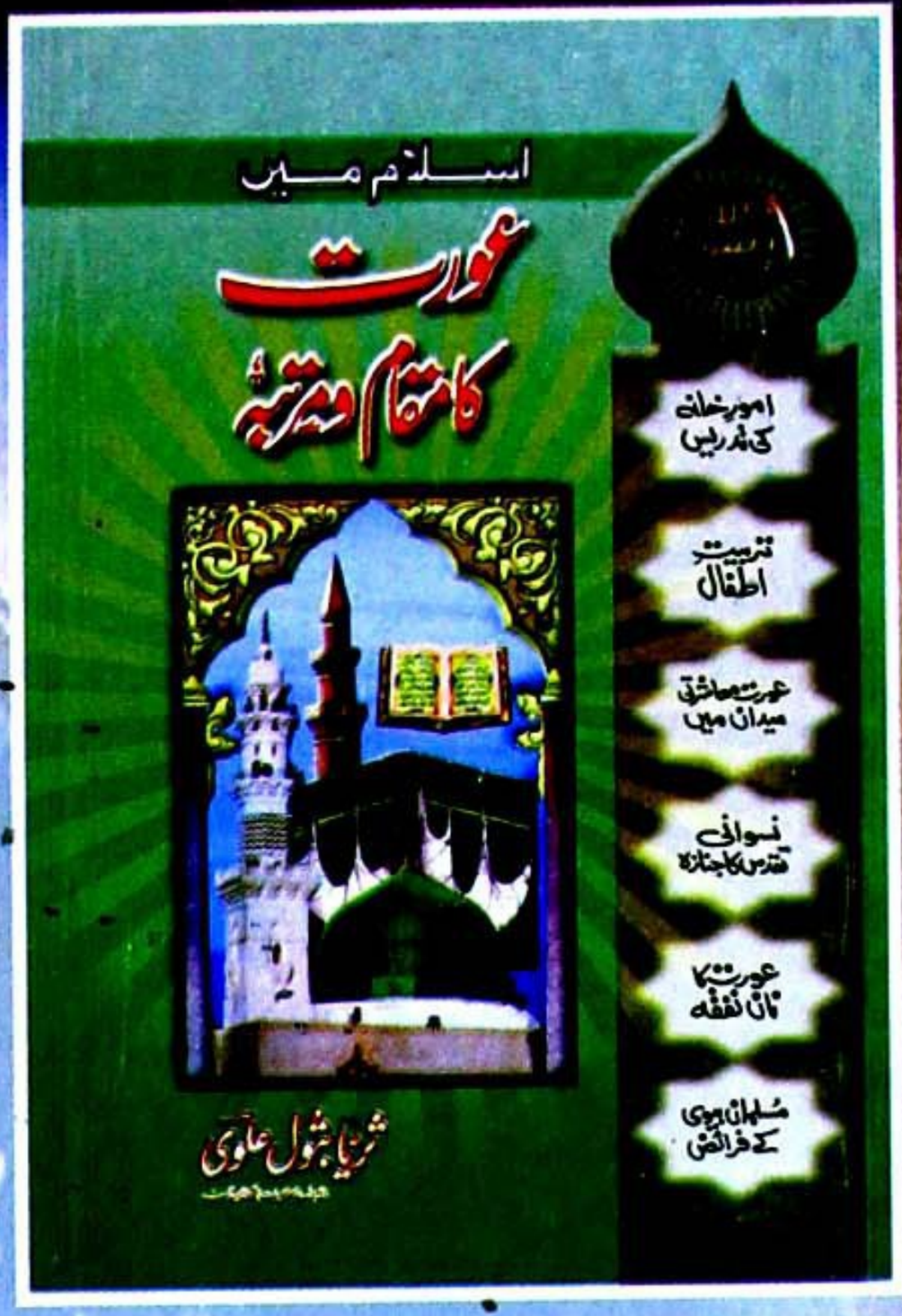

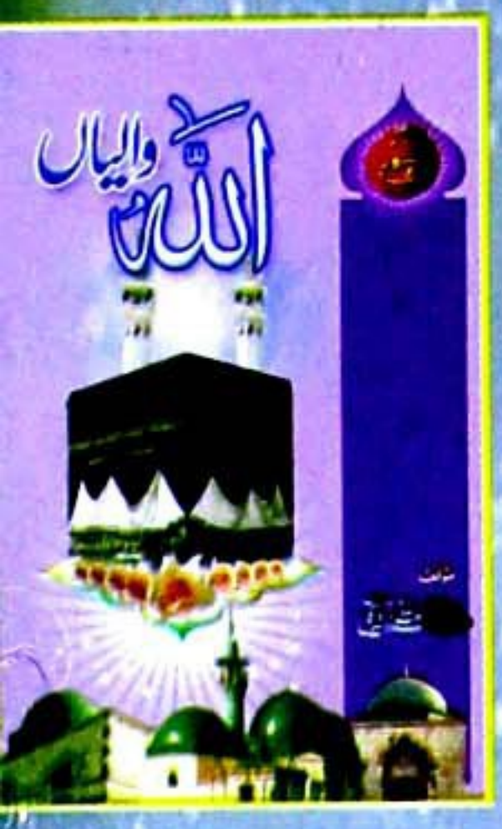

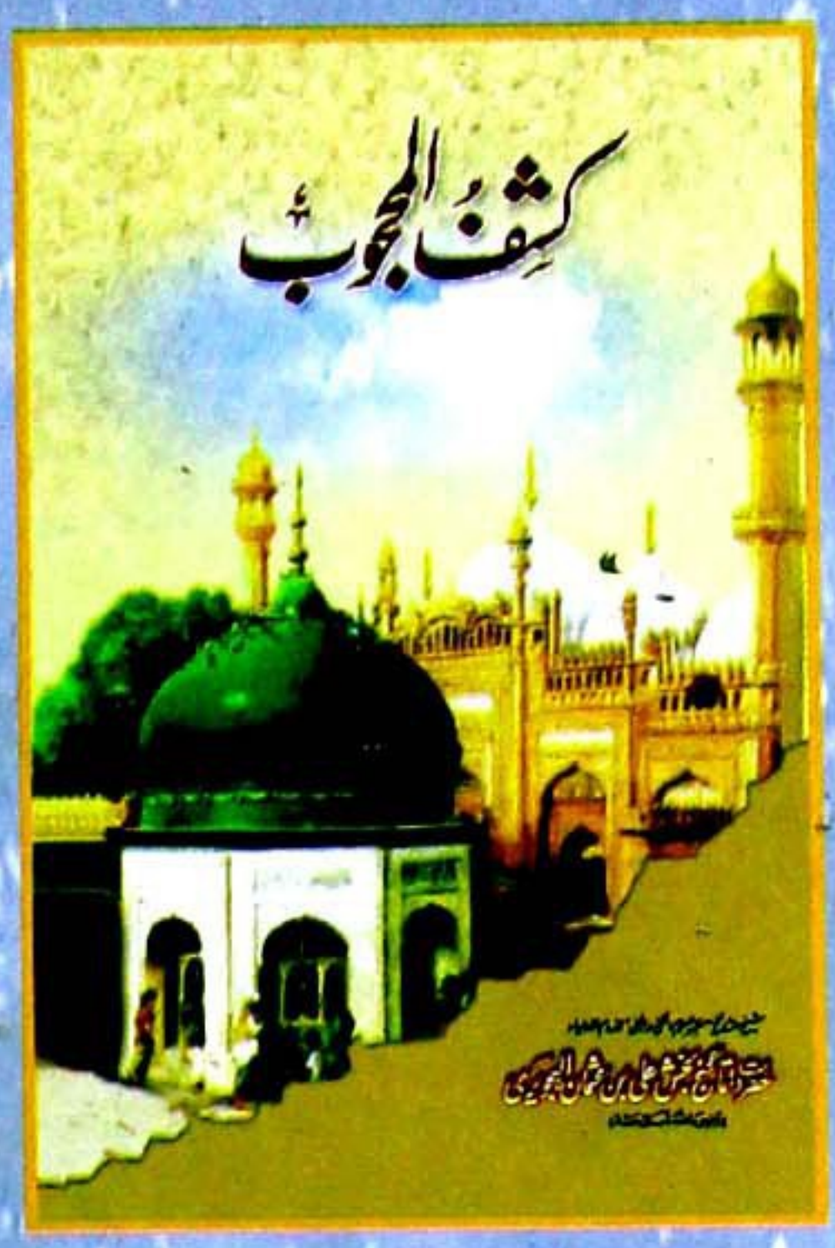



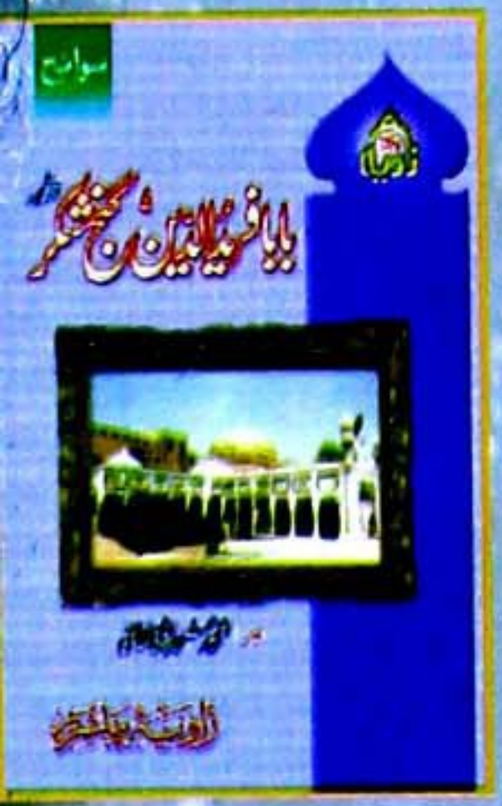

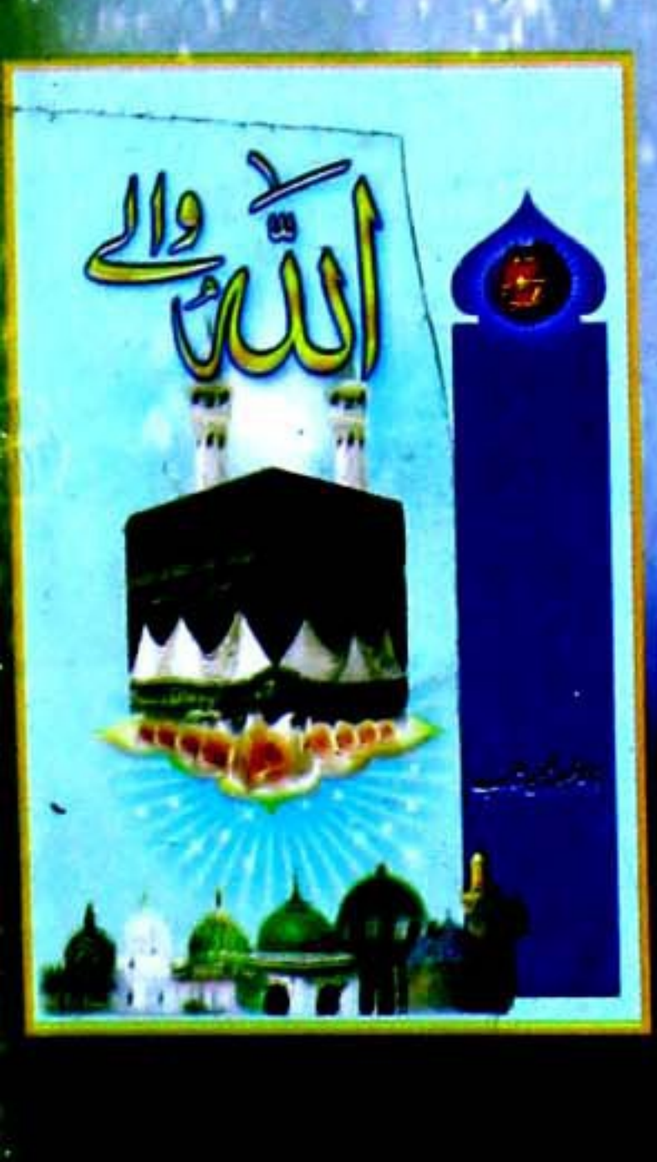

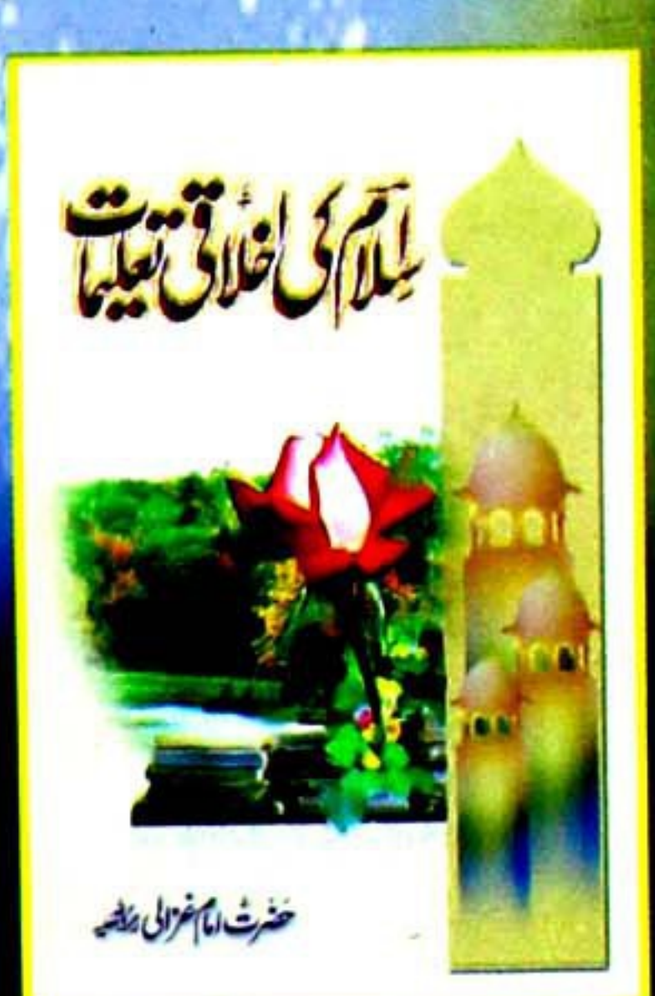

زاویہ پبلشرز

6 مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ ۔ لاہور

Voice: 42-7248657 Mobile: 0300-9467047

Marfat.com